SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 08, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یاٰیھا الذین اٰمنوآ ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم و یثبت اقدامکمO و الّذین کفروا فتعسا لھم واضل اعمالھمO ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللّٰہ فاحبط اعمالھمO افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الّذین من قبلھم دمّر اللّٰہ علیھم و للکفرین امثالھاO ذٰالک بانّ اللّٰہ مولی الّذین اٰمنوا وانّ الکفرین لا مولیٰ لھمO

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے' تو ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے' لہذا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا' اور

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 08, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یاٰیھا الذین اٰمنوآ ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم و یثبت اقدامکمO و الّذین کفروا فتعسا لھم واضل اعمالھمO ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللّٰہ فاحبط اعمالھمO افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الّذین من قبلھم دمّر اللّٰہ علیھم و للکفرین امثالھاO ذٰالک بانّ اللّٰہ مولی الّذین اٰمنوا وانّ الکفرین لا مولیٰ لھمO

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے' تو ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے' لہذا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا' اور

ایسے ہی نتائج ان کافروں کے لیے مقدر ہیں۔ یہ اس لیے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ ہے اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی نہیں۔

سورۃ محمد۔ آیات (۵-۱۱)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: We take up the Questions now. Question No. 29. Dr. Muhammad Said.

29. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-03-2006 at 11.10 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the loans (domestic and foreign) obtained by the Government to meet the budget deficit during the current financial year; and

(b) whether the said loans are in line with the annual target?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) According to provisional figures Government obtained Rs. 108.6 billion (net) as domestic loans and Rs.30.0 billion (net) as foreign loans to meet the budget deficit during July-March of current Fiscal Year 2005-06.

(b) Yes. Total loans taken during the current financial year are in line with the annual target.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Senator Dr. Muhammad Said: Thank you, Mr. Chairman. I would like to ask the honourable Minister that on a number of occasions Mr. Shaukat Aziz had declared, rather he had boasted that we have got rid of the begging bowl and we have not taken any foreign loan. Sir, I am surprised to note that Rs. 30 billion were borrowed as foreign laons. I would like to ask No. 1. Why these loans were taken, what is the source of

آپ کو یہ exact terms and conditions یہاں پر دے سکتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے یہ جو foreign loans ہیں' یہ پاکستان کی presence, international market میں ascertain کرنے کے لیے ہیں' وہاں پر اپنا لوہا منوانے کے لیے یہ لیے ہیں۔ ہم نے ایک presence show کی ہے اور پاکستان کی fund remittances اتنی اچھی ہیں کہ ہم لوگ جب وہاں پر قرضہ لینے کے لئے گئے تو over subscribe ہوئے ہیں - میں آپ کو Euro Bond کی مثال دیتا ہوں۔ پاکستان نے 500 million dollar لئے اور وہ تقریباً چار گنا over subscribed تھا' لوگ دو ارب سے بھی زیادہ دینے کے لیے تیار تھے لیکن پاکستان نے وہاں سے نہیں لیے اور اپنے آپ کو ایک حد تک محدود کیا۔ یہ ایک چیز ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے کہا تھا کہ targets کیا ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ سوال جو ہے' یہ مارچ کا ہے اور یہ پچھلے financial year کے حوالے سے ہے تو پچھلے سال ہمارے بجٹ میں جو amount تھی' وہ تقریباً 223 ارب روپے کی تھی جو ہم نے finance remittance کی amount رکھی تھی اور یہ amounts جو ہیں' جس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں جناب چیئرمین' ہم نے جو provisional estimate کی ہیں۔ اُس وقت کا یہ سوال تھا تو اس وقت یہ domestic loans تقریباً 108 تھے اور foreign loans تقریباً 30 ارب روپے کے تھے تو یہ ہمارے targets کے بہت اندر ہیں۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ وزیر موصوف صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمایا ہے مگر جناب چیئرمین! یہاں بات terms and conditions کی نہیں ہو رہی تھی کہ انہوں نے کن loans پر terms and conditions لیے۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس 13 ارب ڈالر ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمارے خزانے میں ہیں تو اس کے باوجود آپ کیوں قرضے لے رہے ہیں؟ آپ نے کہا ہے کہ ہم نے کشکول توڑ دیا ہے لیکن اس کے ٹوٹنے پر ایک ٹکڑا بھی ہمیں ملک میں نظر نہیں آیا ہے جسے ہم دیکھ سکیں کہ ٹوٹے ہوئے کشکول کا یہ ٹکڑا گرا ہوا ہے۔ آپ قرض پر قرض لیے جا رہے ہیں اور 13 ارب ڈالر

these loans and on what terms and conditions these loans were obtained. Secondly, Mr. Chairman, then the answer of part (b) is,

"Yes, total loans taken during the current financial year are in line with the annual target".

I would also like to ask that what were the annual targets and whether or not those targets have been achieved?.

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ): جناب چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ فاضل سینیٹر صاحب نے دو سوال کئے ہیں اور یہ دونوں بہت pertinent سوال ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے یہ پوچھے ہیں۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو inform کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم شوکت عزیز صاحب نے ہر بار بجٹ اجلاس میں اور باقی جگہوں پر بھی یہی کہا کہ ہم نے مانگنے والا کشکول توڑ دیا ہے۔ ان کی اس سے مراد یہ ہے کہ پاکستان ایک زمانے میں اپنے current expenditures کو meet کرنے کے لئے اور حکومتی اداروں کی تنخواہوں کا bill دینے کے لئے بھی قرضے لیتا تھا۔ قرضہ لینا کوئی بری بات نہیں ہے۔ آپ دنیا کے امیرترین ممالک کو دیکھیں، آپ جاپان کو دیکھیں، آپ چین کو دیکھیں، ان کے Foreign Exchange Reserves دیکھیں۔ یہ اس وقت تقریباً دنیا میں highest ہونے کو جا رہے ہیں۔ تائیوان کو دیکھیں اور اسی طرح دنیا کے اور ممالک کو دیکھیں جو ترقی یافتہ ہیں، وہ بھی market سے قرضے development کے لیے لیتے ہیں۔ قرضہ لینا کوئی غلط کام نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی ایسی بات ہے۔ یہ قرضے جو ہم نے لئے ہیں اور جہاں تک سوال part (a) کا تعلق ہے، جس میں فاضل سینیٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ Rs. 30 billion کے foreign قرضے لئے ہیں، یہ جناب چیئرمین! ہم نے کچھ local bonds float کئے، Asian Development Bank سے بھی لیے، World Bank سے بھی لیے project financing کے تحت اور ان کی جو exact details ہیں اور جو terms and conditions ہیں، وہ Economic Affairs Division ان organizations کے ساتھ deal کرتا ہے۔ ہم

ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں جب کہ آپ کہتے ہیں کہ پہلے ہم تنخواہوں کے لئے لیتے تھے ۔ اب فرق صرف یہی ہوا ہے کہ اب آپ تنخواہوں کے لیے نہیں لیتے ہیں اور باقی کاموں کے لئے لیتے ہیں یعنی فلاسفی ہونی چاہئیے۔ جب تک کسی بھی چیز کے پیچھے فلاسفی کارفرما نہ ہو تو صرف terms and conditions کا حوالہ دے کر یہ کہنا کہ پہلے قرضے ہمیں سخت شرائط پر ملتے تھے اور اب نرم شرائط پر ملتے ہیں' اس سے بات نہیں بن رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے کشکول کیوں نہیں توڑا جب کہ آپ دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم نے کشکول توڑ دیا ہے اور ہمارے پاس تیرہ ارب ڈالرز موجود ہیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین' بہت شکریہ۔ میں فاضل ممبر صاحب کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Foreign Exchange Reserves ایک misconception ہوتا ہے۔ لوگ اس کے بارے میں عموماً پوچھتے ہیں۔ جناب والا! جن لوگوں کا فنانس سے تعلق نہیں ہوتا ہے' وہ پوچھتے ہیں کہ جب آپ کے پاس foreign reserves ہیں تو آپ اس کو خرچ کیوں نہیں کرتے ہیں یا آپ کو foreign loans لینے کی ضرورت کیا ہے' جناب چیئرمین! ہمارے وہ اپوزیشن کے فاضل اراکین جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے کچھ کا تعلق فنانس سے بھی ہے اور میرے فاضل ممبر صاحب ان سے پوچھ سکتے ہیں یا کسی بھی economist سے پوچھ سکتے ہیں کہ Foreign Exchange Reserves کیا ہیں۔ اگر میں اس کو سمجھانے کے لئے آسان زبان استعمال کروں تو یہ آپ کا ایک insurance cover ہے جو آپ کے پانچ' چھ مہینے کے imports bill کو cover کرتا ہے۔ یہ آپ کی ایک variable ہے جو آپ کی economic سالمیت کا ایک جزو بنتا ہے' جو variable ہوتا ہے۔ میں آسان زبان میں ایک کمپنی کی مثال دیتا ہوں کہ ایک کمپنی بہت اچھی ہو اور اس کے پاس جب cash liquidity نہ ہو تو وہ کمپنی cash stop ہو جاتی ہے۔ اس لیے ملک میں خدانخواستہ کوئی ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں تو ایک ملک کے پاس اتنے Foreign Reserves ہونے چاہئیں کہ وہ اپنا import bill چار' پانچ یا چھ مہینے کا cover کر سکے تو Foreign Exchange Reserves کی یہ ایک requirement ہوتی ہے۔ دوسری چیز یہ ہوتی ہے کہ Foreign Exchange Reserves آپ

کے پاس ہوں گے تو اس کے ساتھ آپ کی currency کی strength بھی ascertain ہوتی ہے تو یہ مختلف variable ہوتے ہیں جو سارے کے سارے inter related ہوتے ہیں۔ اگر فاضل ممبر صاحب چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر تفصیلاً بتا سکتا ہوں۔ میں خود ان کی طرف چلا جاؤں گا۔ ان کو میں explain کر سکتا ہوں کہ اس کے variable کی inter linkage کیا ہیں۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، تھوڑا سا میں بھی اسے elaborate کر دوں کہ جو آپ کے پاس زرمبادلہ ہے، وہ زرمبادلہ ہے لیکن وہ آپ کا نہیں ہے۔ جتنا آپ اس سے لیں گے، اس کے متبادل اتنے روپے آپ کو دینے ہیں۔ اس لئے جیسے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کے چونکہ اتنے پیسے ہیں تو جن سے آپ import کر رہے ہیں، ان کو تسلی ہوتی ہے کہ اتنا زرمبادلہ آپ کے پاس موجود ہے، بنکوں میں اگر L.C کھلتی ہے تو آپ کے confirmation charges کم ہو جاتے ہیں اور over all اس کی economy strengthen ہوتی ہے۔ یہ زرمبادلہ آپ کے پاس موجود ہے لیکن آپ کا نہیں ہے اس لئے آپ اس کو استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے counter part متبادل روپے آپ کو دینے پڑیں گے۔ یہ ہوتا ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, Thank you very much. You have said it beautifully. Thank you.

جناب چیئرمین، آپ کا اور بھی سوال ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! یہ بات تو ایک layman بھی سمجھ سکتا ہے لیکن میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کم از کم قوم کے سامنے یہ propaganda نہ کریں کہ جی ہم نے لشکول توڑ دیا ہے اور خزانہ بھرا ہوا ہے۔ جناب والا! یہ کہہ کر قوم کو ایک جذباتی سطح پر لاتے ہیں اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنا قرض لیا ہے تو اس سے قوم میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ میں اس حوالے سے یہ بات کر رہا تھا۔ آپ نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے قرضہ لیا ہے۔ میں خود بھی سمجھتا ہوں کہ قرضہ لینا کوئی بری بات نہیں ہے۔ ملکوں میں قرضہ لیا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے۔ قرض لینے سے کوئی انکاری نہیں ہے لیکن جب آپ قوم کو ایک سطح پر لے جاتے ہیں اور

پھر اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہم نے قرضہ لیا ہے تو اس سے قوم میں مایوسی کی ایک لہر پھیل جاتی ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب نے بھی یہی بات کی کہ قرضہ لینا کوئی بری بات نہیں ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ لیا جاتا ہے' انہوں نے بھی یہی کہا ہے لیکن مقصد اس کا rate کیا ہے اور کس مقصد کے لیے ہے یعنی استعمال صحیح ہونا چاہیے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بات یہاں کشکول والی آتی ہے۔

جناب چیئرمین، بہرحال سوال آپ نے پوچھ لیا۔ رضا صاحب! آپ کا سوال ہے؟

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین صاحب! یہ دلچسپ بات ہے جیسے کہ بنگزئی صاحب نے کہا' ہمارے سارے حکمران یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کشکول توڑ دیا ہے اور کوئی قرضہ بھی نہیں لیا ہے جبکہ اس وقت ڈالر کی صورت میں آپ پر 36 billion dollar سے زیادہ قرضہ ہے اور تقریباً 30 billion dollar کا اندرونی قرضہ پاکستان کا ہے تو سب سے زیادہ قرضہ انہیں سود کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ اس وقت آپ پر کل کتنا قرضہ ہے جس کا بوجھ ہمارے عوام کو ادا کرنا پڑ رہا ہے' داخلی بھی اور خارجی بھی؟

جناب چیئرمین، یہ نیا سوال ہے' بہرحال اگر جواب ہے تو دے دیں۔

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ رضا صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کہیں پر بھی Prime Minister صاحب نے' President نے یا Ministry of Finance نے' Economic Affairs نے اور کسی وزیر نے کہیں پر بھی ایسی کوئی بات نہیں کی کہ ہم لوگ قرضہ نہیں لے رہے ہیں۔ جی' یہ بات ضرور کہی ہے جس طرح میں نے اس سوال کے شروع میں گزارش کی تھی کہ کشکول توڑنا کس کو کہتے ہیں؟ کہ آپ کا current expenditure یعنی تنخواہیں دینے کے لیے بھی آپ کے پاس وسائل نہ ہوں اور اس کے لیے آپ قرضہ لے رہے ہوں تو وہ آپ کی ایک dead investment ہے۔ ہماری معیشت آج سے سات' آٹھ سال پہلے جناب چیئرمین! تقریباً 62 ارب ڈالر کی تھی' آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری ملک کی معیشت تقریباً 125/124 ارب ڈالر کی ہوگئی ہے' دگنی

ہو گئی ہے اور اس معیشت کو آگے لے جانے کے لیے ہم نے جو بھی bottle necks دور کرنے ہیں جن areas میں ان پر آپ کا infrastructure بھی ہے۔ Infrastructure بڑھانے کے لیے North South Corridor کے لیے' East West Corridor کے لیے' developmental projects کے لیے ہمیں financing کرانی پڑے گی اور ہم انشاء اللہ projects کے لیے اداروں کے پاس جائیں گے۔ یہ ایک normal activity کا جزو اور حصہ ہے' جہاں تک قرضوں کا تعلق ہے۔ دوسری بات میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ جب ایک پیمانہ دیتے ہیں' آپ absolute terms میں جب دیکھتے ہیں تو وہ ایک misrepresentation ہوتی ہے کہ جی قرضہ اتنا ہو گیا ہے' جو چیز important ہوتی ہے اس کو آپ as percentage of GDP دیکھیں۔ As a percentage of GDP اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب چیئرمین! جو Fiscal Responsibility Act جو اس ہاؤس نے اور National Assembly نے unanimously pass کیا ہے اور دنیا میں بہت کم ممالک ایسے ہیں جن کے اوپر ایسے سخت stringent قسم کے variables enact ہوتے ہیں' اس میں یہ چیز ہے کہ آپ ملک کا قرضہ total public debt اپنی معیشت کے GDP کے 60% سے زیادہ نہیں لے سکتے۔ وہاں پر ایک schedule ہے کہ آپ نے تقریباً 2009 تک کا جو target achieve کرنا ہے' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اس سے پہلے ہی وہ target achieve کر لیا ہے اور اسوقت ہمارا total قرضہ جس میں آپ کا domestic بھی ہے اور آپ کا foreign بھی ہے وہ تقریباً 56% ہے' اس کی details جو ہیں کیوں کہ اس میں Economic Affairs Division بھی آ سکتا ہے' foreign debt میں' وہ آپ کو figures دے سکتے ہیں۔ Internal domestic debt میں دے سکتا ہوں۔ خان صاحب چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ میں share کر سکتا ہوں اور یہ figures جناب چیئرمین! House میں آ چکی ہیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Q No. 34 Mr. Muhammad Enver Baig.

34. ***Mr. Muhammad Enver Baig**: (Notice received on 21-03-06 at 12.35 p. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the State Bank of Pakistan has recently collected funds for beautification of I. I. Chundrigar Road, Karachi from all Financial institutions located on that road; if so, the amount collected and dates of such collections; and

(b) the reasons for involvement of that bank in the said venture?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Yes, the SBP started to collect funds from the stakeholders of I. I.Chundrigar Road for its rehabilitation and beautification from January, 2005. The project cost was estimated at Rs.162.00 million by the City District Government Karachi in 2004. It does not include the shifting cost of utilities *i.e.* PTCL and KESC. The funds collected from January 2005 to March 2006 amounts to Rs.171.5362 million.

(b) In December 2003 the President of Pakistan directed various organizations to discharge their social obligation and actively participate in the development under Tamir-e-Karachi Program. State Bank of Pakistan was asked to supervise complete rehabilitation of I. I. Chundrigar Road. The Governor, SBP was made responsible for fund collection as being the apex Central Bank of Pakistan it has greater corporate and social responsibility. The banks and financial institutions are taking part in this program with voluntary enthusiasm to see the envisaged improvement and to make Chundrigar Road a model for cleanliness and better traffic management.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman If I could draw the attention of the honourable Finance Minister to my question: (a) whether it is a fact that the State Bank of Pakistan has recently collected funds for beautification of I.I. Chundrigar Road, Karachi from all Financial Institutions located on that road, if so, the amount collected and dates of such collections; and (b) the reasons for

involvement of that bank in the said venture?

جناب! نے وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ

yes, the State Bank of Pakistan started collecting the funds from stakeholders of I.I. Chundrigar Roads. Sir, one is: I would like to know what does he mean by the stakeholders and the second is the development of Karachi roads is the job of the district government.

I mean just it happens to be that that is the Wall سٹیٹ بنک کا کیا کام ہے؟ Street of Pakistan. کل کو وہاں پر sewerage کے problems ہوں گے، will the State Bank's Governor be directed to کہ بھئی اب sewerage کا بھی کام کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ estimated cost 162 million ہے District Government کی

and they have already collected from January 2005 to March 2006, 171 million. I was on Chundrigar Road on Saturday, Mr. Chairman, entering from Kuchari Road to Habib Bank Plaza it took me two hours.

وہ پیسہ کہاں گیا؟

It is not the job of the State Bank of Pakistan to do the beautification of the roads of Karachi. Sir, what I want to know from the Minister is that what is the contribution of each bank.

جناب! یہ تو ایک غنڈہ tax ہے۔

I mean the taxes are paid by everybody. The Banks are paying their tax. I mean the Governor of State Bank picks up the phone and calls up a foreign bank that you send 10 million rupees. Sir, can the Chief Executive of a Bank say, "No" to the State Bank. Sir.

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ تو آپ غنڈہ tax collect کر رہے ہیں۔

Sir, with all due respect to the Chair, I would like the honourable Minister

to speak and sir, please don't bail them out everytime. Sir,

آپ اتنی bail grant کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: No, no, I am not bailing him out. I was involved in it.

When this idea came up I was the اس لیے میں تھوڑا سا آپ کو بتا رہا ہوں۔ کہ Chairman of the Banks Association, Banks volunteered, nobody asked کرو، وہ انہوں نے خود کیا تھا۔ یہ 1998 کی بات ہے۔ contribute اتنا

سینیٹر محمد انور بیگ، نہیں جناب! اس میں یہ فرماتے ہیں کہ President of Governor نے order کیا ہے۔ جناب! کل وہاں gutter بند ہوں گے تو کیا Sir, for God's ۔ کہیں گے کہ President of Pakistan کو State Bank کھولو gutter sake State Bank کا مقام ہے۔

Sir, the Governor State Bank has a status in the banking sector and you don't tell the Governor to collect funds and make the roads of Karachi.

Mr. Chairman: Anyway hear the Minister.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, this is not the job of the Governor State Bank or the State Bank of Pakistan.

دوسری بات جناب! یہ کہ یہ جو پیسے collect کیے ہیں انہوں نے جنوری 2005 سے لے کر مارچ 2006 تک ڈیڑھ سال ہوگیا ہے وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں ہفتے کی بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ

the road is in shambles. I mean, for God's sake, and then the Minister is saying that the City Government or the District Government of Karachi have failed to beautify or construct that road.

Mr. Chairman: There are two or three parts. One is the concept

as I mentioned that I was involved, I was the Head of Banks Association, they came at that time.....

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I again, with due respect to the Chair, will the honourable Minister for Finance please state, sir? I will be grateful, sir. Thank you.

Mr. Chairman: Yes, yes.

جناب عمر ایوب خان، جناب! بہت شکریہ۔

Sir, before he started, Senator Enver Baig said and I was laughing that we were joking that he referred to me as the Finance Minister. I said

نہیں جی میں تو

Minister of State for Finance. There is a vast difference between the two.

دوسری چیز یہ ہے کہ

for this question, as you yourself have also stated, sir, you were there as the head of the Pakistan Bankers Association as well and sir, in a lot of countries of the world,

دنیا کے کئی ممالک ہیں جہاں پر آپ جائیں تو وہاں پر public-private partnership بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ایک جگہ ہے، آپ کی ایک locality ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر City Government کے پاس وسائل کی کمی ہو رہی ہے تو جو ادارے وہاں پر ہیں اور Governor State Bank کسی کو فون کرکے یہ نہیں کہتا کہ جی آپ نے یہاں پر allocate کرنے ہیں۔ پاکستان کا banking sector اللہ کے فضل سے بہت آگے evolve ہو چکا ہے، You can attest to that yourself as - اس میں بہت professionally کام ہوتا ہے well اور یہاں پر یہ voluntarily لوگ کرتے ہیں۔ میں Bank X لے لیتا ہوں I. I. Chundrigar Road پر، وہاں پر Financial Institutions کے clients آتے جاتے ہیں۔

time is money, 'آتے ہیں domestic clients ان کے آتے ہیں' ان کے foreign clients ان کے sir. ان کے بہتر roads ہوں' ان کے city کی بہتر projection ہو تو میرا خیال ہے اس میں کوئی عیب تو نہیں ہے کہ اس علاقے کے businesses اکٹھے ہو کر اس پر ایک amount جمع کرا دیں اور اس کی construction ہو سکے۔ جہاں تک اس پر implementation کا تعلق ہے' اس کا مجھے نہیں معلوم کہ اس کی because that is not in my purview implementation یا وہ contract کب evolve ہوا۔

You may have better view of that, sir, because you were at that time head of the Pakistan Bankers Association.

لیکن جہاں تک this perception is concerned کہ State Bank نے دھونس کے ساتھ کیا یا سختی کے ساتھ

sir, that is not correct. It was taken because the institutions themselves also want to contribute to the well-being of the city

اور یہ کوئی I. I. Chundrigar Road specific نہیں ہے۔ میرا خیال ہے اس طرح اور شہروں میں بھی ہونا چاہیے کہ public - private partnership ہو۔ آپ سیالکوٹ ایئرپورٹ کی مثال لے لیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنجاب حکومت وہاں پر کوئی ایئر پورٹ نہیں بنا سکتی تھی۔ وہاں کے exporters اکٹھے ہوئے' انہوں نے finances raise کیے' 100% private investment کے ساتھ انہوں نے وہ structure بنایا۔ Roads وہاں پر بن رہی ہیں۔ State کے ساتھ private sector کا الحاق ہوتا ہے یا private sector اس کی مدد کرتا ہے۔ I think یہ تو ایک model ہونا چاہیے اور باقی علاقوں میں بھی اور باقی developing countries میں یہ ہوتا ہے۔ This is nothing specific to Pakistan. Thank you.

جناب چیئرمین، ایک point یہ ہے کہ utilization نظر نہیں آ رہی۔ آپ اس کا status وہاں سے مانگ لیں۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, I will be more than happy to share

it and one last point, sir, public debt

کے بارے میں جو کہ previous question میں تھا۔

The exact percentage of the GDP of the country, total dead stock including domestic and including foreign is 54.7%. Thank you very much Mr. Chairman.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! میں یہ آپ سے کہہ رہا ہوں کہ جب کراچی کے لوگ taxes pay کر رہے ہیں' اس علاقے کے لوگ taxes pay کر رہے ہیں' پھر یہ پیسہ کہاں جا رہا ہے؟

Sir, I don't want to mention the name of that bank. They told me that they got letters that you have to pay. Sir, میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔

I can talk to you in private but what I am trying to say is this why is the State Bank taking this job. Let the honourable Minister say will the State Bank's Governor do that ' sewerage problem کہ کل اگر وہاں ہوگا as well? جناب! یہ اس کا جواب دیں۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, I will give him an example.

جناب والا! ایک ادارہ ہے کہیں پر and if it is functioning over there اور وہاں پر businesses ہیں اور وہ اس پر contribute کرتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہ حکومت کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ وہ resources جو اس پر لگتے وہ ان localities پر لگا سکتے ہیں جہاں پر اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ I. I. Chundrigar Road پر Financial Institutions ہیں' یا وہ contribute کر رہے ہیں' تو وہ City Government کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اور City Government کے وہ resources باقی جگہوں پر لگ سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ اس وقت ہوا تھا جب وہاں کے District Nazim جو تھے ان کی affiliation جماعت اسلامی کے ساتھ تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے۔ یہ کوئی ابھی recently ہوا بھی نہیں۔

So, this has no political sort of connotations. This is a genuine feeling by

the Financial Institutions

کہ ہاتھ بٹانا چاہیے اور وہ resources ان localities میں لگ سکتے ہیں جہاں پر زیادہ ضرورت ہے۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, this is nothing but *"ghunda"* tax. Sir, I repeat that this is *"ghunda"* tax.

Mr. Chairman: Ahmed Ali sahib.

سینیٹر احمد علی، میں اس situation کو سلجھا دیتا ہوں۔ جماعت اسلامی کے ایک ناظم صاحب تھے، صدر صاحب chair کر رہے تھے میٹنگ کو وہاں پر 30 billion rupees کی request کی گئی تھی۔ اس وقت میں Communications کا وزیر تھا تو میں نے اس وقت کراچی کے سارے stakeholders کو بلایا تھا کہ 30 billion rupees اتنے آرام سے نہیں دیے جاسکتے development کے لیے۔ اس میں KPT involve تھی، اس میں banks involve تھے، اس میں پورٹ قاسم involve تھی، اس میں PIA involve تھا، یہ سارے stakeholders سے request کی گئی تھی کہ کراچی کو beautiful بنانے کے لیے کچھ کریں کیونکہ City Government کے پاس اتنے زیادہ پیسے تو نہیں ہیں۔ City Government نے request کی تھی کہ ہمیں یہ fund دیے جائیں۔ اس وقت KPT نے اپنا کام کیا، انہوں نے Mai Kolachi بنا دیا، انہوں نے I. I. Chundrigar Road بنادی۔ State Bank کو یہ کہا گیا تھا کہ اس روڈ کو آپ ٹھیک کریں گے۔ Delay کیوں ہوئی اس لئے کہ sewerage اور lines ڈالنی باقی تھیں۔ جب تک وہ نہیں ڈالی جاتیں، اس وقت تک اس road کی construction کا کام نہیں ہو سکتا تھا۔ اب sewerage کی lines, telephone lines درست کردی گئی ہیں۔ PIA کو کام دیا گیا تھا، گلشن اقبال کو بنانا تھا۔ پورٹ قاسم نے اپنا کام کیا۔ ان سب لوگوں نے کراچی کی beautification کے لیے voluntarily کام کیا ہے۔ اس میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اعتراض کی کیا بات ہے۔ کسی نے کسی کو force نہیں کیا، request کی گئی اور انہوں نے مانی اور ماننے کے بعد وہ آگے آئے اور آج کراچی میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ fly overs بھی

بنانے جا رہے ہیں' وہ لوگ چندریگر روڈ بھی بنانے جا رہے ہیں' انہوں نے مائی کولاچی بھی بنا دیا' Under pass بھی بنا دیا۔ یہ رکا ہوا کیوں تھا صرف اس لیے کہ sewerage lines ڈالنی تھیں۔ وہاں I. I. Chundrigar Road کا سب سے بڑا problem, sewerage lines, telephone lines, کا تھا' اس کو اب درست کیا جا رہا ہے' وہ درست کرنے کے بعد یہ پیسہ اس میں استعمال ہو گا اور City Government کے through استعمال ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: بابر اعوان صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I think, that was a unusual phenomena because of the heavy rains

سینیٹر محمد انور بیگ: جناب! آپ خود بھی اس دن وہاں پھنس گئے تھے مجھے پتا ہے جناب! ان کو بتانے دیں------

Mr. Chairman: I was not there.

نہیں' نہیں' I was not there میں تو وہاں گیا ہی نہیں ہوں۔ وہ ایک unusual rains تھیں۔ اعوان صاحب۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman! I will ask a supplementary on Question No. 36, next question.

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ جناب شاہد بگٹی صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: شکریہ۔ جناب! میں شکرگزار ہوں کہ آپ کی out of most left lines پر نظر پڑ جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں' ہمیشہ پڑتی ہے' آپ کبھی نظرانداز ہوتے ہیں؟

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔

جناب چیئرمین: بگٹی صاحب! دل بھی left پر ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، شکریہ۔ جناب! میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ جیسے انہوں نے اس چیز کو بڑا forcefully اور کامیابی سے defend کیا ہے تو ان سے میرا سوال یہ ہے کہ یہ چونکہ تمام جو کچھ ہو رہا ہے یہ ان کے جواب سے لگتا ہے کہ under the directive of the President of Pakistan یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ یہ صرف کراچی کی ایک سڑک تک محدود کیوں ہے؟ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی مختلف شہروں میں برانچیں ہیں' اس کے offices ہیں۔ اسی طرح جو دوسرے international banks ہیں ان کی بھی دوسرے شہروں میں branches and offices ہیں ۔ تو یہ جو social obligation کا لفظ استعمال کیا گیا ہے آیا اس کے تحت دوسرے شہروں میں بھی عمل کیا جائے گا یا نہیں؟

جناب چیئرمین، جناب عمر ایوب خان۔

جناب عمر ایوب خان ، جناب چیئرمین! فاضل ممبر صاحب کے سوال کے جواب میں' میں صرف یہی گزارش کرسکتا ہوں کہ جہاں پر مختلف ادارے جو ہیں۔ پہلی بات میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسٹیٹ بنک نے کسی کو force نہیں کیا' voluntarily جو مختلف ادارے اس road پر تھے وہ اکٹھے ہوئے۔ میں نے سیالکوٹ کی example دی' وہاں پر ائرپورٹ بنا ہے۔ ائرپورٹ کوئی چھوٹی چیز نہیں ہوتی جناب! ائرپورٹ ایک بہت بڑا endeavour ہوتا ہے۔ وہاں پر پرائیویٹ ادارے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ائرپورٹ بنایا۔ مختلف جگہوں پر مختلف جو نجی ادارے ہیں' وہ اکٹھے ہوکر تعمیرات کا کام کر رہے ہیں۔ مختلف جگہوں پر جہاں پر پرائیویٹ سیکٹر کو یہ چیز نظر آتی ہے کہ اس میں ہم لوگ حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے لوگوں کا اور ملک کا بھی فائدہ ہے۔ میرا خیال ہے یہ مختلف صوبوں میں یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ چونکہ محترم سینیٹر صاحب کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب چیئرمین! اس وقت جو تاریخی کام ان کے صوبے میں ہو رہے ہیں۔ میرا خیال ہے ماضی میں کبھی نہیں ہوئے۔ آپ گوادر' تربت' Coastal Highway, interior بلوچستان لے لیں اس کے علاوہ اور آپ جہاں پر مرضی ہے چلے جائیں وہاں پر اس وقت ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے اس سوال پر اگر اور کریں گے تو باقی سوالات رہ

let us go on Question No. 36 Professor Khurshid Ahmed, ۔ جائیں گے

جناب چیئرمین، بگٹی صاحب بہت زیادہ وقت ہو جائے گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، موقع دے دیں جی۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، شکریہ جناب۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں بلوچستان کے جتنے بھی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اس Government کے انتہائی ممنون و مشکور ہیں کہ جس طریقے سے ہمارے اوپر بار بار احسان جتاتے ہیں، وہ اپنی جگہ ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ President of Pakistan directed تو directive کا مطلب ہے کہ voluntarily نہیں ہوتا، یہ حکم ہوتا ہے۔ اس حکم کے تحت آیا کوئی دوسرے شہروں سے، میں کوئٹہ کی بات نہیں کر رہا میں پورے ملک کی بات کر رہا ہوں کہ یہ حکم کے مطابق ہوا ہے، یہ کوئی voluntarily کسی نے participation نہیں کی ہے۔ آیا اس حکم کا اطلاق صرف کراچی کے ایک سڑک پر ہو گا یا ملک کے دوسرے علاقوں پر بھی ہو گا؟

جناب چیئرمین، عمر ایوب خان۔

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے میں اپنی بات کی وضاحت نہیں کرسکا کہ اسٹیٹ بنک وہ کسی کو، صدر جب کوئی نوٹیفکیشن جاری یا کوئی چیز issue کرتا ہے۔ آپ کو بہتر معلوم ہے جناب چیئرمین! کیونکہ آپ بھی acting President ہوتے ہیں صدر صاحب کی غیرموجودگی میں۔ وہ ایک directive ہی office سے نکلتا ہوتا ہے as Head of the State.

دوسری چیز جناب چیئرمین! یہ سٹیٹ بنک کا کوئی دھونس، زور یا جبر سے نہیں تھا یہ ایک voluntarily scheme تھی اور مختلف areas میں یہاں پر میں نے سیالکوٹ کی مثال دی اور بھی کافی مثالیں ہیں پاکستان میں جہاں پر پرائیویٹ سیکٹر خود آکر چھوٹی نالی اور بڑے روڈ اور پروجیکٹس تک involve ہوتا ہے۔ اس میں میرا خیال ہے کوئی قباحت اور حیرانگی کی بات نہیں ہے۔ صدر پاکستان جو ہیں یہ تو جناب چیئرمین! آئی آئی چندری گڑھ روڈ کی بات ہے۔ صدر صاحب کے تو directives بلوچستان، سندھ، فرنٹیئر اور پنجاب کے لئے لے لیں مختلف جگہوں اور پورے

پاکستان کے لیے بڑے بڑے directives ان کے office سے گئے ہیں اور execute بھی ہو رہے ہیں۔

Mr. Chairman: No. 36 Prof. Khurshid Ahmed.

36. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the amount of the depositors of Indus Bank Limited which was with-held;

(b) the number of those depositors who are still deprived of their deposited amounts and the time by which the same will be paid back to them?

Mr. Omar Ayub Khan: Based on the information provided by Joint Bank Official Liquidator the answers to the queries are given as under:—

(a) As of 22nd September 2000, Indus Bank Limited had 10362 depositors with -deposits of Rs. 551.242 million. Out of the 10362 depositors of Indus Bank Limited, 9641 depositors have been paid in full and remaining were allowed payment upto Rs.100,000/- 468 depositors having deposits of Rs.219,543,616/- are yet to be paid.

(b) Supreme Court through its order dated 24th March, 2003, had restricted Joint Official Liquidator of Indus Bank Limited from withdrawing any money. As such any payment to IBL's remaining depositors will be made by the (Joint Official Liquidators) JOLs only after vacation of the above court order. As such no timeframe can be specified for repayment.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : میرے دو supplementaries ہیں محترم وزیر صاحب سے۔ پہلا یہ ہے کہ مارچ 2003ء سے یہ payments رکی ہوئی ہیں۔ کیا کارروائی کی گئی ہے اس بات پر کہ جو پابندی لگی ہوئی ہے وہ ہٹائی جائے اور کیا وجوہ ہیں جن کی بنا پر پابندی لگائی گئی اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو اچھی خبر آپ نے دی ہے کہ بڑی تعداد کو pay کر دیا گیا ہے گو 219.8 million payable ہے لیکن میں جاننا چاہوں گا کہ جو افراد ذمہ دار تھے اس

بنک کی mis-managements اور exploitation کے' کیا کوئی کارروائی ان کے خلاف بھی ہوئی ہے؟

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! سب سے پہلے question کا جواب یہ ہے کہ اس وقت تک تقریباً جو amount بنتی ہے وہ 219 ملین ہے یعنی کہ تقریباً آپ اس کو 22 کروڑ سمجھ لیں۔ اس کے تقریباً 468 depositors ہیں جن کی یہ رقم بنتی ہے یہ۔ یہ وہ depositors ہیں جن کی amount پانچ لاکھ روپے سے above ہے۔ جو زیادہ تر depositors تھے تقریباً دس ہزار تین سو باسٹھ جن کا پچپن کروڑ روپے کا deposit تھا ان کو وہ deposit واپس دے دیئے گئے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، نہیں دس ہزار تین سو باسٹھ میں سے نو ہزار چھ سو اکتالیس کو amount واپس دی گئی ہے۔

جناب عمر ایوب خان، جی دس ہزار تین سو باسٹھ میں سے تقریباً نو ہزار چھ سو اکتالیس کو یہ amount واپس مل چکی ہے جو کہ پچپن کروڑ روپے بنتی ہے۔ اس وقت جناب چیئرمین! یہ کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں ہے 24 March, 2003 سے اور یہ Joint Official liquidators جو Indus Bank کے ہیں ان کو withhold کیا گیا تھا from the honourable court کہ وہ اس کی further proceedings نہ کریں۔ اس کی time specification ہم لوگ نہیں دے سکتے۔ جہاں تک اس پر action کا تعلق ہے ظاہری بات ہے کہ سپریم کورٹ میں یہ کیس ہے' وہاں سے یہ نکلے گا تو آگے further action ہوگا جو honourable court اس پر order کرے گی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، دوسرے ان کے خلاف کیا اقدام کیا گیا ہے جو حضرات ذمہ دار تھے اس بنک کو اس مقام تک پہنچانے کے؟

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! جس طرح میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس وقت یہ کیس سپریم کورٹ نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ اس پر سماعت جب بھی کریں گے اور جو وہ آرڈر کریں گے اسی کی روشنی میں عمل ہو گا۔ It is still in a court of law sir.

جناب چیئرمین، بابر اعوان صاحب۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: My question to the honourable Minister is with reference to paragraph No. b, where it is mentioned that Supreme Court through its order dated 24th March, 2003 has restricted Joint official liquidators. Very eminent lawyers are sitting on the other side of this divide as well that a total age of a Stay Order in a financial matters cannot exceed a period of six months only.

چھ مہینے سے زیادہ financial matters میں کوئی court stay order جاری نہیں کر سکتی۔ جو تاریخ حکومت نے بتائی ہے یہ 24 مارچ 2003ء ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ جو 468 people left out as depositors ہیں، ان کے پیسے دینے کے لیے اس stay order کے حوالے سے حکومت پاکستان نے، Attorney General of Pakistan نے Ministry of Law میں کوئی اقدامات کیے کہ سپریم کورٹ کے پاس جا کر ان کی miseries سپریم کورٹ کے سامنے رکھے اور stay vacate کروانے کی کوشش کرے؟

Mr. Omar Ayub Khan: Mr. Chairman, I am not a legal person at all.

میرا background finance میں ہی ہے تو I am not in a position to state کہ یہ legal limits کتنی ہیں؟ جہاں تک Ministry of Law کا تعلق ہے I think they will be in a better position to answer that question. I am not in a position ~~or~~ it is not to have the stay vacated. in my knowledge کہ ان کے کیا endeavours رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Mr. Naek.

Senator Farooq Hamid Naek: Will the Minister of State for Finance inform us that liquidation of this Bank took place on the complaint made by the State Bank of Pakistan and thereafter, a complaint was also

made to the National Accountability Bureau as a result of which the President of the Bank was arrested and he remained behind the bars for about 2 years and then he was bailed out by the Supreme Court of Pakistan. Recently, NAB has acquitted him and passed an order to take action against the officials of the State Bank of Pakistan as well as NAB officials. So, in this regard, will the Finance Minister explain what action has been taken?

Mr. Chairman: This question has to do with financial matters. That is a different issue. Do you have the answer?

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, to be very frank since this case is in a court of law. It is with the Supreme Court of Pakistan. I will not go into the domain at all and I am just going to check myself to the position as it stands today and that is

کہ depositor کا اس وقت جو پہلے pay out ہو رہے تھے۔وہ سپریم کورٹ نے restrict کیے تھے اس کے بعد نیب کا کیا کیس ہوا یا اور cases I am not, I am not privy to that.

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ fresh question پوچھ لیں۔ وہ ہے لیکن اس کا deposit کیا تھا' action کیا تھا judgement میں کیا تھا---

سینیٹر فاروق حامد نائیک، لیکن اگر depositors کی سب چیزیں ہو چکی ہیں then why the depositors are not being paid.

Mr. Chairman: What the Supreme Court judgement was? If you ask a separate question, they will answer you.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, the liquidation started then the matter went to the Peshawar High Court. Peshawar High Court

appointed a Liquidator.

Mr. Chairman: The bank was registered. Head office was registered.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, when the acquittal has taken place, why the depositors are not being paid?

Mr. Chairman: Its licence was based in Peshawar, the office was in Karachi from what I recollect.

Senator Farooq Hamid Naek: Because the Head office has been Karachi so the liquidation started from Karachi. What action has been taken?

Mr. Omar Ayub Khan: As I said in the beginning that the liquidation had started and almost nine thousand depositors were given the money.

Mr. Chairman: I think, either he can give you the information if you want.

(Interruption)

Mr. Chairman: Follow up that otherwise you can ask him a question.

(Interruption)

Mr. Omar Ayub Khan: There are 468 depositors whose amount

تقریباً ۲۲ کروڑ روپے بنتی ہے۔ جن کی deposits onslaught سے زیادہ ہیں۔ جن کو سپریم کورٹ نے پھر order دیا تھا کہ --

جناب چیئرمین، یہ اور پوچھ رہے ہیں یہ پوچھ رہے ہیں کہ overall liquidation میں جو تھا اس میں جو چیف ایگزیکٹو تھے ان کو غالباً کورٹ نے acquit کیا۔ یہ کہہ رہے تھے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک، نیب نے acquit کیا تھا۔

جناب چیئرمین، اور اس میں یہ تھا کہ کوئی action لینا تھا؟

Mr Omar Ayub Khan: I am not privy to that.

Senator Farooq Hamid Naek: If you can let me have you this information.

Mr. Omar Ayub Khan: I can take the information and certainly share it.

Senator Farooq Hamid Naek: Definitely.

(Interruption)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، آخری سوال میں میں یہ کرنا چاہوں گا کہ چونکہ liquidation کی کارروائی سٹیٹ بنک نے کی ہے اور سٹیٹ بنک provincial نہیں ہوتا بلکہ فنانس اس کی مانیٹرنگ کرتی ہے۔ تو کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ سٹیٹ بنک اس اہم مسئلے کے اوپر سو رہا ہے۔ سپریم کورٹ میں معاملہ ہے ضرور، لیکن کیا کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے کو کم سے کم وقت میں resolve کرانے کے لیے، تا کہ depositors کا پیسہ جو ہے وہ ان کو دیا جا سکے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, I would like to mention that I will have to sit down with the Attorney General and the Ministry of Interior ..

جناب چیئرمین، Mover, Khurshid Sahib کو اور Farooq H. Naik Sahib کو اگر اس سلسلے میں مل لیں۔

Senator Farooq Hamid Naek: We can apprise them as to

what they have any queries. What efforts are being made by the Attorney General and the Ministry of Law in pursuance?

Mr. Omar Ayub Khan: In pursuance of the Superme Court, sir.

Mr. Chairman: No.37, Prof. Khurshid Ahmed.

37. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a. m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to refer to the Senate Starred question No.126 replied on 15-02-06 and state the time by which the requisite information will be furnished?

Question No. 126.

(a) the. value of loans released by the banks in the country for private purchase of tractors, bulldozers, trucks buses, cars, Motorcycle and tricycles separately, during the first half of the current financial year, and

(b) the number and value of the other loans released by the banks for commercial purposes during the said period?

Mr. Omar Ayub Khan: (a & b) The information has been sought from NBP/FWBL/IDBP/ ZTBL/ HBFC & SME Bank Ltd., through SBP. The reply is given as under:—

Name of the Bank	Vehicles	No. of A/c Released	Value of Loan
National Bank of Pakistan.	Tractors	668	Rs. 211,396 m
	Motorcycles	327	Rs. 16.325 m
	Mini truck	1	Rs.0.584 m
First Women Bank Ltd.	one loan of Rs.0.900 m for purchase of bus.		
HBFC	NIL		
IDBP	NIL		

ZTBL	Disbursed loans of Rs. L.256 billion for 4625 tractors to farmers for cultivation purposes.		
SME Bank	NIL		
National Bank of Pakistan		No of A/c	Value of Loan Released.
		55547	Rs. 59890.901 m.
First Women Bank Ltd.	Commercial loans worth Rs. 1,224.516 m to 673 A/Cs.		

Name of the Bank	Vehicles	No. of A/c Released	Value of Loan
HBFC	NIL		
IDBP	Rs. 15,781 m to 80 Clients.		
ZTBL	ZTBL does not entertain any request for commercial purposes rather the bank advances other loans. The bank disbursed an amount of Rs. 19.203 billion from July to December 2005.		
SME	335 loans amounting to Rs. 290 million approx.		

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، مہربانی سوال کا تعلق تعداد کے بارے میں تھا۔ میں نے معلومات جو مانگی تھیں۔ وہ مجھے پوری نہیں ملیں۔ میں نے یہ سوال مارچ میں کیا تھا اور ہمیں توقع تھی کہ اس وقت تک تمام بنکوں کے بارے میں پوری معلومات لے سکیں گے لیکن آپ نے فہرست میں تین بنکوں کے بارے میں معلومات دی ہیں باقی کے بارے میں معلومات موجود نہیں ہیں۔ نمبر ۲۔ میرا اصل focus یہ تھا کہ جو قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ ان میں جہاں تک ٹریکٹر کا تعلق ہے وہاں کاریں اور ٹرک بھی ہیں لیکن consumers فنانس کی شکل میں کاروں کا جو طوفان آ رہا ہے اور اس کی وجہ سے ملک میں جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ خصوصیت سے آئل کی development, roads congestion, accidents, اور ٹرانسپورٹ کی پالیسی کا نہ ہونا' میں

چاہتا تھا کہ facts پورے سامنے ہیں، تو اس میں آئے نہیں ہیں۔

جناب عمر ایوب خان، چیئرمین صاحب اس میں تین بنک کیسے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، باقی کا کچھ نہیں ہے۔ نیشنل بنک کا انہوں نے دیا ہے، اور فرسٹ وومین بنک کا دیا ہے ---

جناب چیئرمین، جس کا nil دیا ہے اس کا مطلب انہوں نے advance نہیں دیا۔ یہ نہیں ہے کہ وہ involve نہیں ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ہاؤس بلڈنگ ایڈونس اسلامی بنک نہیں ہے۔

جناب عمر ایوب خان، میں گزارش یہ کروں گا کہ ایک question جو تھا،

This is of March, I was travelling during that period of time. This was cleared out. When I reviewed it, just two days ago, I reviewed it and told them this very fact because it does not depict the actual position on the ground. Because

اس میں صرف وہ بنک ہیں جس میں گورنمنٹ آف پاکستان، نیشنل بنک آف پاکستان ہے۔ ہمارے نرثری اپریشن کے لیے ہم لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔ ZTBL, IDBP, HBFC وہ House Building کو دیتا ہے، تو پروفیسر صاحب is right in that and I gave them instructions yesterday کہ مجھے اس میں complete information چاہیے کہ جس میں آپ کا مسلم کمرشل بنک، حبیب بنک لمیٹیڈ ہے، الائیڈ بنک ہے، آپ کے اور مختلف financial ادارے ہیں، ان کی position چاہیے because consumer financing has taken off. جناب وہ information یہاں پر آ گئی ہے but I myself was not happy with this question the answer that has been put forward. So, I ask them on my own to resubmit this. So, I would request you کہ اس کو pending کر دیں توجب یہ next rota day آجاتا ہے تو I think وہ information بھی آجائے گی۔

جناب چیئرمین، O.K. this is pending اور department کو بولیں کہ next

time اس کو دیکھ لیں۔

Mr. Omar Ayub Khan: When I came back and took a re-look at it and myself was not happy with it.

جناب چیئرمین، پروفیسر ابراہیم صاحب کا ایک supplementary تھا۔ جی فرمائیے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ نیشنل بنک سے tractors کے لئے دیئے گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا number of accounts release سے مراد یعنی ایک account پر ایک ہی ٹریکٹر ہے' اگر ایسا ہے تو 666 tractors ہو گئے اور اس کے لئے جو value of loan ہے وہ 211,396 million ہے' اس کو اگر number of tractors پر تقسیم کیا جائے تو ایک ٹریکٹر کی قیمت 316 million آتی ہے۔

میں ذرا مزید عرض کرنا چاہوں گا کہ یہی نیشنل بنک سے ایک mini truck کے لئے 584 million. دیا گیا ہے یعنی 5 لاکھ 84 ہزار کیا یہ بہت کم نہیں ہے۔ ٹریکٹر کا تو زیادہ ہے مگر mini truck کا کم ہے۔ اسی طریقے سے زرعی ترقیاتی بنک لمیٹیڈ سے 4625 tractor کے 256 billion دیا گیا ہے' اگر یہ calculate کیا جائے تو 55 Plus ایک ٹریکٹر کا آ جاتا ہے۔ یہ First Women Bank سے بھی ایک بس کے لئے 9 million. یعنی کیا 9 لاکھ میں ایک بس خریدی جا سکتی ہے؟

جناب چیئرمین، یہ ملین ہے یا thousand ہے؟ عمر ایوب صاحب۔

Mr. Omar Ayub Khan: The observations are correct sir. Because I myself was travelling during that time so I was not cleared about the qeustion

I am not cleared about it. So, I had asked him ' وہ routine میں کہیں پر آ گیا ' yesterday ہمارا rota day کل ہونا تھا وہ ایک دن advance ہو گیا

So, I think by tomorrow the information will come in and I can submit it to House, I myself is not satisfied with this.

جناب چیئرمین، یہ سوال ویسے ہی deferred ہے تو یہ بھی clarify کر دیں گے،

whether its million or "m" can also be three zero zero تک ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: I am not basically happy with the answer, its not correct.

Mr. Chairman: Next question No. 41. Mr. Hameedullah Jan Afridi.

41. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Ministry of Finance and Revenue has recent announced amnesty scheme on cars entered illegally into the country, if so the duty structure and level of penalties;

(b) the number of vehicles cleared so far under this scheme; and

(c) whether it is also a fact that this scheme has not been advertised in the media, if so, its reasons?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) No amnesty scheme on cars entered illegally into the country has been announced. However, Central Board of Revenue has amended the SRO 574(I)/2005 dated 06-06-2005 vide amending notification SRO 179(I)/2006 dated 02-03-2006 giving powers to the adjudication officers of the Customs to release the smuggled vehicles on payment of 30% redemption fine in addition to liviable duty and taxes. Such vehicles were earlier liable only to outright confiscation. Through this measure an opportunity to owners of the smuggled vehicles to get their vehicles released and get them registered legally has been provided. This initiative is aimed at collecting revenue on vehicles that earlier were being confiscated outright.

(b) A number of 5227 vehicles (2341 smuggled and 2886 involving violation of prescribed import procedures) have been cleared through this measure from 02-03-2006 to date.

(c) This measure has been notified through SRO 179(1)/2006 dated 02-03-2006 in the Official Gazette and publicized in the media, as well.

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Hameedullah Jan.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب چیئرمین! اس پر میرا supplementary honourable Minister صاحب سے یہ ہے کہ آخر یہ disparity کیوں ہے کہ آج کل جو routine میں گاڑیاں آ رہی ہیں اور ان پر ٹیکس لگ رہا ہے that is approximately 50% اور جو پہلے سے گاڑیاں آئی ہوئی ہیں اس کا percentage 130% بنتا ہے' not keeping in mind کہ اگر یہ registered ہوتی ہیں اور یہ گاڑیاں لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو کہ اب بھی پاکستان میں موجود ہیں' تو اس کا annual registration fee لاکھوں کے حساب سے بنے گا۔ دوسرا mainly جتنے terrorist attacks, suicidal attacks اس قسم کی گاڑیاں ہیں جس کا پیچھے کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو جبکہ یہ already ملک میں آ چکی ہیں' اس کے لئے یہ taxes leverage کیوں نہیں دیئے جاتے ہیں کہ 130% سے decrease کر کے normal routine کے taxes پر لائے جائیں تاکہ یہ بھی registered ہو جائیں اور گورنمنٹ اپنے borders کو اس طرح سے secure کر دے کہ آئندہ کے لئے یہ گاڑیاں نہ آ سکیں۔

جناب چیئرمین، جی عمر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان، جناب! اس کا basically یہ ہے جو ابھی amnesty scheme announce کی گئی ہے as of this year 2006 میں' اس کا جناب یہ تھا کہ وہاں پر آپ کے colletorates میں گاڑیاں suppose کہیں سے پکڑی گئی ہیں تو وہاں پر ایک amount 30% over and above the duties leviable on that vehicle جو لگتی ہیں' supposing sir ایک ٹرک پکڑا جاتا ہے تو اس ٹرک کے CC کے حساب سے جو اس پر leviable duties لگتی ہیں اس سے over and above آپ 30% دے کر اس کو چھڑوا سکتے ہیں۔ اس سے پہلے جو ملک میں vehicles آ رہی ہیں یا جو آئی ہیں اور جو پکڑی گئی ہیں اور جو litigation میں ہیں تو پہلے tribunals میں یا supposing وہ cases ہیں تو وہاں پر جو Adjudicating Officers ہیں۔ وہ یہ scheme offer کرتے ہیں کہ آپ یہ لے کر اس کو clear کرا سکتے ہیں کیونکہ جناب چیئرمین! اس سے پہلے کیا ہوتا تھا کہ یہ جتنی گاڑیاں ہوتی تھیں

یہ collectorates میں پھنسی ہوتی تھیں، ان کو زنگ لگ جاتا تھا، کئی misuse ہوتی تھیں اور پھر ان کا auction ہوتا تھا اور کوڑیوں کے بھاؤ بکتی تھیں۔ اس سے یہ ہے جو پکڑی جاتی ہیں، وہ penalty دے کر ان کو نکلوا سکتے ہیں لیکن جو duty leviable ہے، وہ ان پر پوری لگتی ہے۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، شاید منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں سکے۔ میں ان گاڑیوں کی بات نہیں کر رہا ہوں جو پکڑی گئی ہیں۔ ایسی لاکھوں گاڑیاں ہیں جو ملک میں illegally enter ہوئی ہوں گی اور پکڑی نہیں گئی ہیں لیکن SRO کی وجہ سے ان پر 130% duty liable ہے، whereas باقی جو گاڑیاں routine میں آ رہی ہیں ان پر 50% ہے تو میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بھی ان گاڑیوں کے at par لایا جائے۔ جو بھی ان کو register کرانا چاہے یا custom دینا چاہے تو 130% کی بجائے ان کے لیے بھی 50% کیا جائے تا کہ جتنی آ چکی ہیں، وہ register ہو جائیں گی۔ Annual Registeration Fee سے ہمارا revenue بڑھے گا اور آپ اپنے boarder کو اور secure کریں تاکہ مزید گاڑیاں نہ آ سکیں لیکن جو آ چکی ہیں اور پکڑی بھی نہیں گئیں، لوگوں کے پاس ہیں، Tribal Agencies میں ہیں، ان کو یہ leverage دیں تاکہ وہ ان کو register کرائیں اور ان کی duties, penalties وغیرہ ختم کر کے duties نیچے لائیں، جس طرح باقی جگہوں پر ہیں تا کہ وہ register ہو جائیں۔

جناب چیئرمین، آپ اس کو consider کرلیں۔

جناب عمر ایوب خان، جناب! basically سینیٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جو گاڑیاں ابھی تک نہیں پکڑی گئیں، ان کو بھی ان میں legalize کرنا چاہیے۔ جناب! جو ابھی تک نہیں پکڑی گئیں they are not operating in the rest of the area وہ زیادہ تر ان جگہوں میں operate کر رہی ہیں جو provincially administered areas ہیں یا دور دراز علاقوں میں کر رہے ہوں گے لیکن جہاں پر پکڑی جا رہی ہیں they have to pay that.

You can't just say...

جناب چیئرمین ، مطلب یہ کہ option is to everybody and those who will not comply then punitive action will be taken subsequently.

جناب عمر ایوب خان ، جناب ! تو لیا جائے گا punitive action but the fact of the matter is کہ جو rates applicable ہیں' جو duties leviable ہیں' آپ کو ان سے Basically that is a penalty, you have کرنا پڑے گا ۔ over and above 30% pay to pay.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب! میں بار بار سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن شاید صحیح سمجھا نہیں پا رہا۔ جناب ! according to their figures 5227 ایسی گاڑیاں ہیں جو آئی ہیں اور register ہوئی ہیں۔ جناب! اس ملک میں یہ گاڑیاں ایک لاکھ سے اوپر ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس SRO کے تحت آپ نے اتنا سخت رویہ رکھا ہوا ہے کہ اگر وہ آئیں تو انہوں نے 130% pay کرنا ہے۔ میری request یہ تھی کہ جیسا باقی کی registeration 50% duty پر ہو رہی ہے' اس کو بھی آپ consider کرکے نرم کریں' نیچے لائیں تا کہ وہ بھی register ہو جائیں اور revenue میں اضافہ ہو۔

جناب عمر ایوب خان، جناب ! basically سینیٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں کہ اس میں لوگ سامنے کیوں نہیں آ رہے۔ جناب ! one thing is کہ جو گاڑیاں پکڑی جاتی ہیں ایک تو ان کو یہ option دی جاتی ہے کہ آپ اس گاڑی کو اس طرح clear کرا سکتے ہیں۔ The other thing is جو لوگ ابھی تک PATA میں یا کہیں اور جہاں پر Government of Pakistan operate نہیں کرتی ' tribal areas کی writ ہے یا Provincially Administered Tribal Areas ہیں ' وہاں if somebody does not want to come forward, we can't push them کہ جی آپ ایسا کریں۔

جناب چیئرمین ، آپ ایسا کریں حمید اللہ صاحب ! why don't you sit with the Minister subsequently? رضا صاحب! حمید اللہ صاحب بول رہے ہیں تشریف رکھئے۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی ، جناب ! ایک correction, let me correct the

honourable Minister, Tribal Area میں Government of Pakistan ہی act کر رہی ہے' اسی کی writ ہے' ایسی بات نہیں کہ Government of Pakistan وہاں act نہیں کر رہی۔ اگر وہ گاڑیاں ادھر ہیں' وہ باقاعدہ Government of Pakistan کے پاس enrolled ہیں' ایس کوئی بات نہیں ہے' شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ادھر ایسے ہی پھر رہی ہیں' even وہ اگر Tribal Area میں ہیں' وہ Government of Pakistan کے پاس enrolled ہیں۔ ان گاڑیوں کی باقاعدہ registeration ہے' Government of Pakistan کو پتا ہے' ان کی enrollment ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ان کو consider کرنا چاہئے کہ جس طرح باقی گاڑیوں کا custom ہو رہا ہے' ان کی penalties waive off کی جائیں اور جس طرح باقی custom ہو رہا ہے' ان پر ان ہی terms and conditions کے مطابق tax لاگو کریں تا کہ وہ register ہو جائیں۔ آئندہ کے لیے آپ boarder secure کریں تا کہ مزید اندر نہ آ سکیں لیکن ان کے لیے 130% duty whereas باقی پر 50% لے رہے ہیں' یہ disparity کیوں ہے؟ وہ پہلے آ چکی ہیں ٹھیک ہے ' لیکن آپ کو amnesty دینی چاہیے ان کو کہ جس طرح باقی گاڑیوں پر ٹیکس اور ڈیوٹی دیا جا رہا ہے ان پر بھی دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی عمر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: sir basically, duty structure کم ہوسکتا ہے 100% applicable duty ہے اور اس کے اوپر آپ کو 30% penalty دینی پڑتی ہے۔ دوسری بات میں یہ گزارش کروں کہ ----

جناب چیئرمین: ان کا point ہے کہ اس میں اور reduction کریں۔

جناب عمر ایوب خان: basically sir جو بات سینیٹر صاحب کر رہے ہیں وہ ضرور وہاں پر سارے رجسٹرڈ ہوں گے۔ لیکن basic چیز یہ ہے کہ وہاں PATA میں یا ان جگہوں میں کیونکہ میرا تعلق صوبہ سرحد سے ہے۔ ہمارے قریب ہی کئی PATA areas کے اضلاع لگتے ہیں وہاں پر گاڑیاں Non custom paid پھر رہی ہوتی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ border cross نہیں کرتے ہیں ۔ جس کو ہم لوگ settled areas کہتے ہیں یا جہاں پر Provincially

Administered Tribal Areas یا FATA areas نہیں ہیں وہاں پر وہ operate کرتے نہیں ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کیونکہ وہ custom paid نہیں ہوتیں یا custom differential ان کو pay کرنا پڑتا ہے تو applicable duty, plus اس گاڑی پر جو assess duty ہوتی ہے اس کا 30% ان کو دینا پڑے گا۔ so it is up to them how much they want to do it. اور ٹریڈ پالیسی میں Minister of State was also telling me کہ ان کی ٹریڈ پالیسی میں پانچ سال تک چھوٹ دی گئی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ also to protect our local industry.

جناب چیئرمین: جی رضا محمد رضا۔ مختصر رکھئیے گا کیونکہ پھر اور بھی ہوتے ہیں وقت ختم ہوجاتا ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ یہ گاڑیاں حمید اللہ جان صاحب نے تو ایک لاکھ بتائی ہیں یہ بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ بلوچستان صوبہ میں نوشکی میں، مری بگٹی ایجنسی میں، قلعہ قلات، ژوب، لورالائی اور پھر یہ تمام ایجنسیاں اور ریاستی علاقے، نادرن علاقے یہاں پر یہ چلتی ہیں۔ جناب چیئرمین! ان علاقوں میں جہاں ہمارے taxes کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، جہاں کسٹم ڈیوٹی، ایکسائز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس نہیں لگتے ان علاقوں میں یہ گاڑیاں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ ہمارے بارڈر پر جو پاک فوج کی چیک پوسٹ ہیں یہ ساری ان سے ہو کر آتی ہیں بڑی بڑی رقم لے کر۔ دوسری بات اس میں یہ ہے کہ یہ تمام چھاؤنیوں میں ہمارے تمام جنرل صاحبان کے پاس یہی گاڑیاں ہیں، ہمارے عوام کے لئے تو یہ بہتر ہے۔ سکولوں کے لئے، مریضوں کے لئے، روزگار کے لئے۔ اب وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ایک حقیقت ہے جس سے آپ آنکھیں چھپا رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں گاڑیاں موجود ہیں اور وہ کئی سالوں سے ہیں۔ اب عوام کا مطالبہ یہ ہے کہ اس پر آپ معقول ٹیکس رکھ دیں یہ استعمال شدہ گاڑیاں ہیں ان کو regularize کریں، باقاعدہ رجسٹریشن ہو جائے گی، ایک تو ریونیو ہوگا دوسرا عوام کے لئے سہولت بھی ہوگی اس کی جو penalty وغیرہ ہے آپ اس کو ختم کریں، بجائے اس کے کہ آپ دو نمبر کاروبار کو فروغ دے رہے ہیں۔ ہمارے بااثر لوگ یہ گاڑیاں لاتے ہیں اور پھر دو نمبر

کے کاغذات بناتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ملک میں جتنی بھی گاڑیاں ہیں یعنی ارکان کے پاس بھی ہیں اور دوسرے لوگوں کے پاس بھی ہیں یہ بڑی زیادتی ہے کہ ایک ایسا سلسلہ جس کو پورا ایوان دیکھ رہا ہے، قومی اور صوبائی اسمبلیاں دیکھ رہی ہیں، سینیٹ دیکھ رہا ہے لیکن ہم اس کے لئے قانون سازی نہیں کرسکتے ہیں تو ایک ایسا قانون اس کے لئے بنایا جائے اور ٹیکس اتنا معقول ہو کہ عوام دے بھی سکیں اور یہ لاکھوں کی تعداد میں موجود گاڑیاں regularize ہوسکیں۔

جناب چیئرمین، جی عمر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جو statement محترم سینیٹر صاحب نے دی ہے کہ کئی لوگ اس کو استعمال کر رہے ہیں that is not a fact, حکومت کی گاڑیاں استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ جہاں تک government functionaries اس بات کا تعلق ہے انہوں نے کہا ہے کہ حکومت کسی کو victimize کررہی ہے that is not a fact at all حکومت نے ایک پالیسی دی ہے recent trade policy بھی جو ہے اس میں پانچ سال سے پرانی گاڑیاں آپ نہیں لاسکتے ہیں۔ پانچ سال کے اندر اندر کی مدت کی جو گاڑیاں ہیں وہ جس طرح میں نے سکیم یہاں بتائی بھی ہے یہ option ہے کہ جو ڈیوٹی اس پر leviable ہے جو duty assess ہوتی ہے اس سے 30% زیادہ دے کر آپ اپنی گاڑی رجسٹرڈ کرادیں۔ کسٹم ڈیوٹی دے کر پاکستان میں آپ رجسٹرڈ کرائیں اور ہر جگہ آپ اس کو چلائیں۔ جہاں تک وہ یہ بات کر رہے ہیں کہ چاغی میں یا باقی جگہوں میں یہ گاڑیاں چل رہی ہیں اور وہاں پر کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس applicable نہیں ہے وہ بات درست کہہ رہے ہیں وہ تو میں نے پہلے ہی کہا ہے آپ Provincially Administered Tribal Areas میں چلے جائیں یا ان جگہوں پر جہاں پر custom duty applicable نہیں ہے وہاں پر یہ گاڑیاں چل رہی ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے that is a good question اور ان کو option دی گئی ہے کہ پانچ سال سے زیادہ کی گاڑیاں آپ اس وقت منگوا نہیں سکتے ہیں یا ہیں تو ان کی duty assess کرکے آپ اس سے اضافی رقم 30% دے کر آپ رجسٹرڈ کرالیں there is that option.

Mr. Chairman: Mr. Awan, you have the point of view

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Attention of the honourable Minister to the second part of answer (b) A number of 5227 vehicles where the break-up has been given, I will draw your attention there 2341 smuggled and 2886 involving violation of prescribed import procedures. The question is

کہ honourable Minister کیا یہ آپ break-up بتا سکتے ہیں کہ ان میں سے bulk import جو violation کے زمرے میں آتی ہیں 2886 گاڑیاں، ان میں bulk import والی کتنی ہیں اور individual importer کتنے ہیں؟

جناب عمر ایوب خان، جناب یہ information میرے پاس نہیں ہے کہ individual importer کتنے ہیں اور bulk importer کتنے ہیں؟ اگر معزز رکن کو تفصیل چاہیے تو میں بعد میں فراہم کروں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، حمید اللہ صاحب آپ کا اسی پر؟

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب ہمیں یہ سمجھ بالکل ہے کہ اس پر گورنمنٹ کی پالیسی ہے، اس کی penalty پر بھی ہے۔ اس میں ہمیں کوئی شک والی بات نہیں ہے۔ ہماری suggestion اس میں یہ تھی کہ یہ گاڑیاں بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اگر یہ revise کریں اس policy کو۔ ایک تو لوگوں کو liberty ملے گی، ان کے پاس actual custom duty دینے کے لیے نہیں ہے، اوپر سے آپ نے penalty 30% اس پر لگا دی ہے۔ میری request یہ تھی کہ revise کیا جائے، یہ دیکھ لیں اس کو۔ اگر ان کے لیے مناسب ہو تو definitely revenue میں بھی اضافہ ہو گا۔ اس کے علاوہ جب رجسٹرڈ ہو گی annual registeration fee حکومت کے لیے یہی چیزیں contribute کرتی ہیں۔ Revenue بڑھانے کے لیے یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ اگر striet policy پر ہم بیٹھے رہیں اور ان کو ہم کہیں کہ نہیں یہی penalty دو۔ ادھر وہ چل رہی ہے۔ ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ تکلیف گورنمنٹ کو ہے۔ Revenue ان کا

بڑھے گا۔ تو اس پالیسی کو revise کیا جائے اور reconsider کیا جائے اگر اس کو کر سکیں تو۔ اور suicide attempts میں یہی گاڑیاں use ہو رہی ہیں جناب۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ ان کو amnesty دینی چاہیے کہ penalty چھوڑو اور گاڑیاں register کرو تاکہ مسئلہ ختم ہو جائے۔

Mr. Chairman: That will encourage.

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, I respect the honourable Member's views but my own point of view is, sir, it is not feasible, the Government is not going to do it and the policy as stated as there.

جیسے register کرانی ہے' penalty دے کر assessable duty پر' وہ کرے' نہیں کرنی' ان کی مرضی۔ پکڑے جائیں گے پھر ان کو دینا پڑے گا۔ جہاں تک تعلق ہے جناب کہ ان کو وہاں پر duty دینے کے لیے رقم نہیں ہے تو وہ گاڑیاں کہاں سے آئی ہیں؟ مطلب یہ کہ جو گاڑی کی قیمت انہوں نے ادا کی ہے' وہاں پر تو آپ شام کو payment نہ دیں' دوسرا آپ کو اٹھا کر بند کر دے گا۔

(مداخلت)

جناب عمر ایوب خان، ان کے پاس کیسے نہیں ہیں پیسے۔ جناب وہ گاڑی کہاں سے آ رہی ہے؟ ظاہر بات ہے کہ ان کے پاس رقم ہے اس لئے custom duty pay کر کے اور penalty pay کر کے وہ لے لیں۔

Mr. Chairman: Question No. 31. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

31. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 19-05-2006 at 1.04 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, educational qualifications and place of domicile of the present Chairman and Members of the Federal Public Service Commission;

(b) the authority that makes these appointments;

(c) the criteria laid down for appointment against the said posts indicating. also the normal tenure?

Minister Incharge of the Establishment Division : (a) the names, educational qualification, place of domicile of the present Chairman and Members, FPSC are as in Annexure.

(b) The President of Pakistan.

(c) sub-section(4) of Section-3 of FPSC Ordinance, 1977 lays down the following criteria for the purpose:

"(a) half of the Members who shall be persons having held office in the service of Pakistan in basic pay scale-21 or above post:

Provided that no serving Government servant shall be appointed as a Member;

(b) at least one Member each from:—

(i) retired Judges of the Superior Judiciary;

(ii) retired officers not below the rank of Major-General or equivalent of the Armed Forces; and

(iii) women and the private sector possessing such qualifications and experience as the Federal Government may be rules prescribe."

According to Section-4(1) of FPSC Ordinance, 1977, a Member shall hold office for a term of three years or till he/she attains the age of 65 years whichever is earlier. However, a Member of the Commission who is retired Judge of Superior Judiciary shall hold office for term of three years within 5 years from the date of his retirement.

Annex

STATEMENT SHOWING NAME, QUALIFICATION, DOMICILE OF MEMBERS AND CHAIRMAN, FPSC.

S. No.	Name and Designation	Educational Qualification	Domicile
1.	Lt. General Shahid Hamid (Retd.) HI(M), Chairman, FPSC.	* M.Sc. (War Studies)	Punjab
2.	Dr. Mutawakkil Kazi, Member, FPSC.	* Ph. D. Economics	Sindh
3.	Saiyed Mohib Asad, Member, FPSC.	* M.A. Criminology * LL.B.	Punjab
4.	Lt. General (Retd.) Syed Abdul Ahad Najmi, Member, FPSC.	* M.Sc. * MBBS * FCPS (Honors) * FCBS (Honors)	Sindh
5.	Mr. Muhammad Aziz Khan, Member, FPSC.	* M.A. Political Science * LL.B.	NWFP
6.	Rear Admiral (Retd.) Muhammad Nashat Raffi HI (M), SI (M), Member, FPSC.	* M.Sc. Defence and Strategic Studies	Punjab

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا یہ سوال پوچھا تھا کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے موجودہ چیئرمین، ممبروں کے نام، تعلیمی اہلیت، ڈومیسائل بتا دیں۔ نمبر ۲ مذکورہ تقرریاں کس اتھارٹی نے کی ہیں۔ ان کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ یہ تقرریاں صدر پاکستان کرتے ہیں۔ لیکن نیچے انہوں نے دیا ہے کہ تین قسم کے لوگ اس میں لیے جائیں گے۔ کم از کم ایک گروہ کا تعلق اعلیٰ عدالتوں کے ریٹائرڈ ججوں سے ہو گا۔ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو۔ آرمڈ فورسز کے میجر جنرل اس کے مساوی درجے کا ریٹائرڈ افسر۔ نمبر ۳ خواتین اور نجی شعبہ جو اپنی تعلیمی

اہمیت وغیرہ۔ یہ تین جو انہوں نے تفصیل دی ہے اس میں تو ہمارے چھ ممبر ہیں۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے۔ اس میں تین تو ریٹائرڈ جنرل ہیں۔ جو آرمڈ فورسز کے۔ کم از کم اگر ایک نہیں تو دو۔ دو سے بڑھ کر تین لے آئے۔ اس میں ریٹائرڈ جج کوئی نہیں ہے۔ اچھا' اس میں خواتین کوئی نہیں ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اور نہ فاٹا کی کوئی نمائندگی ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین یہ بہت اہم ادارہ ہوتا ہے' اس میں examinations ہوتے ہیں اور وہاں صوبے سے' جو چھوٹے صوبے ہیں' اگر ان کی یہاں نمائندگی بھی نہ ہو' وہ کس طرح مطمئن ہوں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ نیازی صاحب کل بھی مہربان تھے۔ ان کی ایک خوبی ہے کہ وہ حقیقت کو مانتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ سرکار' حکومت ناراض ہوتی ہے یا خوش ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج بھی وہ فراخدلی کا مظاہرہ کر کے صدر پاکستان کو سفارش کریں کہ ایک فاٹا سے' ایک خاتون اور ایک بلوچستان سے لیا جائے جو ریٹائرڈ جج ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ آج بھی اپنی فراخدلی کا مظاہرہ کر کے ہمیں مایوس نہیں کریں گے' کیونکہ میں کل بھی بڑا خوش ہوا کہ وہ مہربان تھے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Dr. Sher Afgan Khan Niazi

Dr . Sher Afgan Khan Niazi (Minister for Parliamentary Affairs): Sir , in fact there are 12 members including Chairman Federal Public Service Commission If you see at annexure No 1, the only six including Chairman of Federal Public Service Commission are available at annexure A There are six yet to be appointed by the President and this case is with the High Court and there was some litigation out of which six are to be appointed now.

اب کیا ہو گا' کون کون سے صوبے سے لیں گے' کس طریقہ کار سے تو

may I read out the provision of the Constitution which does not signify

any provincial quota or the suggestion given by the honourable Senator. The Chairman of the Federal Public Service Commission, this is Article 242 and Clause 1 (A) is Chairman of the Public Service Commission constituted in relation to the affairs of the Federation shall be appointed by the President in his discretion.

یہ تو چیئرمین کی بات ہوگئی۔ اب اس میں مجلس شوریٰ

Parliament in relation to the affairs of the Federation and the Provincial Assembly of a Province in relation to the affairs of the Province may, by law provide for the establishment and constitution of the Public Servision Commission. Now, a Public Service Commission shall perform such functions as may be prescribed by law.

اب اس کے تحت یہ کوئی صورتحال نہیں ہے کہ

any quota has been prescribed that the representation of the provinces shall be done in such way. There is a criterion prescribed here that who will be the members of the Federal Public Service Commission. Judiciary سے بھی ہیں، ایک woman member shall be appointed and retired officers ہیں Armed Forces کے اور دوسری Civil Services سے بھی retired ہیں تو

I will also give a request to the Prime Minister to send it to the President if appointment is made and all three other federating units except one of the unit has been represented. Sindh, NWFP has also been given representation whereby FATA, AJK and Balochistan have been exempted from this list. I will definitely make a request that some of the members may be taken from these areas to give them representation in the Federal Public Service Commission.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں وزیر محترم سے پوچھنا چاہوں گا کہ جہاں تک چیئرمین کا تعلق ہے وہ تو President کی discretion ہے لیکن باقی تمام ممبران جو ہیں وہ ذمہ داری ہم نے وزیر اعظم کو سونپی ہے۔ لیکن اس میں اس کی وضاحت نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بڑا serious معاملہ ہے کہ retired judiciary سے کوئی بھی نہیں ہے الا یہ کہ جن حضرات کے نام آپ نے دیے ان میں کوئی retired ہو تو اس کی معلومات آپ ہمیں دیں اس لیے کہ یہ obligatory ہے کہ کم از کم ایک وہاں سے ہونا چاہیے جبکہ Armed Forces un-necessarily over represented ہیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I explain it. The total members are 12 including the Chairman. Here on the list are only six, rest of the six are to be appointed on the advice of the Prime Minister to the President and they will be appointed very soon accordingly as prescribed in supplement.

Mr. Chairman: Dr. Abdul Malik.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب چیئرمین! میں آپ کا اور وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ جہاں کہیں وہ Clause جو آمروں کو protect کرتی ہے تو فوراً وہ اس کا سہارا لے کر ہمیں خاموش کرا دیتے ہیں لیکن جو Clause عوام کے لیے ہے اس کو وہ کبھی یاد نہیں کرتے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا فیڈرل پبلک سروس کمیشن جیسے intellectual ادارے میں بھی تین جرنیلوں کی ضرورت ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ کیا آپ بلوچستان کو وغیرہ وغیرہ کی طرح treat کر رہے ہیں کہ جی میں کوشش کروں گا کہ ایسا ادارہ جس میں overall تمام bureaucracy centralize ہوتی ہے اور وہاں ایک صوبہ جو more than 45% اس ملک کا حصہ ہے اس کو آپ پوچھتے نہیں اور آپ اس کو سطحی طور پر لے رہے ہیں۔ جب بلوچستان کی باری آتی ہے تو آئین کی وہ clause دیکھتے ہیں لیکن جو quota system ہے اس کو آپ نہیں دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! معزز رکن اگر یہ دیکھ لیتے کہ

The Ordinances which are acclaimed promulgated in 1977 and the Rule was made there under in 1973. So, accordingly

میں ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں کہ

10% quota from Armed Forces were inducted by Shaheed Bhutto under 1973 Constitution , and thereby these three officers which are from Armed Forces who have been inducted in Federal Public Service Commission accordingly out of that very thinking.

کسی جنرل نے یہ بات نہیں کی ہے

the civil ruler who inducted all these military officers and gave chance to the retired Generals , it was Mr. Shaheed Bhutto who gave this sole idea and now the question is that 6 of the members are to be inducted on the advice of the Prime Minister in the set up as they are 12 in number to be the full Federal Service Commission. Thereby I will send a request to the Prime Minister

کہ

this is the list where the Army has been accommodated, judicial officer or the Judge of the Supreme Court or High Court is missing and other people who should be from Civil Services, retired officers should be inducted so that the proportion should be correct and people should not feel heart burning that the one sect of services have been obliged, they should be equally obliged and given chance.

جناب چیئرمین، جی رضا محمد رضا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! پہلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ انہوں نے factually incorrect statement دی ہے۔ جناب! جو retired فوجیوں کا quota تھا جو as Majors and Colonels retire ہوتے ہیں تاکہ ان کو induct کیا جائے کیوں کہ ان کی age کا ایک حصہ رہ جاتا ہے۔ یہ quota کسی جرنیل کے لیے نہیں تھا۔ یہ ڈاکٹر مالک صاحب کا ایک pertinent سوال ہے۔

جناب چیئرمین، لیکن کوئی پابندی بھی نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! بالکل پابندی ہے۔ جناب! یہ 5% کا quota اس لیے تھا کہ ایک آدمی اپنی term attain کر کے retired ہو جاتا ہے اس کے بعد اس کو کیسے quota دیا جا سکتا ہے کہ وہ ادھر فوج میں بھی enjoy کرے اور پھر civil service میں بھی quota لے۔ ڈاکٹر صاحب کا ایک pertinent سوال ہے کہ Federal Public Service Commission جیسے ادارے میں ان چھ ممبران میں سے تین جرنیلوں کی کیا ضرورت ہے؟ جناب! معذرت کے ساتھ وہ ان کی qualifications تو لے کر آئیں۔ ان کی qualifications یہ ہوتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک زمانے میں تصور یہ ہوتا تھا کہ جو سب سے نالائق شاگرد ہوتے تھے، جو نالائق students ہوتے تھے وہ فوج میں جاتے تھے تو آپ نے 6 posts میں سے تین کو وہاں سے اٹھا کر جرنیلوں کے حوالے کر دیا ہے۔ بھٹو صاحب کے 5% کے quota کو بڑھا کر انہوں نے 10% کیا اور وہ صرف ان لوگوں کے لیے تھا جو retired بھی تھے اور ان کے پاس age تھی۔ یہ تو سب 60 سال کے ہو چکے ہیں۔ 60 سال کے بعد ان کو retire کیا گیا اور آپ ان کو civil services میں لے آتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! مجھے ایک بات کہنی پڑ گئی ہے

who was Izen Hover? Who had been the President of America, the biggest super power? He may be elected. He was a General. Who was Atta Turk? Who was General Digal? He said that Generals are not capable. Who was Atta Turk who became the founder father of Turkey, modern

Turkey? Who was Digal? He was General Digal, who was the General of Armed Forces and he became the President of France for two, three times. For God's sake he should look into the qualification. He is just going to throw the mud who was the Foreign Minister of United States of America. Mr. Powel. He was the Cheif of the Army Staff. What he talks about.

(Interruption)

Mr. Chariman: I think it is the end of the Question Hour, the remaining answers shall be taken as read.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اس کا جواب دینے کے لئے مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ یہ کیوں خوشامد کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Question Hour is over. We will go on to the leave applications.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، دس منٹ اوپر ہوگئے ہیں۔ دس منٹ اوپر ہوگئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں کیا کروں جو Rules ہیں وہ تو میں تبدیل نہیں کر سکتا آپ Rules بدل دیں۔ Question Hour is over. تشریف رکھیں۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Prof. Khurshid has the floor. I will request, your honourable colleague, senior colleague have the floor.

تشریف رکھیں، جی پروفیسر صاحب point of order procedure کے بارے میں ہے یا کیا ہے؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اسی کے بارے میں ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں

اس بحث میں نہیں پڑ رہا اور آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ سوال نمبر 37 میرا تھا وہاں بھی مسئلہ وہی ہے کہ سوال کا جواب پوری طرح نہیں آیا۔ بجائے اس کے کہ اسے آپ as read تصور کریں۔ جس طرح پہلے سوال کو آپ نے کیا ہے۔ اسے بھی pending کر دیں تاکہ جب تک صحیح اور پوری معلومات آجائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کونسا سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اس وقت میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ آگے بھی ایک سوال ہے جس کا جواب پورا نہیں آیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کون سا؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، 37 سوال کا جواب مانگا تھا وہ پورا نہیں آیا ہے تو اس کو بھی defer کریں تاکہ یہ صحیح جواب دیں۔

Mr. Chairman: You want to defer.

(مداخلت)

32-A. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 19-05-06 at 1.04 p. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to write off the amount of House Building Advance (HBA), GP Fund Advance, Motorcycle Advance and Car Advance outstanding against government employees belonging to Azad Kashmir and other earthquake affected areas of the country, if so, its details?

Mr. Omar Ayub Khan: Yes, a proposal for the waiver of House Building and Motorcycle Advances outstanding against employees of Federal Government is under consideration of the Government.

[The Questions hour is being over the remaining questions and their replies will be placed on the table of the House]

33. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 19-05-06 at 1.18 p. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that the Government recently announced to write off agricultural loans of the persons belonging to Kalat and Zhob, Balochistan, if so, its details?

Mr. Omar Ayub Khan: Yes. The President of Pakistan during his visit of Kalat & Zhob Districts announced relief package for remission of loans upto Rs. 500,000/- which has been implemented by ZTBL. Copies of circulars issued by ZTBL in compliance of above directives are enclosed.

(i) For Kalat District *vide* circular No. RD/03/2005 dated 14-11-2005 (Annex-I).

(ii) For Zhob District *vide* circular No. RD/02/2006 dated 30-5-2006 (Annex-II).

Annex-I

ZARAI TARAQIATI BANK LIMITED
Head Office, 1-Faisal Avenue P.O. Box 1400 Islamabad

RECOVERY DIVISION
RECOVERY POLICY & DEBT CLASSIFICATION DEPARTMENT

Circular No. RD/03/2005 Dated: 14-11-2005

The Regional Manager,
Zarai Taraqiati Bank Limited,
KHUZDAR.

Subject:—RECOVERY RELIEF PACKAGE-2005 ANNOUNCED BY THE PRESIDENT OF PAKISTAN FOR KALAT DISTRICT

In order to implement the PM Directive No. 3 *vide* No. (Annou) B-II/ PAW/05 dated 20-06-2005, with reference to relief measures announced by the President of Pakistan on 01-04-2005 a relief of writ-off/remission of outstanding amount to the borrowers of ZTBL in Kalat District, who availed loans upto Rs. 500,000/- as of 31-12-2004, has been approved by Bank's Board of Directors.

Following terms and conditions shall be observed while implementing the relief package:

1. Recovery Relief Package 2005 will be admissible to all the borrowers/ group of borrowers in joint loan cases in Kalat Distt. only, who have availed loan upto Rs. 500,000/- in all loan cases disbursed upto 31-12-2004 and are still alive.

2. The settlement process is to be completed/finalized by 31-12-2005 under initmation to the borrowers.

3. No relief is admissible in loan accounts closed prior to issuance of this circular.

4 No refund is admissible in any case.

5. Borrowers with litigation cases against the bank are also eligible for the facility subject to withdrawal of their cases from the courts.

6. The bank will also withdraw the cases from the court against the eligible borrowers to allow the facility.

7. While closing the accounts, following G.L. Heads will be booked for write-off/remission amount with transaction code mentioned against each:—

   (i) Relief amount G.L. Head 6365 Debit

   (ii) Loan case No. & G.L. Head with transaction code 20 Credit.

8. All cases in Doubtful Loan Ledger (DLL) are also admissible for settlement under Recovery Relief Package-2005.

(MUHAMMAD TASNEEM)
Executive Director (Rec.)

Copy forwarded to:

1. SA/PS to the President, ZTBL, Head Office, Islamabad.
2. All SMT Members/Divisional, Heads/Departmental Heads, ZTBL, Head Office, Islamabad.
3. Director, Audit, ZTBL, Quetta.
4. Director Staff College, ZTBL, Islamabad/Karachi.
5. File No. RP&DCD/RP/1(22)/2005.

14/11/05

(MUHAMMAD LATIF SHAD)
Director (RP&DCD)

Annex-II

ZARAI TARAQIATI BANK LIMITED
Head Office, Islamabad

RECOVERY DIVISION

Circular No. RD/2/2006/5030 Dated: 30-05-2006

The Zonal Chief,
Zarai Taraqiati Bank of Pakistan,
QUETTA.

Subject:—RELIEF PACKAGE-2005 ANNOUNCED BY THE PRESIDENT OF PAKISTAN FOR ZOHB DISTRICT ON 3RD APRIL, 2005.

In order to implement the President's Directive conveyed *vide* Prime Minister's Secretariat letter No. F. 3 (Anno) PR/G-1/PAW/05 dated 14-04-2006, regarding Remission/Write off of Loans upto Rs. 5,00,000/- as of 31-12-2004 in Zhob Disrtrict, following Recovery Relief Package has been approved by the Board of Directors of the Bank with the following terms and conditions which shall be observed while implementing the Relief Package:—

1. President's Recovery Relief Package 2005 will be admissible to all the borrowers/group of borrowers in joint loan cases in Zohb Distt. only, who have availed loan upto Rs. 500,000/- in all loan cases disbursed upto 31-12-2004 and are still alive.

2. The settlement process is to be completed/finalized by 30-6-2006 under intimation to the borrowers.

3. No relief is admissible in loan accounts closed prior to issuance of this circular.

4 No refund is admissible in any case.

5. Borrowers with litigation cases against the bank are also eligible for facility subject to withdrawal of their cases from the courts.

6. The bank will also withdraw the cases from the court against the eligible borrowers to allow the facility.

7. While closing the accounts, following G.L. Heads will be booked for write-off/remission amount with transaction code mentioned against each:—

   (i) Relief amount G.L. Head 6368 Debit

   (ii) Loan case No. & G.L. Head with transaction code 20 Credit.

(MUHAMMAD TASNEEM)
Executive Director (Rec.)

Copy to:

1. PSO/PS to the President, ZTBL, HQ, Islamabad.
2. All Members of Senior Management Team, ZTBL, HQ, Islamabad.
3. All Divisional/Departmental Heads ZTBL, HQ, Islamabad.
4. Audit Zone/Incharge of Unit in the Field.
5. File No. RP&DC/RP/1(22)/2006.

36. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 19-05-06 at 1.25 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of working women hostels in Islamabad and Rawalpindi;

(b) the number of working women whose applications for accommodation in those hostels are pending at present; and

(c) the time by which more hostels will be constructed in Islamabad and Rawalpindi for working women?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) 03

(b) 58

(c) Staff Welfare Organization has planned to construct an additional Block (52 rooms) in the existing hostel. It may take 2 to 4 years for completion subject to approval by the competent forum.

Another Hostel with a planned capacity of 100 Women is being built by an NGO (Business and Profesional Women Association, Islamabad) at Rawal Town, Islamabad.

37. **Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 23-05-06 at 10.40 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the amount received by the Government in foreign and Pakistani currency, separately, through privatization of public units and institutions etc. during the last five years with year-wise breakup;

(b) the amount in Pakistani and foreign currency utilized out of the said amount for debt retirement with year-wise break up indicating also the details of debts so retired; and

(c) the amount allocated for poverty alleviation projects out of the said proceeds indicating also the amount utilized out of the same so far and the names of projects on which it was spent?

Mr. Omar Ayub Khan:

DEBT RETIREMENT

(a) The amount received through privatization is as follows:—

(Rs. In Billion)

Year	Privatizaton Receipts transferred to Govt.
2001-02	8.35
2002-03	11.33
2003-04	11.21
2004-05	28.33
2005-06 April, 06	89.83
Total:	**149.05**

(b) Total amount received through Privatization proceeds is used to retire the debt (90%) or to meet poverty alleviation expenditure (10%) as per requirement of the Privatization Commission Ordinancxe 2000. Debt retired is far in excess of privatization proceeds. Year-wise debt paid is given below:

Year	Debt Paid (Rs. in Billion)
2001-02	1912.042
2002-03	1239.468
2003-04	1055.178
2004-05	2047.062
2005-06 Upto April, 06	1196.914

PRO-POOR EXPENDITURE

(c) An amount of Rs. 1402 billion has been spent on pro-poor social sector and poverty related expenditures since 1999-2000. Year-wise breakup is at Annex-I. Sectoral breakup for last two financial years 2003-04 and 2004-05 is at Annex-II. As funds are fungible there are no specific projects that can be identified. 10% of privatization proceeds are used to fund pro-poor expenditure overall.

Annexure-I

SOCIAL SECTOR AND POVERTY RELATED EXPENDITURES

(Rs. In million)

S. No.	Years	BUDGETARY	Non Budgetary*
1	1999-00	114,358	**879
2	2000-01	110,305	***13,600
3	2001-02	167,280	7,750
4	2002-03	208,840	14,286
5	2003-04	260,723	12,912
6	2004-05	316,243	9,264
7	2005-06(Q-2)	166,055	
Total:-		**1,343,804**	**58,691**
Grand Total		**1,402,495**	

*Non-Budgetary expenditures include, Zakat, EOBI and Micro credit
**EOBI only
*** Zakat and EOBI only.

Annex-II

PRSP Expenditures (Rs. In Billions)

Sectors	FY 04-05	FY 03-04
Roads, Highways, Bridges	35.18	22.746
Water Supply & Sanitation	6.53	5.79
Education	116.87	97.69
Health	31.42	27.009
Population Planning	4.57	4.68
Social Security & Welfare	2.03	4.14
Natural calamities	.92	0.53
Irrigation	37.87	22.50
Land Reclamation	2.1	2.01
Rural Development	15.36	18.60
Food Subsidies	5.35	8.51
Law and Order	47.41	39.37
Justice	3.11	2.44
Low Cost Housing	0.318	0.

Village Electrification	4.35	1.422
Food Support Program	2.70	2.80
Tawana Pakistan	.78	.590
Total	316.24	260.878

38. **Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 24-05-06 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the names, date of apointment, nature of appointment and date of retirement of the Chairman, Member Customs, Member Sales Tax, Member Income Tax, Member (FATE), Member (FRS), Member (Legal), Member (Administration), Member (HR), Member (Audit), Member (Exports), D.G. (Custom Intelligence), D.G. (Audit and Inspection), D.G. (Training) and D.G. (LTUS) working in the Central Board of Revenue indicating also the salary, allowances and othe fringe benefits admissible to them; and

(b) the names of the said incumbents who are appointed on contract basis indicating also the date of their appointment on contract basis and the date of expiry of contract in each case?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The requisite informaiton placed at Annex-A.

(b) The requisite information placed at Annex-B.

Annex"A"

STATEMENT SHOWING NAMES DATE OF APPOINTMENT, NATURE OF APPOINTMENT, DATE OF RETIREMENT INDICATING SALARY ALLOWANCE ETC OF OFFICERS EQUAL TO BS-21 AND BS-22.

S.#.	Name & Designation	Date of present posting	Nature of Appointment	Date of Retirement	Salary	Allowances	Other benefits admissible to them.
1.	Mr. M. Abdullah Yusuf, (SG/BS-22), Secretary, Revenue Division/Chairman, CBR	10-03-2004	Regular	15-03-2008	Rs.40,215/-	Rs.17,236/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
2.	Mr. Shahid Rahim Sheikh (CEG/BS-20), Member (Customs/Exports), CBR	28-07-2005	Regular	01-05-2013	Rs.32,245/-	Rs.15,032/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
3.	Mr. Shahid Ahmad (CEG/BS-21), Member (Sales Tax), CBR	18-08-2003	Regular	03-09-2010	Rs.33,510/-	Rs.15,536/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
4.	Mr. Salman Nabi (SG/BS-21), Member (Direct Taxes), CBR	24-06-2004	Regular	28-03-2008	Rs.34,740/-	Rs.15,858/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

5.	Mr. Mumtaz Ahmad, Member (Legal), CBR	25-12-2005	Regular	16-11-2006	Rs.34,740/-	Rs.15,858/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
6.	Mr. Usman Khalid Mirza (ITG/BS-21), Director General, Inspection and Internal Audit (DT), Islamabad.	26-01-2005	Regular	07.02.2009	Rs.35,740/-	Rs.14,853/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
7	Mr. Javed Kazi (CEG/BS-20), Director General, Inspection and Internal Audit (Customs, ST & FE), Islamabad. (look after the work).	19-05-2006	To look after the work.	01-05-2011	Rs.32,245/-	Rs.14,532/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
8.	Mr. Muhammad Munir Qureshi (ITG/BS-21) Director General, Training and Research (Direct Taxes), Islamabad.	05-04-2006	Regular	16-07-2007	Rs.36,970/-	Rs.20,377/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
9.	Mr. Mahmood Alam, (CEG/BS-21) Director General, Training and Research (Customs, ST&FE), Islamabad.	01-04-2006	Regular	20-11-2012	Rs.35,740/-	Rs.28,295/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

10.	Malik Bashir Ahmad (ITG/BS-20), Director General, LTU, Karachi (OPS).	01-08-2005	To look after the work.	04-04-2009	Rs.32245/-	Rs.15032+ Rs.32245 as Internal Job Posting (IJP)	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
11.	Mr.Umar Farooq, (CEG/BS-21), Director General, LTU, Lahore.	05-10-2005	Regular	04-01-2013	Rs.34740/-	Rs.50256/-	Car = 1 with fuel Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

ANNEX-B

STATEMENT SHOWING NAMES, DATE OF PRESENT POSTING, NATURE OF APPOINTMENT, DATE OF EXPIRY OF CONRACT INDICATING SALARY ALLOWANCE ETC OF OFFICERS APPOINTED ON CONRACT BASIS.

S.#.	Name & Designation	Date of present posting	Nature of Appointment	Date of expiry of contract	Salary	Allowances	Other benefits admissible to them.
1.	Mr. Habib Fakhruddin, Member (FATE), CBR	01-03-2002	Contract	28-02-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
2.	Dr. Ather Maqsood Ahmad, Member (FR&S), CBR.	07-03-2002	Contract	06-03-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
3.	Mr. Mohammad Talha, Member (HRM), CBR	01-11-2005	Contract	31-10-2007	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
4.	Mr. Abdur Razzaq, Member (Audit), CBR	02-05-2006	Contract	01-05-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
5.	Maj. General (R) Syed Usman Shah, Director General, Intelligence and Investigation (Customs & Excise), Islamabad.	31-10-2002	Contract	31-10-2006	Rs.34,740/-	Rs.11,819/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
6.	Maj. Gen ® Muhammad Yasin, HI(M), Member (Admn), CBR	26-04-2006	Contract	25-04-2008	Salary of BS-21	Allowances admissible to BS-21 officers.	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.

116. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 16-06-06 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the number of house building loans sanctioned by the House Building Finance Corporation during the last two years with year-wise and province-wise break-up?

Mr. Omar Ayub Khan: Number of house building loans sanctioned and disbursed during the year 2004 and 2005 are 13,726. The province-wise and year wise break-up of the loans sanctioned/disbursed during the years 2004 and 2005 are enclosed at Annex-A.

Appendix-A

HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION
NUMBER OF LOANS SANCTIONCED & DISBURSED
DURING THE YEAR 2004 & 2005

S/NO	YEAR	PROVINCES					TOTAL ACCOUNTS
		SIND	BALOCHISTAN	PUNJAB	NWFP INCLUDING MUZZAFFARABAD, AJK	ISLAMABAD & AJK EXCLUDING MUZZAFARABAD	
1	2004	3621	55	3241	386	319	7,622
2	2005	3028	35	2549	297	195	6,104

117. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** *(Notice received on 16-06-2006 at 12:25 p.m.)*

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the number of defaulters of House Building Finance Corporation at present;

(b) the steps being taken by the Government to recover loans from those defaulters; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to write off house building loans outstanding against widows, if so, when?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The total number of defaulters of House Building Finance Corporation as of December 31, 2004 are 111,881.

(b) HBFC has adopted an aggressive recovery drive to recover the stuck-up loans. HBFC have taken the following steps in this regard;

(i) Established two new Divisions namely Recovery Division and Special Assets Management (SAM) Division headed by senior executives of the Corporation, 'Recovery Division' is responsible to recover the loans from regular accounts while SAM Division is responsible to recover from Non-performing /Stuck-up loans.

(ii) HBFC Management has declared the Year 2006 and 2007 as the 'Years of Recoveries'.

(iii) Adopted all possible alternatives for recovery through ;

(a) Recovery against stuck-up loans mainly through two ways;

(i) Under Relief Package-2005 announced in the Budget Speech 2005-2006.

(ii) Through legal course of action by enforcing the Recovery Ordinance 2001.

(b) Continuous monitoring/follow-ups of the implementation of work-able action plan by the Zones/District Offices.

(c) Vigorous efforts by the recovery staff by way of personal contacts.

(c) No. There is no proposal under consideration to write-off house building loans outstanding against widows.

118. **Mr. Muhammad Talha Mahmood:** *(Notice received on 16-06-2006 at 12:25 p.m.)*

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of profit being paid on various National Saving schemes?

Mr. Omar Ayub Khan: The detail of rates of profit being paid on various National Savings schemes *w.e.f. 05-06-2006 is as under:—*

Name of Schemes	Rates of Profit
Defence Savings Schemes	10.00% p.a. (compound)
Special Savings Certificates/Accounts	9.00% p.a. (for first 2-1/2 Yrs)
	10.00% p.a. (for last six months)
Regular Income Certificates	9.24% p.a.
Saving Accounts	6.00% p.a.
Pensioner's Benefit Accounts	11.52% p.a.
Bahbood Savings Certificates	11.52% p.a.

120. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 16-06-06 at 12.26 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the figures of export and import of the country in dolar from July, 2005 to April, 2006 against the estimated figures for that period?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Figures of export and import from July, 2005 to April, 2006 are given below:

	July-April, 2005-2006
Exports	US$ 13.5 billion
Imports	US$ 23.0 billion

This Ministry does not compile month-wise estimated figures.

121. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** *(Notice received on 16-06-2006 at 12:27 p.m.)*

Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Population Welfare with category-wise break-up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break-up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?

Ch. Shahbaz Hussain: (a) The overall allocation for Population Welfare Programme during the Financial year 2005-06 was Rs.4,473.848 million in respect of Development Budget and Rs.158.726 million in respect of Non-Development Budget.

(b) The funds released to the Ministry during FY 2005-06 out of the said allocation for Development Budget were Rs.4,471.288 million, whereas for Non-Development budget were Rs.158.726 million.

(c) The amount utilized by the Ministry during FY 2005-06 is Rs.3,021.590 million in respect of Development funds allocation and Rs.138.212 million in respect of Non-Development funds which comes to around 68% and 88% respectively.

(d) In the mid year review meeting held in P&D Division, wherein the representatives of Finance Division were also present, it was decided that an amount of Rs.892.664 million may be surrendered, in view of devastating earth quake in AJK and NWFP and time involved in the recruitment process in Provinces. Accordingly the Ministry surrendered Rs.892.664 million and Rs.16.362 million from Development and Non-Development Budget respectively.

122. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** *(Notice received on 16-06-2006 at 12:27 p.m.)*

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Commerce with category-wise break-up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break-up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non-utilization of the funds?

Mr. Humayun Akhtar Khan:

(a)

Non Developmental, Budget 2005-006	
Sanctioned Budget	Rs. 90,140,000
Additional Re-appropriation	Rs. 1,365,000
Total	Rs. 91.505,000

The category-wise break up is at Annex-I.

(b) Non-developmental funds of Rs. 91,505,000 were released during 2005-2006.

(c) An amount of Rs.95,071,524 was released for utilization on non-developmental purposes against an allocation of Rs. 91,505.00 in 2005-2006. The excess amount of Rs. 3,566,524 (3.89%) is due to insufficient budget for pay/ allowances. The category-wise break is at Annex-II.

(d) No amount was surrendered by the Ministry of Commerce under the non-developmental funds in the financial year 2005-2006.

Annex-I

The allocations for non-development sanctioned Budget 2005-2006 in respect of Ministry of Commerce with category-wise break-up.

CODE	CLASSIFICATION	Sanctioned Budget Grant 2005-2006 plus Re-appropriation & addl. Re-approp. for 2005-2006
1	2	3
A-01	**Employees Related Expenses**	**47,391,000**
A-011	Total-Pay	32,165,000
A-011-1	Pay of Officers	14,828,000
A-011-2	Pay of Other Staff	17,337,000
A-012-1	Total Regular Allowances	12,671,000
A-012-2	Other Allowances Exl. T.A.	2,555,000
A-01271	Overtime Allowance	216,000
A-01272	Night Duty Allowance	10,000
A01273	Honoraria	1,001,000
A-01274	Medical Charges	876,000
A-01277	Contingent Paid Staff	452,000
A-01278	Leave Salary	-
A-01290	Governor House Allowance	
A-012AE	Intergrated Allowance	
A-03	**Operating Expenses**	**41,806,000**
A-03201	Postage & Telegrams	90,000
A-03202	Telephone & Trunk call	7,464,000
A-03203	Telex, Teleprinter & Fax	
A-03204	Electronic Communication	
A-03205	Courier & Pilot Services	

1	2	3
A-032	Communications:	7,664,000
A-03301	Gas	-
A-03302	Water	16,000
A-03303	Electricity	370,000
A-03304	Hot & Cold water charges	-
A-033	Utilities	386,000
A-03402	Rent of Office Buildings	480,000
A-03403	Rent for Residential Buildings	3,000,000
A-03407	Rates & Taxes	10,000
A-034	Occupancy Costs	3,490,000
A-03603	Registration	-
A-036	Motor Vehicles	-
A-03805	Travelling Allowance	3,000,000
A-03806	Transportation of Goods	17,000
A-03807	P.O.L Charges	1,820,000
A-03808	Conveyance Charges	865,000
A-038	Travel & Transportation	5,702,000
A-03901	Stationery	1,982,000
A-03902	Printing & Publication	780,000
A-03903	Conference, Seminars	-
A-03905	Newspaper,Periodicals & Books	430,000
A-03906	Uniforms & Protective Clothes	25,000
A-03907	Advertisement & Pub	125,000
A-03912	Delegation Abroad	4,500,000
A-03913	Contribution and Sub	15,962,000
A-03915	Payment to Govt.Deptts	30,000
A-03970	Other (Expenditure N.E.S.)	730,000

A-039	General	24.564,000
A-05120	**Others**	-
A-06301	Entertainment & Gifts	750,000
A-06	**Transfers**	**750,000**
A-09201	Computer Equipments	100,000
A-09601	Plant & Machinery	190,000
A-09701	Furniture & Fixture	50,000
A-09	**Purchase of Physical Assets**	**340,000**
A-13001	Transport	625,000
A-13101	Machinery & Equipment	355,000
A-13201	Furniture & Fixture	78,000
A-13301	Office Buiding	10,000
A-137	Computer Equipments	150,000
A-13701	Hadward	100,000
A-13702	Software	50,000
A-3703	I.T. Equipments	-
A-13	**Repairs & Maintenance**	**1,218,000**
	Grand Total:-	**91,505,000**

Annex-II

The amount utilized by the Ministry during the financial year 2005-2006 out of fund released in respect of Ministry of Commerce with category-wise break-up.

CODE	CLASSIFICATION	Fund released category-wise break up. 2005-2006	Fund Utilized by the Ministry of Commerce category-wise break up for 2005-2006
1	2	3	4
A-01	**Employees Related Expenses**	**47,391,000**	**51,363,048**
A-011	Total-Pay	32,165,000	32,051,114

A-011-1	Pay of Officers	14,828,000	14,873,608
A-011-2	Pay of Other Staff	17,337,000	17,177,506
A-012-1	Total Regular Allowances	12,671,000	16,822,374
A-012-2	Other Allowances Exl. T.A.	2,555,000	2,489,560
A-01271	Overtime Allowance	216,000	189,300
A-01272	Night Duty Allowance	10,000	1,440
A01273	Honoraria	1,001,000	994,380
A-01274	Medical Charges	876,000	888,532
A-01277	Contingent Paid Staff	452,000	412,908
A-01278	Leave Salary	-	-
A-01290	Governor House Allowance		
A-012AE	Intergrated Allowance	-	-
A-03	**Operating Expenses**	**41,806,000**	**41,615,342**
A-03201	Postage & Telegrams	90,000	90,000
A-03202	Telephone & Trunk call	7,464,000	7,402,145
A-03203	Telex, Teleprinter & Fax	-	-
A-03204	Electronic Communication	-	-
A-03205	Courier & Pilot Services	110,000	109,374
A-032	Communications	7,664,000	7,601,519
A-03301	Gas	-	-
A-03302	Water	16,000	15,256
A-03303	Electricity	370,000	368,536
A-03304	Hot & Cold water charges	-	-
A-033	Utilities	386,000	383,792
A-03402	Rent of Office Buildings	480,000	480,000
A-03403	Rent for Residential Buildings	3,000,000	2,925,556
A-03407	Rates & Taxes	10,000	8,270
A-034	Occupancy Costs	3,490,000	3,413,826
A-03603	Registration	-	-
A-036	Motor Vehicles		-

1	2	3	4
A-03805	Travelling Allowance	3,000,000	2,996,914
A-03806	Transportation of Goods	17,000	16,025
A-03807	P.O.L Charges	1,820,000	1,816,472
A-03808	Conveyance Charges	865,000	865,000
A-038	Travel & Transportation	5,702,000	5,694,411
A-03901	Stationery	1,982,000	1,959,607
A-03902	Printing & Publication	780,000	756,970
A-03903	Conference, Seminars	-	-
A-03905	Newspaper,Periodicals & Books	430,000	430,000
A-03906	Uniforms & Protective Clothes	25,000	14,559
A-03907	Advertisement & Pub	125,000	102,636
A-03912	Delegation Abroad	4,500,000	4,544,026
A-03913	Contribution and Sub	15,962,000	15,962,000
A-03915	Payment to Govt.Deptts	30,000	29,500
A-03970	Other (Expenditure N.E.S.)	730,000	722,496
A-039	General	24,564,000	24,521,794
A-05120	**Others**	-	-
A-06301	Entertainment & Gifts	750,000	749,914
A-06	**Transfers**	**750,000**	**749,914**
A-09201	Computer Equipments	100,000	43,825
A-09601	Plant & Machinery	190,000	178,107
A-09701	Furniture & Fixture	50,000	45,349
A-09	**Purchase of Physical Assets**	**340,000**	**267,281**
A-13001	Transport	625,000	597,433
A-13101	Machinery & Equipment	355,000	306,991
A-13201	Furniture & Fixture	78,000	73,215
A-13301	Office Buiding	10,000	-
A-137	Computer Equipments	150,000	98,300

1	2	3	4
A-13701	Hadward	100,000	98,300
A-13702	Software	50,000	-
A-3703	I.T. Equipments	-	-
A-13	**Repairs & Maintenance**	**1,218,000**	**1,075,939**
	Total Provision (Gross)	**91,505,000**	**95,071,524**

123. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** *(Notice received on 16-06-2006 at 12:23 p.m.)*

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) whether it is a fact that globally the extreme poverty is measured on the basis of US Dollar 1 per day while in Pakistan it was measured on the basis of Rs.878.64 per month in 2004-05, if so, the reasons for changing that criteria; and

(b) the criteria adopted for measuring the extreme poverty in the country during 2005-06 and the criteria proposed to be adopted for future?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Internationally, the two most widely used criteria for measuring extreme or absolute poverty are the US Dollar a day basis and on the basis of national poverty line.

The World Bank uses dollar a day criteria to measure poverty in member states. This method provides comparability in the member countries and it is easy to track poverty across all the countries. The sole objective of this criteria is to track poverty in the member countries using one criteria.

Individual countries have their own criteria to measure poverty on the basis of national poverty line. The national poverty line differs naturally from country to country. For example, some countries use 2500 calories, others used 2400 calories or 2350 calories or 2250 calories or 2150 calories or 2050 calories etc. However, whatever calorie level is selected for any country, they maintain the same calorie level to measure poverty. It is absolutely important to maintain consistency. If we change methodology or calorie level poverty estimates will not be comparable.

It is for this reason that Pakistan has maintained consistency in methodology and calorie levels. The poverty line in Pakistan is based on 2350 calories per adult, equivalent per day. In 2001, the poverty line was Rs.723.4 per adult equivalent per

month *i.e.* this much amount was needed for one person to finance 2350 calories per day. In 2004-05 poverty line rose to Rs.878.64 per adult equivalent per month. In other words the poverty line of 2001 was adjusted upward on the basis of rate of inflation during the four intervening years.

(b) The official poverty line of Rs.878.64 per adult equivalent per month computed for Pakistan for the year 2004-05, is based on a rigorous methodology employing the basic needs approach, as discussed above, which takes into account the consumption of a minimum food intake of 2350 calories per adult equivalent per day along with a floor on non-food requirements. This methodology for calculating poverty for Pakistan has been in use since 1998-99 and will continue to be used for computing the level of extreme poverty in the future as well so that poverty trends over the years are consistent and directly comparable with each other.

124. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-06 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Statistics be pelased to state the retail prices of bricks per 1000, cement per bag, steel iron per ton, GI water pipes, wood per sq. ft. and copper Wires as on 30th June 1996, 1998, 2000, 2002, 2004 and 2006?

Reply not received.

125. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12:28 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the "Division of Responsibilities" between federal Ministers and Ministers of State where there are more than one Ministers in a Ministry?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Division of responsibilities between Federal Ministers and Ministers of State is as under:—

Rule 3(4) of the Rules of Business envisages that a Minister may be assigned one or more Divisions as specified in Schedule-I thereof. Rule 5(8) prescribes that the business of a Division is to be ordinarily disposed of by or under authority of Minister Incharge.

However, where a Division has one or more Minister of State, he is assigned work by the Minister Incharge concerning the whole or part of a Division. The services of a Minister of State are also used for attending to the business of Parliament. However, overall responsibility for policy as well as Parliamentary work remains that of Minister Incharge.

126. *Dr. Muhammad Ali Brohi: (Notice received on 16-06-2006 at 12:29 p.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state the steps being taken by the Government to attract foreign investment?

Mr. Zahid Hamid: The Government of Pakistan has taken following steps to attract foreign investment in the country:—

- The Investment Policy put in place is liberal and business friendly to attract the investors.
- President's Investment Initiative leas been launched to provide facilitation to investors and remove bottlenecks.
- Prime Minister chairs Investment Review Meetings on a regular basis.
- Improvements have been introduced in Work/business Visa Policy, investors from 69 "Business Friendly" countries will get business visas on arrival for 30 days, subject to recommendation / invitation from concerned business organisation or Commercial Counsellor. Also, Pakistani Missions will give 5 year multiple entry visas within 24 hours to such investors Work visa applications will be processed within 4 weeks down from 6-8 weeks.
- Information on Business Opportunities made available for facilitating investors through printed investment promotional material and comprehensive website.
- 40 Honorary Investment Counsellors in 25 countries have been appointed for investment marketing.
- Interaction with govt. agencies, private sector, OICCI, FPCCI and local Chambers for resolving their problems.
- Investment conferences, both overseas and domestic, are organized every year.
- BOI coordinates with utilities agencies and facilitates the investors for provision of utilities.
- Focal points established in relevant Ministries and other core agencies.

- Foreign Investment fully protected by:
    - Foreign Private Investment (Promotion & Protection) Act, 1976.
    - Protection of Economic Reforms Act, 1992.
- Amendments in Foreign Private Investment (Promotion & Protection) Act, 1976 have been approved by the Cabinet and National Assembly. Presently these are pending for consideration in the Senate. Proposed amendments envisage:
    - In case of investment related disputes, original jurisdiction lies with the High Courts.
    - High Courts will decide these cases within six months.
    - Appeal lies to the Supreme Court.
- Bilateral Investment Agreements signed with 47 countries.
- Avoidance of Double Taxation signed with 52 countries.

127. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12:29 p.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state:

(a) the details of foreign investment made in the country during 2005-06; and

(b) the main sectors in which that investment was made?

Mr. Zahid Hamid: (a) Total Foreign Investment in the country during 2005-06 has been $ 3,872 million including portfolio investment of $351 million and direct investment of $3521 million.

(b) Main sectors in which foreign direct investment was made are as under:—

	US$ million
Telecommunication (IT&T)	1937.7
Financial Business	329.2
Power	320.6

Oil & Gas Exploration	312.7
Trade	118.0
Construction	89.5

128. ***Sahibzada Khalid Jan:** Notice received on 16-06-2006 at 12:30 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the number of development projects completed in Malakand out of the funds allocated for less developed areas of the country during the last few years, and

(b) the funds allocated for development projects in Malakand during 2006-07?

Reply not received.

129. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12:37 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the names and designations of employees of the Ministry of Commerce whose services were terminated since January, 1998 indicating also the reasons for termination in each case?

Mr. Humayun Akhtar Khan: The services of 11 employees of the Ministry of Commerce have been terminated since January, 1998 under Removal from Service (Special, Powers) Ordinance 2000, on various charges. Their names, designation and the reasons for their termination are at Annex-I.

Annex-I

LIST OF OFFICIALS TERMINATED SINCE JANUARY, 1998

S. No.	Name and Designation	Reason of Termination
1.	Mr. Muhammad Akram, Assistant,	Dismissed from service *w.e.f.* **29-09-1999,** on the charges of misconduct due to willful absence from duty, He was posted at Consulate general of Pakistan,

		Frankfurt and shifted to London. After being relieved refused to join the Ministry of Commerce.
2.	Mr. Nazar M. Asif, LDC	Dismissed from service *w.e.f.* **16-07-1999,** on the charges of misconduct due to unauthorized absence from duty without any intimation to the Ministry and falling to reply to the Show Cause Notices.
3.	Mr. Ashraf Khan, Stenotypist	Dismissed from service *w.e.f.* **11-10-2000,** on the charges of misconduct due to unauthorized absence from duty as he failed to return from Parep Holland.
4.	Mr. Muzaffar All, Naib Qasid	Dismissed from service *w.e.f.* **25-10-2000,** on the charges of misconduct as he absconded from official duty while posted at Consulate General of Pakistan. Montreal Canada.
5.	Mr. Muhammad Shafiq Khan, Naib Qasid.	Dismissed from service *w.e.f.* **18-04-2001,** on the charges of misconduct, due to unauthorized absence from duty and being habitual absconder.
6.	Mr. Muhammad Iqbal, LDC	Removed from service *w.e.f.* **21-01-2002,** on the charges of misconduct, due to unauthorized absence from duty.
7.	Mr. Saif-ur-Rehman LDC	Dismissed from service *w.e.f.* **25-01-2003,** on the charges of misconduct due to willful absence from duty.
8.	Mr. Haeedullah, LDC	Removed from service *w.e.f.* **20-03-2004,** on the charges of

		misconduct due to willful absence from duty *w.e.f.* 22-04-2003 to 19-03-2004.
9.	Mr. Ashraf Ali, LDC	Dismissed from service *w.e.f.* **22-06-2001,** on the charges of criminal conduct after being convicted/sentenced for 7 years imprisonment by the Judicial Magistrate Islamabad.
10.	Mr. Aurangzeb Butt, Stenotypist	Compulsorily retired from service *w.e.f.* **11-06-2005,** with no pension benefits on the charges of misconduct due to willful absence from duty. The official failed to return to Pakistan after posting at Geneva and availing 5 years EOL.
11.	Mr. Muhammad Ashraf, Stenotypist	Dismissed from service *w.e.f.* **January, 2004** on the charges of misconduct due to willful absence from duty and insistence to stay at USA to obtain permanent residence.

130. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi**: (Notice received on 16-06-2006 at 12:10 p.m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the names, designation, date of birth, date of appointment and date of promotion against the present posts, in order of seniority, of the persons working in grade 16 and above in the Income Tax Department; and

(b) the number of vacant posts in the said department with grade-wise break up and the time by which these will be filled in?

Reply not received.

131. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 17-06-2006 at 15:20 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the date on which the Council of Common Interests was constituted last;

(b) the number of meetings held by that council indicating also the dates on which the meetings were held; and

(c) the date since when the council of Common Interests is not in existence?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) The Council of Common Interests (CCI) was last constituted on 6th July 2006.

(b) One meeting of the above mentioned council has been held on 2nd August 2006.

(c) The Council of Common Interests is in existence.

132. ***Dr. Abdul Malik:** (Notice received on 19-06-2006 at 11:00 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number, names and designation of the persons appointed in the National Archives of Pakistan on contract basis during the last five years;

(b) the names and designation of the said employees who have been laid-off; indicating also the dates on which each of them was laid off; and

(c) whether it is a fact that some of the said laid-off employees are still drawing their salaries, from that department if so, its justification?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) List attached.

(b) Nil.

(c) Nil.

LIST OF PERSONS APPOINTED IN THE NATIONAL ARCHIVES OF PAKISTAN ON CONTRACT BASIS DURING THE LAST FIVE YEARS

S.No.	Name & Designation
1.	Mr.Nasir Hussain, Computer Programmer
2.	Mr.Muhammad Ashraf Mehr, Key Punch Operator / Data Entry Operator
3.	Mr.Asad Ali Khan Jurral, Key Punch Operator / Data Entry Operator
4.	Mr.Umar Sharif, Key Punch Operator / Data Entry Operator
5.	Malik Majid Hussain, Key Punch Operator / Data Entry Operator
6.	Mr.Banaras, Paperman
7.	Mr.Nacem Masih, Sanitary Worker
8.	Mr.Muhammad Shahid Khan, Record Sorter
9.	Mr.Shakeel Ahmad Awan, Record Sorter
10.	Mr.Aqib Rehman, Mali

134-A ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 27-07-06 at 2.20 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division pleased to state:

(a) the reasons for increase in the prices of petroleum products on 30th April, 2006; and

(b) whether it is a fact that subsidy is being given on the said products, if so, its extent?

Reply not received.

12. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Statistics be pleased to state the retail prices of the following items of daily use as on 30th June in the following years:—

Commodity	*1995-96*	*1997-98*	*1999-2000*	*2001-2002*	*2003-2004*	*2005-2006*
Milk per liter						
Ghee per kilo						
Cooking oil per liter						
Beef per kilo						
Mutton per kilo						
Fish per kilo						
Eggs per dozen						
Dal Masoor per kilo						
Dal Mash per kilo						
Lipton Yellow Label 250gm						
Noor Pur Butter 250gm						
Forhans Tooth Paste						
Cherry Blossom Shoe Polish (large)						
Lux Soap						
Rooh Afza						

Reply not received.

13. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of public sector companies, corporation and entities in the country indicating also the name of controlling Ministry in each case?

Minister Incharge of the Establishment Division: There are 216 Corporations/Autonomous/Semi-Autonomous Bodies under the control of various Ministries/Divisions. Name of Corporations and the controlling Ministries/Divisions are at Annex-I.

Annex-I

LIST OF CORPORATIONS UNDER THE CONTROL OF MINISTRIES / DIVISIONS

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
Cabinet Division	1 Board of Trustees of Abandoned Properties 2 National Language Authority. 3 Oil and Gas Regulatory Authority 4 Printing Corporation of Pakistan (Pvt) Ltd. 5 Pakistan Telecommunication Authority 6 National Electric Power Regulatory Authority. 7 Sheikh Zayed Medical Complex. 8 Frequency Allocation Board 9 Sheikha Fatima of Nursing and Health Sciences 10 Federal Post Graduate Medical Institute
Commerce Division	11 National Tariff Commission. 12 Pakistan Re-insurance Company Limited 13 Pakistan Tobacco Board. 14 State Life Insurance Corporation of Pakistan. 15 Trading Corporation of Pakistan (Pvt.) Ltd.
Communications Division	16 Karachi Port Trust 17 National Highway Authority. 18 Pakistan National Shipping Corporation. 19 Port Qasim Authority. 20 Gwadar Port Authority
Defence Division	21 Civil Aviation Authority. 22 Karachi Shipyard & Engineering Works. 23 Pakistan International Airlines Corporation.
Education Division	24 Area Study Centre for Central Asia, University of Peshawar. 25 Area Study Centre for Africa, North & South America Quaid-i-Azam University. 26 Allama Iqbal Open University. 27 Area Study Centre for South Asia, University of the Punjab 28 ADB Assisted Second Science Education Project 29 Area Study Centre for Europe, University of Karachi. 30 Area Study Centre for Far East & South East Asia, University of Sindh 31 Area Study Centre for Middle East and Arab Countries, University of Baluchistan 32 Academy of Educational Planning and Management

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
	33 Centre of Excellence in Water Resources Engineering, University of Engineering and Technology.
	34 Centre of Excellence in Physical Chemistry, University of Peshawar.
	35 Centre of Excellence in Marine Biology.
	36 Centre of Excellence in Geology, University of Peshawar.
	37 Centre of Excellence in Psychology, Quaid-i-Azam University.
	38 Centre of Excellence in Molecular Biology University of the Punjab
	39 Centre of Excellence in Solid State Physics, University of the Punjab.
	40 Centre of Excellence in Analytical Chemistry, University of Sindh.
	41 Centre of Excellence in Mineralogy, University of Baluchistan.
	42 Centre of Excellence in History & Culture, Quaid-i-Azam University, Islamabad.
	43 Dawood College of Engineering & Technology, Karach.
	44 Federal Board of Intermediate & Secondary Education
	45 Federal Urdu University of Arts, Science & Technology
	46 International Islamic University.
	47 Inter Board Committee of Chairmen.
	48 National Educational Equipment Centre.
	49 National Museum of Science & Technology.
	50 National University of Modern Languages.
	51 National College of Arts.
	52 National Education Foundation.
	53 National Book Foundation.
	54 Non Formal Basic Education Project
	55 National Education Assessment System Project
	56 National Institute of Pakistan Studies.
	57 National Institute of Science & Technical Education
	58 Pakistan National Commission for UNESCO.
	59 Polytechnic Institute for Women.
	60 Pakistan Study Centre, University of Karachi.
	61 Pakistan Academy of Letters
	62 Pakistan Girl Guides Association
	63 Pakistan Boy Scouts Association
	64 Pakistan Study Centre, University of Balochistan
	65 Pakistan Study Centre, University of Sindh, Jamshoroo

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
	66 Pakistan Study Centre, University of Peshawar 67 Pakistan Study Centre, University of the Punjab,Lahore 68 Quaid-i-Azam University. 69 Sind Madrassah-tul-Islam 70 Sheikh Zayed Islamic Centre, Univeristy of Karachi 71 Sheikh Zayed Islamic Centre, Univeristy of Peshawar 72 Technical Panel on Teacher Education. 73 Urdu Science Board. 74 Urdu Dictionary Board 75 Higher Education Commission
Environoment Division	76 Pakistan Environmental Planning and Architectural Consultants (Pvt.) Limited. 77 Quaid-i-Azam Mazar Management Board.
Establishment Division	78 Civil Services Academy 79 Federal Employees Benevolent & Group Insurance Funds. 80 National Institute of Public Administration, Peshawar 81 National Institute of Public Administration, Lahore 82 National Institute of Public Administration, Karachi. 83 National Institute of Public Administration, Quetta. 84 Pakistan Administrative Staff College. 85 Pakistan Academy for Rural Development.
Finance Division	86 Zari Taraqiati Bank Limited 87 First Women Bank Limited. 88 House Building Finance Corporation 89 Investment Corporation of Pakistan 90 Industrial Development Bank of Pakistan 91 Monopoly Control Authority. 92 National Bank of Pakistan Limited 93 National Investment Trust. 94 Pakistan Security Printing Corporation (Pvt.) Limited. 95 Small and Medium Enterprises Bank Limited. 96 State Bank of Pakistan. 97 Public Procurement Regulatory Authority. 98 Corporate and Industrial Restructuring Corporation
Food, Agriculture & Livestock Division	99 Agriculture Prices Commission. 100 Korangi Fisheries Harbour Authority 101 Pakistan Agriculture Storage & Services Corporation Limited. 102 Pakistan Central Cotton Committee

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
	103 Pakistan Agricultural Research Council. 104 Pakistan Cotton Standards Institute. 105 Pakistan Oil Seed Development Board.
Foreign Affairs Division	106 Foreign Services Academy. 107 Institute of Strategic Studies.
Health Division	108 National Council for Tibb. 109 National Institute of Health. 110 National Institute of Cardiovascular Diseases. 111 Health Services Academy. 112 National Council for Homeopathy. 113 Pakistan Nursing Council. 114 Pharmacy Council of Pakistan. 115 Pakistan Medical & Dental Council. 116 Pakistan Medical Research Council.
Housing & Works Division	117 Federal Government Employees Housing Foundation 118 National Construction Ltd. 119 Pakistan Housing Authority.
Industries, Production, and Special Initiatives Division	120 Engineering Development Board. 121 Export Advisory Cell. 122 Export Processing Zones Authority 123 Heavy Mechanical Complex, Taxila 124 Heavy Electrical Complex, Hattar 125 ENAR Petrotech Services Limited, Karachi. 126 Ghee Corporation of Pakistan 127 National Fertilizer Corporation of Pakistan, Limited. 128 National Textile University. 129 Pakistan Steel. 130 Pakistan Institute of Management. 131 Pakistan Industrial Technical Assistance Centre 132 Pakistan Automobile Corporation. 133 Pakistan Industrial Development Corporation. 134 Pakistan Machine Tool Factory, Karachi. 135 Sindh Engineering (Pvt) Limited. 136 State Engineering Corporation. 137 State Cement Corporation of Pakistan. 138 Small and Medium Enterprise Development Authority 139 Thread Line Gallery. 140 Utility Stores Corporation of Pakistan (Pvt) Limited 141 National Productivity Organization.

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
Information & Broadcasting Division	142 Associated Press of Pakistan. 143 Institute of Regional Studies. 144 Pakistan Broadcasting Corporation. 145 Pakistan Television Corporation. 146 Pakistan Electronics Media Regulatory Authority
Information Technology and Telecommunications Division	147 Carrier Telephone Industries (Pvt) Ltd. 148 National Telecommunication Corporation. 149 National Radio Telecommunication Corporation 150 Pakistan Telecommunication Company Ltd. 151 Pakistan Software Export Board. 152 Special Communication Organization. 153 Telephone Industries of Pakistan. 154 Pakistan Telecommunication Employees Trust 155 Paknet Limited 156 Virtual University of Pakistan
Interior Division	157 Capital Development Authority. 158 National Police Academy. 159 National Database and Registration Authority.
Kashmir Affair & Northern Areas Division	160 Northern Areas Transport Company
Labour , Manpower & Overseease Pakistanis Division	161 Employees Old Age Benefits Institutions 162 Overseas Employment Corporation. 163 Overseas Pakistanis Foundation 164 Workers Welfare Fund.
Law, Justice & Human Rigths Division	165 Federal Judicial Academy.
Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs Division	166 Aiwan-e-Iqbal Complex 167 Evacuee Trust Property Board. 168 Iqbal Academy Pakistan. 169 Lok Virsa. 170 Malam Jabba Resort Ltd. 171 Pakistan Institute of Tourism and Hotel Management 172 Pakistan National Council of the Arts. 173 Pakistan Sports Board. 174 Pakistan Tourism Development Corporation. 175 Quaid-i-Azam Academy.
Petroleum & Natural Resources Division	176 Government Holdings (Pvt.) Limited. 177 Hydrocarbon Development Institute of Pakistan 178 Lakhra Coal Development Company Ltd. 179 National Refinery Limited. 180 Oil & Gas Development Company Ltd.

CONTROLLING MINISTRIES / DIVISIONS	CORPORATIONS
	181 Pakistan Mineral Development Corporation (Pvt) Ltd. 182 Pakistan Petroleum Limited. 183 Pakistan State Oil Company Limited. 184 Saindak Metals Limited. 185 Sui Southern Gas Company Limited. 186 Sui Northern Gas Pipe Lines Limited.
Planning and Development Division	187 Pakistan Institute of Development Economics
Population Welfare Division	188 National Institute of Population Studies
Privatization & Investment Division	189 Privatization Commission
Religious Affairs, Zakat & Ushr Division	190 Council of Islamic Ideology 191 Model Dini Madrasah 192 Pakistan Madrasah Education Board
Scientific & Technological Research Division	193 Council for Works & Housing Research 194 Centre for Applied Molecular Biology 195 National Institute of Oceanography 196 National Institute of Electronics. 197 National University of Science & Technology. 198 Pakistan Council of Scientific & Industrial Research 199 Pakistan National Accreditation Council 200 Pakistan Science Foundation. 201 PASTIC National Centre. 202 Pakistan Council of Renewable Energy Technologies 203 Pakistan Standards & Quality Control Authorities 204 Pakistan Council of Research in Water Resources 205 Pakistan Council for Science & Technology
States & Frontier Regions Division	206 Cadet College, Razmak
Water & Power Division	207 Indus River System Authority 208 National Power Construction Corporation (Pvt) Ltd. 209 The Karachi Electric Supply Corporation Ltd. 210 Water & Power Development Authority 211 Pakistan Electric Power Company (Pvt.) Ltd 212 Pakistan Engineering Council
Women Development, Social Welfare & Special Education Division	213 Pakistan Bait-ul-Mal 214 Sir Syed Academy 215 National Trust for the Disabled 216 Social Welfare Training Institute

14. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number and names of Federal Ministers, Ministers of State, Advisors, the persons having the status of Minister and Minister of State separately?

Minister Incharge of the Cabinet Division:

➢ The Number of Federal Ministers.	37
➢ Ministers of State.	24
➢ The number of Advisers.	2 (appointed under Article 93 of the Constitution).
➢ The number of persons having the status of Federal Minister and Minister of State Separately.	13 5

15. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.37 p.m.)

Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state the names of the counsel engaged by the Privatization Commission during the year 2005-2006 for defending Privatization cases in the High Courts and Supreme Court of Pakistan indicating also the fees paid to them and details of cases of privatization being dealt with by them?

Mr. Zahid Hamid: The detail of High Courts and Supreme Court of Pakistan cases assigned to the advocates by Privatisation Commission during the period from 2005 to 2006 alongwith agreed fee is placed at annexure-I.

Annexure-I

Detail of Court Cases During the period starting from July, 2005 to June, 2006
Supreme Court of Pakistan

S. No	Case No.	Title of the Case	Name of the Advocate	Fee	Status
1	C. P. No. 979/ 2004	Kohat Coal Mining & Trading Company Limited Vs. PC & others	Deputy Attorney General	No Fee	Dismissed
2.	C. P. No. 978/ 2004	Zar Badshah, Niaz Badshah Vs. PC & others	Deputy Attorney General	No Fee	Dismissed
3.	Civil Appeal 1874/ 05	Wahid Buksh Whatto Vs. Pak American Fertilizers Limited and others	Mr. Fazal-ur-Rehman Advocate-on-Record Mr. Yawar Ali Khan DAG will argue the case	No Fee	Pending
4.	Civil Appeal 1875/ 05	Haq Nawaz & others Vs. Pak American Fertilizers Limited and others			
5.	CPLA No. 345/ 06	Pakistan Steel Peoples Workers Union etc. Vs. Federation of Pakistan & others	S. S. Pirzada & Associates Dr. A. Hafeez Pirzada (on behalf Federation of Pakistan)	Rs. 3,600,000/- Rs. 2,600,000/-	Disposed off
6.	CPLA No. 394/ 2006	Federation of Pakistan Vs Pakistan Steel Peoples Workers Union	Dr. A. Hafeez Pirzada	No fee charged	Disposed off
7.	C. P. No. 09/ 2006	Wattan Party Vs. Federation of Pakistan & others	S. S. Pirzada & Associates Dr. A. Hafeez Pirzada (on behalf of Federation)	Rs. 6,825,000/- No fee charged	Disposed off
8.	C. P. No. 11/ 2005	Pakistan Steel Labour Union Vs Federation of Pakistan	No advocate appointed so far	----	Pending

Detail of Court Cases During the period starting from July, 2005 to June, 2006
Lahore High Court

S. No	Case No.	Title of the Case	Name of the Advocate	Fee	Status
1	W. P. No. 8860/ 05	Syed Hassan Ali Shah Naqvi Vs. Federation of Pakistan	-----	-----	Dismissed in limine
2.	COS No. 03/ 2005	Mrs. Nighat Waheed etc. Vs. Privatisation Commission	Mr. Rafiq Shad	Rs. 30,000/-	Pending
3.	W. P. # 17830/ 05	M/s. Colony Industries (Pvt) Ltd. Vs. Privatisation Commission	------	-----	Dismissed in limine
4.	W.P. # 17192/05	Muhammad Arif Vs. Chairman, PC & others	Mr. Rafiq Shad	Rs. 40,000/-	Dismissed
5.	C.M. No. 02/ 2005 In ICA 497/ 2005	M/s. Colony Industries (Pvt.) Ltd. Vs. Privatisation Commission & others	Mr. Rafiq Shad	Rs. 50,000/-	Dismissed
6.	Execution Petition in COS No. 10/ 2003	Privatisation Commission Vs. Sindh Alkalis Employees Management Group	Mr. Waqar-ul-Haq Sheikh	Rs. 70,000/-	Pending
7.	CO No. 40-W/2006	Muhammad Arif Vs. Sh. Abdul Hafeez	Mr. Rafiq Shad	Rs. 40,000/-	Dismissed
8.	RFA 518/ 2005	Mian Farooq Ahmed Sheikh Vs. PC & others	Raja M. Akram	Rs. 400,000/-	Dismissed
9	W. P. # 2142/ 2004	Mehtab Khan etc Vs Govt. of Pakistan	Raja Iftikhar Javed Standing Counsel	No Fee	Pending
10	Appeal No. 463/ 06	Muhammad Arif Vs. Sh. Abdul Hafeez	Mr. Rafiq Shad	Rs. 20,000/-	Pending

06

Detail of Court Cases During the period starting from July, 2005 to June, 2006
Sindh High Court

S. No	Case No.	Title of the Case	Name of the Advocate	Fee	Status
1	Suit No. 913/ 2005	ABAMCO Limited, & others Vs. Privatisation Commission & others	Mr. Nadeem Azhar Siddiqui DAG	No Fee	Dismissed as withdrawn
2.	Suit No. B-07/ 2004	Karachi Properly Investment Company Vs. M/s. Habib Bank Limited & others	Mr. Nadeem Azhar Siddiqui DAG	No Fee	, Pending
3.	C. P. No. 1511/ 05	KESC Labour Union & others Vs. Federation of Pakistan & others	Dr. A. Hafeez Pirzada	Rs. 4,000,000/-	Pending
4.	C.P. No. 240/ 2006	Pakistan Steel Peoples Workers Union Vs. Federation of Pakistan & others	Mr. Khalid Anwar	Rs. 2,500,000/-	Dismissed
5.	Execution Petition	Privatisation Commission Vs. National Fibers Limited	Mr. Khalid Javaid	Rs. 110,000/-	Pending
6.	HCA No. 172/ 2006	M/s. Dadabhoy Investment (Pvt) Ltd. Vs. Privatisation Commission etc	Mr. Muneer A. Malik	Rs. 150,000/-	Dismissed
7.	C. P.# D-890/ 2006	M/s. Dadabhoy Investment (Pvt) Limited Vs. Privatisation Commission & others	Deputy Attorney General	No Fee	Pending

Detail of Court Cases During the period starting from July, 2005 to June, 2006
Balochistan High Court

S. No	Case No.	Title of the Case	Name of the Advocate	Fee	Status
1	Original Civil Suit No. 01 of 2006	M/s. Balochistan Trading Co. Vs. Privatisation Commission & Others	Mr. M. Farid Dogar	Rs. 110,000/-	Pending

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب میں کیا کروں؟ چودہ منٹ زیادہ ہوگئے ہیں۔ We will go on to the leave applications.

جناب اسفند یار ولی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب وقار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب فاروق حامد نائیک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 2 تا 4 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سید جاوید علی شاہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 تا 10 اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب ہارون اختر خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 7 اور 8 اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب امان اللہ خان جدون نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ 8 تا 11 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Questions پر میں پھر اپنے colleagues سے عرض کروں گا۔ سیکرٹری کو مختصر

رکھیں۔ جواب بھی مختصر ہو' تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ cover کر سکیں۔ You want to take up adjorunment motion or there was a new.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، آج ایجنڈے میں صرف سوالات ہی ہیں۔ باقی adjournment motions ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): We take up the adjournment motion.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ انہوں نے جو زرعی قرضے معاف فرمائے ہیں' میرا ان کے متعلق سوال تھا اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب چیئرمین، Question Hour ختم ہو گیا ہے اب آپ منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔ عمر صاحب ذرا بنگزئی صاحب سے بات کر لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، سیلاب سے متعلق adjournment motion ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میری آپ سے گزارش کہ Rules کے تحت adjournment motion لے لیں اور general discussion کر لیں۔

Because that has hit the entire Pakistan by heavy rain fall, flood. A lot of damage has happened.

لہذا میری استدعا ہو گی کہ معزز ایوان کے جتنے اراکین بولنا چاہیں' یہ بہت اہم موضوع ہے اور سارے پاکستان میں بہت نقصان ہوا ہے' سارے صوبوں میں ہوا ہے۔ میں سمجھتا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ we take one or two days in discussion. This is very important issue. تو میری آپ سے استدعا ہو گی کہ۔

جناب چیئرمین، باقی سپیکر کے نام بھی دے دیں اور وقت کتنا لیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب ابھی اسفند یار صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، نہیں اسے 194 کے تحت بحث کر لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں adjournment motion آیا ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No that will take only half an hour. Can not be extended beyond that.

جناب چیئرمین، نہیں دوسرے کے تحت کر لیں۔ mutual agreement کے تحت آپ کر لیں۔ adjournment motion میں time limit ہے۔ اس میں جب لیں گے تو time limitation آجائے گا تو why do not we

سینیٹر میاں رضا ربانی، تو جناب پھر 194 کے لئے Rule suspend کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین، دو گھنٹے پھر کافی ہونگے۔ Two hours will be enough

Senator Mian Raza Rabbani: Two hours will be enough sir.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، نہیں زیادہ وقت اس میں لگے گا۔

جناب چیئرمین، نہیں بعد میں extend کر لیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، ڈاکٹر صاحب دو گھنٹے کافی وقت ہوتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، دو سے زائد بھی لگ جائیں تو۔

جناب چیئرمین، پھر mutual understanding کے ذریعے بڑھالیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، اگر سارے ممبر بھی بولیں گے تو یہ ایسا موضوع ہے کہ اس پر پانچ پانچ چھ چھ منٹ سے زیادہ نہیں بول سکتے۔

جناب چیئرمین، اگر دو گھنٹے سے زیادہ ہوجائیں Then mutual agreement میں you can extend.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، یہ سیلاب صرف مردان میں نہیں آیا بلکہ باقی ملک میں بھی ہے۔

جناب چیئرمین، پہلے اسفند یار صاحب بولیں گے اس کے بعد پھر کون ہیں؟

مندوخیل صاحب۔ میں نے دو تین نام لے لئے ہیں باقی آپ مجھے بھجوا دیں۔ جی اسفند یار ولی۔

DISCUSSION ON ADJOURNMENT MOTIONS CLUBBED TOGETHER

RE: THE SITUATION ARISING OUT OF HEAVY RAINS IN NWFP AND OTHER PARTS OF THE COUNTRY

Senator Asfandyar Wali: The Senate do adjourn to discuss the situation arising out due to heavy rains in Districts Charsada, Peshawar and Karrak of NWFP and failure of the Federal Govt. of not taking any precautionary measures in the area except the aerial visit of Prime Minister. The matter is very serious and of general public importance which needs discussion on the floor of the House, adjourning the business of the Senate.

Mr. Chairman: We will agree to discuss this.

Senator Wasim Sajjad: We have agreed to discuss this.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، point of order جناب۔

جناب چیئرمین، جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! ہمارے جو adjournment motion ہیں ان کو بھی ہم move کریں۔

جناب چیئرمین، سارے club ہوگئے ہیں۔ سارے جو mover تھے سب اکٹھے ہیں۔ move کرلیں بے شک کرلیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، move کرلیں بے شک کرلیں۔ اور بھی کوئی کرنا چاہتا ہے وہ کر دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، چار پانچ ہیں وہ سارے club ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب move کرلیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، میں تحریک پیش کرتا ہوں' میں اپنے آپ کی طرف سے اور پروفیسر خورشید صاحب کی طرف سے' جناب گل نصیب خان کی طرف سے اور جناب ڈاکٹر مالک کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر فوری نوعیت کے اس عوامی اہمیت کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

یہ کہ 5 اگست 2006 کو بالائی علاقوں میں مزید بارشوں کی وجہ سے مردان' باجوڑ' کرک' تخت بھائی' مٹھ سرات' گوجرانوالہ' سخاکوٹ' کوٹلی' دیرپایاں' راولاکوٹ اور کلرسیداں میں مالی نقصانات کے علاوہ جانی نقصان بھی ہوا۔ مردان میں شدید بارش سے کلیانی میں طغیانی آگئی۔ "کچھ کورونہ" پل کے قریب بند ٹوٹ جانے سے سیلابی ریلا شہر میں داخل ہوگیا جس سے تباہی مچ گئی۔ جبکہ بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ سیلابی پانی میں یونس سٹیڈیم کے قریب دونوں سبزی منڈیاں ڈوب گئیں اور ان میں پڑی ہوئی سبزی اور فروٹ پانی میں بہہ گیا۔ جبکہ پیرانواگ سپری کورونہ بازار' میر افضل خان بازار' سید سرفراز گنج' مج بازار' خواجہ گنج اور بازار شہدان اور مال منڈی میں ساڑھے سات فٹ تک پانی کھڑا ہوجانے سے ان بازاروں کی تمام دکانیں ڈوب گئیں۔ باڑی چم اور ضامن آباد وغیرہ میں سیلابی پانی گھروں کے اندر داخل ہوا۔ سکندر کورونہ کا پل اور محلہ پیر شاہ سید کالوانی پل پانی میں بہہ جانے سے دونوں علاقوں میں آمدورفت کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ جبکہ پارہوتی کلیانی کے پل کا بڑا حصہ گر جانے سے پل پر کھڑے درجنوں افراد گر کر ڈوب گئے۔ جن میں سے چالیس کی لاشیں نکال لی گئیں جبکہ باقی افراد لاپتہ ہیں۔ مردان شہر اور گردونواح میں سینکڑوں مکانات گر گئے اور اربوں روپے کا نقصان ہوا۔

Mr. Chairman: I think it, as this is the common.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! بی بی یاسمین شاہ صاحبہ بھی کچھ کہنا چاہ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین، جی بی بی یاسمین شاہ صاحبہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب چیئرمین! حالیہ بارشوں کی وجہ سے سندھ میں بھی کافی نقصانات ہوئے ہیں اس کو بھی اس میں شامل کریں۔

جناب چیئرمین، اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں بھی حب، سبی اور دوسرے مقامات پر حالیہ بہت زیادہ بارشوں کی وجہ سے سیلاب آیا اور ہماری زمینوں کو کافی نقصان پہنچا اور ہمارے کافی لوگ بھی مر گئے ہیں تو یہ بھی زیر بحث آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، اس پر سارے اکٹھے ہی ہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بابر اعوان صاحب آپ کا بھی کوئی پوائنٹ ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب والا! اسی موضوع کے تحت راولپنڈی اسلام آباد کو بھی شامل کرلیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے پھر سارے club کر لیتے ہیں، سب ہو گیا ہے، سب کے اس میں ہیں۔ اسفند یار ولی صاحب۔

سینیٹر اسفند یار ولی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ اندازہ شاید آپ کو بھی ہوگیا کہ جب ایوان کے دونوں طرف سے ایک ہی جیسے adjournment motions آتے ہیں تو ایک احساس یہ ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس پر ہم نے سیاست نہیں چمکانی ہے۔ انسانی مسئلہ ہے اور انسانی مسئلے کو اسی نقطہ نظر سے دیکھ کر، ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ میں یہاں جناب چیئرمین! واضح کہہ دوں میرے گلے ہوں یا شکوے، الزامات کبھی میں نے نہیں لگانے۔ آج صرف میں اتنا آپ کو بتا دوں کہ پرسوں میں اپنے آبائی گاؤں اتمان زئی گیا تو وہاں ایسی گلیاں تھیں، یہ Town Committee تھی اور اس میں ایسی گلیاں تھیں۔ Sir, Could I have your attention?

جناب چیئرمین، میں سن رہا ہوں، آپ نے بتایا کہ آپ گاؤں اتمان زئی گئے۔ وسیم wants our attention and rightly so. صاحب! اسفند یار ولی

سینیٹر اسفند یار ولی، تو میں وہاں جب گیا جناب! ٹاؤن کمیٹی ہے اور وہاں گلیاں ایسی تھیں جہاں پر گویا میں کشتی پر گھوم رہا تھا۔ چھوٹی بات نہیں ہے جناب! according to official figures collected by the Provincial Government مانسہرہ اور کرک میں 13

اموات 23 زخمی' 1228 مکانات مکمل طور پر تباہ ہیں۔ چارسدہ سات اموات پانچ زخمی 3966 مکانات مکمل طور تباہ ہیں Sir' مردان بقول سرکار کے حالانکہ وہاں رائے کچھ اور ہے لیکن بقول حکومت کے 45 اموات اور سات زخمی اور یہاں انہوں نے مکانات کے figures نہیں دیئے ہیں لیکن وہاں کی District Governments سے جب میں نے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تقریباً ڈھائی اور تین ہزار کے درمیان مکانات وہاں مکمل طور پر تباہ ہوئے ہیں۔

ایسے ہی آپ بونیر جائیں تو چار سو مکانات بالکل تباہ' صوابی میں 140 مکانات بالکل تباہ۔ جو عینی شاہد ہیں مردان کے بارے میں وہ تو میرا خیال ہے آپ نے ٹیلی ویژن پر سنا ہو گا اور ہم نے بھی ٹیلی ویژن پر سنا اور وہاں جا کے لوگوں سے بھی پتہ کیا۔ یہاں problem یہ ہے کہ ان لوگوں کو شمار کیا جاتا ہے جو bodies recover ہو جاتی ہیں۔ مردان میں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے کہ bodies جو recover ہو رہی ہیں ان کو شمار کیا جا رہا ہے۔ بڑے ہمیں دلاسے دیے جا رہے ہیں کہ جی ایف سی کے غوطہ خور آئے ہیں' فوج کے غوطہ خور آئے ہیں وہ لوگوں کو نکالیں گے۔ فوج کی کشتیاں آئی ہیں۔ جو direct میرے دل میں ہے ایسے ہی یہاں پر بڑی ڈھٹائی سے ہمیں کہا گیا کہ جی زلزلہ جو آیا اس میں پاکستان آرمی گئی ہے۔ پاکستان آرمی آزاد کشمیر میں یہ کر رہی ہے' بٹ گرام میں یہ کر رہی ہے۔ ہم بڑے خوش لیکن بعد میں پتہ چلا ' افسوس بھی آتا ہے' بعد میں پتہ چلا کہ ایک بل جی ایچ کیو سے تیار ہو کر ہماری صوبائی حکومت کو بھیجا گیا کہ جی زلزلے میں عوام کی خدمت پر پٹرول میں ہمارا اتنا خرچہ آیا' ڈیزل پر ہمارا اتنا خرچہ آیا لہٰذا یہ پیسے صوبائی حکومت ہمیں بھیج دے۔ یہاں پر میں صرف ایک نکتہ اٹھانا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! یہ نقصان جو ہوا ہے یہ ہماری صوبائی حکومت کے بس کی بات نہیں کہ وہ اکیلی یہ سارا نقصان برداشت کر پائے۔

ٹیلی ویژن پر یہ کہا گیا کہ جی یہ امداد ہم نے بھیجی۔ وہ ناکافی ہے۔ آج کا پتہ نہیں۔ سنا ہے آج اخبارات میں یہ تھا کہ Prime Minister نے جانا ہے وہاں کیونکہ پہلے بھی جب چارسدہ میں اعلان ہوا میں اسی علاقے میں تھا کہ جی Prime Minister نے آنا ہے۔ ہیلی پیڈ بن گئے' ایف سی آئی' پولیس آئی' صوبے کا چیف سیکریٹری آیا' صوبے کا آئی جی پی۔ استقبال کے لیے وہ کھڑے ہوگئے۔ ہمارے ایم این اے بھی وہاں کھڑے ہو گئے۔ ناظمین بھی کھڑے ہو گئے معاشرین نے تو کھڑا ہونا ہی تھا۔ آخری وقت پر پتہ چلا کہ وزیر اعظم نے اپنا دورہ call off کر

دیا ہے۔

اب آج بھی صبح کے اخبارات میں تھا کہ مردان جا رہے ہیں لیکن confirmation نہیں ہے کہ مردان پہنچے ہیں کہ نہیں پہنچے۔ اگر پہنچے ہیں تو کیا کیا وہاں پر کیا' نہیں کیا؟ Sir allegations, counter allegations میں دونوں طرف سے یہ گزارش کروں گا وہاں اگر آپ اخبارات اٹھائیں جناب! میرے صوبے کے سینیٹر بیٹھے ہیں کل بھی مردان میں لوگوں نے ٹائر جلائے ہیں' لوگ باہر نکلے ہیں کہ جی ہمیں امداد نہیں مل رہی۔ یہاں تو قصہ یہ چل رہا ہے کہ مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے ذمہ ڈال رہی ہے اور صوبائی حکومت اٹھا کے مرکزی حکومت کے ذمہ ڈال رہی ہے حالانکہ طریقہ یہ ہوتا ہے جناب چیئرمین! کہ ایسے حالات میں دونوں مل کے کام کرتے ہیں۔

For God's sake sir, I would beg both the Federal Government and the provincial government that don't take politial mileage of this human tragedy. It is human tragedy.

آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ آئیں آپ چارسدہ میں آپ کو بتاتا ہوں وہ دیہات آپ کو دکھاتا ہوں کہ جو سرے سے گھر ہی نہیں ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنے بچوں کو بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ آج بالکل ہمیں دکھ ہے کہ ہمارا پرسان حال کوئی نہیں ہے ۔ مردان میں جیسے رحیم خان نے کہا کہ adjournment motion میں ' Sir, 'khoon' flowed out, shops were inundated, houses were inundated ایسے بہت سارے ہیں جو آج their relatives are looking forward but they have not been found اور یہاں لوگ political mileage لینے کے لیے' میری درخواست ہو گی کہ میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا۔

It is a human tragedy. For God's sake let both sides of the House accept the fact that it is a human tragedy and no political mileage out of it. These people, sir, are in a crisis, like this only it is a little bit of love, care, understanding and help. Thank you very much, sir.

جناب چیئرمین، مسٹر بابر اعوان'

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Sir, I don't want to disturb

because nobody is listening. یہ کس کو سنا رہے ہیں

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آغا صاحب ادھر ہوں گے۔ ابھی Leader of the House took my leave to go out for a little while and he is taking notes. طارق عظیم صاحب ہیں - طارق عظیم صاحب بیٹھے ہیں۔

Senator Asfandyar Wali: Look at the Government and look at the Benches of the Federation. No one in the galleries is taking notes.

ہمیں فائدہ کیا ہے۔ بولنے کا'

جناب چیئرمین، وہ خود مسٹر طارق صاحب بیٹھے ہیں وہ خود نوٹ لے رہے ہیں۔

Yes, he has raised his hands and told me that he is taking notes. But there should be more participation there, I don't disagree with you. There should be more concentration. I am stating the facts but I agree with you.

Senator Asfandyar Wali: From them, not even a single is sitting, you think, it is justified.

Mr. Chairman: No, no. I agree with you what you...

An honourable Member: One Minister has come back. There are two now in the House.

سینیٹر اسفند یار ولی، شکریہ الحمد للہ ہم اس کا Desk بجا کر استقبال کر لیتے ہیں۔

(Thumping of Desks)

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Point of order sir.

جناب چیئرمین، اس سے سارا کچھ disturb ہو جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ flood کے ساتھ کوئی منسٹر deal کر رہا ہے۔ anybody pertaining to this issue کہ ہم flood discuss کر رہے ہیں۔ جناب! ہم flood discuss کر رہے ہیں کوئی وزیر جس کا تعلق ہو' اس سے ہمیں بتا دیں کہ میرا تعلق ہے اور میں اس کو deal کروں گا۔

جناب چیئرمین، Emergency Interior میں ہے اور طارق عظیم صاحب ان کو convey کر دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، طارق صاحب convey کریں گے۔

جناب چیئرمین، جی ہاں! آپ کے ساتھ ہی بیٹھے ہیں۔ پوچھ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں مان لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی بابر اعوان صاحب'

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، Thank you very much honourable Chairman جس طرح مجھ سے پہلے اسفند یار خان صاحب نے کہا اور بالکل درست کہا کہ یہ ایک انسانی المیہ ہے اور اس انسانی المیہ کے حوالے سے جس شہر کے اندر یہ ایوان ہے' پوٹھوہار کے علاقے میں' بدقسمتی سے ان بارشوں کی وجہ سے صرف 31 آدمی دریا سواں کی نذر ہوئے اور 13 دوسرے individual incidents ہوئے اس میں لوگ فوت ہوئے اور کل 44 صرف راولپنڈی اور اسلام آباد کے adjoining area میں اموات ہوئی ہیں۔ پنجاب کے اندر کتنی اموات ہوئیں۔ Government is not on record, so I may comment on it, لیکن یہ بات اخبارات میں آ چکی ہے کہ پنجاب میں بھی درجنوں کی تعداد میں مختلف واقعات میں لوگ صوبہ سرحد جتنے تو نہیں لیکن اس سے کم الحمدللہ' اللہ تعالیٰ نے کچھ علاقوں میں بچت کی اور کچھ علاقوں میں جو لوگوں کے لیے امتحان ہے پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ چارسدہ کے لوگوں کے ساتھ' مردان کے لوگوں کے ساتھ ہمارے دل دھڑکتے ہیں' ہم ان کے ساتھ ہیں' ان کے غم میں شریک ہیں اور یہ توقع کریں گے سرکاری ادارے بھی یہی رویہ اختیار کریں۔ very briefly Mr. Chairman

میں سیلاب کے حوالے سے تین باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

ایک تو یہ ہے کہ یہاں جس طرح ہم نے دیکھا کہ ہر سال مون سون this is a permanent feature اور جو ہمارے اختیار میں بھی نہیں ہے' یہ قدرتی آفت ہے جو کہ پاکستان میں آتی ہے لیکن بدقسمتی کے ساتھ یہ آفت آنے کے بعد اس کو deal کرنے کی تیاری کرنا حکومتی ادارے شروع کرتے ہیں۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ propose کرتا ہوں سرکاری سطح پر وفاقی حکومت Flood Task Force بنائے جو کہ exercises بھی کرے' جو لوگوں کو trained بھی کرے' جو equipment بھی رکھے اور جہاں پر کوئی اس طرح کی آفت آتی ہے کہ جس طرح چارسدہ یا مردان میں یا راولپنڈی میں دریائے سواں پر آئی' اس آفت کو ایک ایسا response دینے کے لئے اور فوری طور پر لوگوں کی امداد کے لئے پہنچنے کے لئے ایک permanent Flood Task Force وفاقی سطح پر قائم کی جانی چاہیے۔

of course with the active participation of all the four provinces and Azad Kashmir. This is one.

دوسرا یہ ہے کہ جن areas کو مون سون کی بارشیں hit کرتی ہیں' وہ صرف پاکستان نہیں ہے' اس میں بنگلہ دیش' بھارت اور دوسرے اس region کے اور East کے اور ممالک ہیں وہ بھی آتے ہیں' وہاں پر دو باتوں کی long term planning کی جاتی ہے۔ جس طرح میں نے یہاں بلوچستان کے ایک بھائی سے پوچھا کہ وہاں آجکل بارشوں کی کیا صورتحال ہے تو انہوں نے بتایا کہ نوشکی کے پہاڑوں سے پانی چل چکا ہے اور کچھ سڑکیں آبادیوں سے اور کچھ آبادیاں دوسری آبادیوں سے اور کچھ علاقے دوسرے علاقوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ اب وہاں پر مجھے نہیں معلوم کہ لوگوں کو اس آفت سے بچانے کے لئے حکومت کس قابل ہے اور وہ کیا کر سکتی ہے لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ پچھلی دفعہ اور اس سے پچھلی دفعہ جتنی دفعہ پر وہاں سیلاب آیا اس سے جو نقصان ہوا اور حکومت بدقسمتی سے لوگوں کو بچانے کے لئے کچھ کرنے کے قابل نہیں تھی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وہاں یہ propose کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی long term planning کی جائے' ایک تو جو flood related water ہے اس کی بلوچستان جیسے علاقے میں conservation کی جا سکتی ہے' باقی جہاں پر بارانی area ہے' بہت بڑی تعداد میں اور

Potohar falls in that area or Potohar falls in that demography, Potohar also forms in that region.

جہاں پر اس پانی کی بہت قلت ہے اور اس طرح کے reservior بنانے کے لئے flood related water کو contain کرنے کے لئے کوئی اقدامات کرنے کے لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ کوئی long term planning کی جائے۔

آخر میں تیسری بات جس کی طرف صفدر عباسی صاحب نے رہ کیا کہ کسی منسٹر کی یا کسی division کی مستقل ذمہ داری ہونی چاہیے کہ ایک ایسی سیلاب بلا جو کہ آسمان سے اترتی ہے جس پر ہمارا اختیار نہیں ہے' اس کو deal کرنے کے لئے اور اس کی monitoring کے لئے کوئی permanently arrangement ہونی چاہیے۔ جس طرح آج یہاں پر کہا گیا کہ یہ کسی کے بھی اختیار میں نہیں ہے کہ وہ بیٹھ کر notes لکھے' منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں اور ان کی مہربانی کہ وہ یہاں تشریف رکھتے ہیں' وہ لکھیں گے اور پھر کسی کو پہنچائیں گے اور وہ notes کہاں رہ جائیں گے nobody knows ۔ اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ حکومت اس انسانی المیے کو سنجیدگی کے ساتھ لے اور سنجیدگی سے جو اقدامات دوسرے regions کے ممالک کرتے ہیں اس جیسے اقدامات مستقل بنیادوں پر پاکستان میں کئے جائیں تاکہ آنے والے دنوں میں یہ بارش کا رخ جو پاکستان کے غریب علاقے جن کی طرف گیا ہے وہاں اجڑے ہوئے لوگوں کا دیار اور اجڑے گا' ان کے اجڑے ہوئے گھر اور اجڑیں گے' ان کی اجڑی ہوئی معیشت اور اجڑے گی اور یہ کہنا برمحل ہو گا کہ

بستی بسانا کھیل نہیں ہے
یہ بستے بستے بستی ہے

یہ چھوٹے چھوٹے گھروندے ایک دفعہ بارش میں بہہ گئے تو ان کی ساری زندگی کا سارا سرمایہ اس کے ساتھ چلا جائے گا۔ اس لئے حکومت وہاں پر کوئی پہلے سے اقدامات کر کے ان کی miseries کو کم کرنے کی کوشش کرے۔ Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین ، ان آفات کے لئے Ministry of Interior میں Crisis

Management Cell ہے اور Parliamentary Affairs کے منسٹر بھی یہاں بیٹھے ہیں جو کہ notes لیں گے اور convey کریں گے، طارق عظیم صاحب بھی موجود تھے اور بھی colleagues ہیں اور یہاں افسران بھی ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں یہاں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ بار بار بات کرنا ٹھیک نہیں ہے، اسفندیار ولی صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بات کریں۔ سیاسی بات نہ کریں، point scoring نہ کریں، یہ بہتر ہو گا کیونکہ یہ on record بات ہے کہ وہ سامنے اُدھر دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں (Reporters) وہ regular اس کو record کر رہے ہیں۔ ان کو بھی نظر آ رہا ہے اور مجھے بھی نظر آ رہا ہے، بار بار یہ بات کر کے صرف یہ media کے لئے کہ ظلاں نہیں ہے، ظلاں نہیں ہے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اسی sense میں لیا جائے اور اس پر بحث بھی اسی sense میں کی جائے کہ دونوں sides سے ان سیلاب زدگان کے لئے وہی ہمدردی کے جذبات ہیں یعنی جو ادھر ہیں وہی ادھر ہیں اس لیے اس کو ایسے لیا جائے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: Joint effort ہونی چاہئے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان: میں صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے انتہائی قابل احترام بھائی اور دوست نے کہا کہ سیاسی بات نہ کی جائے۔ جس record کا یہ کہہ رہے ہیں وہ گواہ ہے کہ میں نے کوئی سیاسی بات نہیں کی۔

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

جناب شاہد اکرم بھنڈر (وزیر مملکت برائے قانون): جناب! میں بتانا چاہتا ہوں کہ there is a parliamentary party meeting at 6:30 called by the Prime Minister. So, we have to attend that. اگر ہمیں اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب تو ہوں گے؟

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! I will be here.

جناب چیئرمین، تو ٹھیک ہے، Minister for Parliamentary Affairs ہیں، جب تک بیٹھ سکتے ہیں بیٹھیں۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا کہ موجودہ مون سون کی بارشوں کے نتیجے میں ملک میں جو سیلاب آیا ہے، اس سے عوام کا جانی، مالی اور کھڑی فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ اس حوالے سے جناب والا! ہم ان کے غم میں شریک ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ نقصانات بہت زیادہ ہوئے ہیں یعنی عمومی طور پر سیلاب سے جو نقصان ہوتا ہے، اس سال اس سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ہفتے کے دن بارش کے نتیجے میں پشتونخواہ، آزاد کشمیر اور پنجاب میں مکانات اور تودے گرنے سے ستر افراد ہلاک ہوئے۔ جب کہ مردان میں تین پل ٹوٹنے سے دو سو افراد پانی میں بہہ گئے جن میں سے صرف ایک سو دس لاشیں نکالی جا سکی ہیں۔

ہم نے جو تحریک التوا پیش کی تھی، وہ ہفتے کے دن کے حوالے سے تھی۔ اس کے بعد جو نقصان ہوا ہے جناب والا! اتوار کے روز طوفانی بارش کے نتیجے میں مختلف علاقوں میں مزید ایک سو انسٹھ افراد جاں بحق ہوئے اور متعدد لاپتہ ہوگئے۔ جناب والا! مجموعی طور پر پانچ ہزار مکانات کا نقصان ہوا ہے اور بالخصوص مردان میں اندازاً 15000 مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جناب والا! ہمارے غریب لوگ بیس، تیس سال میں اپنی جمع پونجی سے بمشکل ایک مکان بنا پاتے ہیں اور وہ ایک ہی بارش میں یا سیلاب میں ختم ہو جائے تو یہ ایسا ناقابل برداشت بوجھ ہے جس کو عام لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سے جانی نقصان کا اندازہ لگائیں کہ مردان میں صرف ایک پل پر دو سو افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ایک سو دس کی لاشیں ملی ہیں۔ ان خاندانوں کے بارے میں اندازہ لگائیں جن کے یہ کفیل تھے۔ اس کے علاوہ وہ ان کے پیارے تھے اور وہ جاں بحق ہوئے، اس کے علاوہ انہوں نے ان خاندانوں کو سنبھالنا تھا۔ اسی طرح ان تمام علاقوں میں کھڑی فصلیں تباہ ہوئی ہیں جیسا کہ چارسدہ کا معاملہ تھا۔ کرک میں سیلابی نالے نے لوگوں کو بہایا تو یہ ایسے نقصانات ہیں کہ سب کو علم ہے کہ اب یہ ساری زمین اب پانی کے نیچے ڈوب گئی ہے۔ اب اس

کو بحال کرنا، جانی نقصانات، فصلوں کا نقصان، مکانات کا نقصان یہ بحال کرنا ایک محنت طلب اور اس میں مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت جتنی بھی اپنی ذمہ داری پوری کرسکتی ہیں ان تمام لوگوں کو جہاں بھی ہیں ان کے جو جانی، مالی نقصان ہوئے ہیں اس لئے انہیں مناسب معاوضہ دینا چاہیے۔

جناب والا! اسی طرح مکانات، پختونخواہ صوبے میں، میں دیکھ رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ مکانات کے پچیس ہزار روپے ملیں گے۔ جناب والا! ساڑھے سات فٹ پانی بازاروں میں کھڑا ہے۔ اب دکان، مکان کی سب چیزیں ہیں سات فٹ پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں اور وہ پھر کس کام کی ہوں گی۔ اس کے لئے پچیس ہزار روپے کی رقم معاوضہ ہے۔ یہ پچیس ہزار روپے کی رقم تو انہوں نے زلزلے کے علاقے میں بھی دی ہے۔ آج کے دور میں پچیس ہزار روپے، چند اینٹوں کی قیمت بنتی ہے۔ ہم اس غم میں برابر کے شریک ہیں دوسرا یہ جو تمام زمین بالخصوص پختونخواہ صوبے کے علاقے مردان، چارسدہ، نوشہرہ جو پانی میں ڈوب گئے ہیں ان علاقوں کو دوبارہ بحال کرنا یعنی اس کو ہم rehabilitate کہہ سکتے ہیں یا نہیں اس کا پورا ایک plan ہونا چاہیے اور مجموعی طور پر جہاں بھی مالی، جانی نقصان ہوا ہے، فصلوں کا نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ ہونا چاہیے اور معاوضہ دینا چاہیے۔ جناب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani. You have some other point...

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ اس نہایت ہی سنگین human tragedy کے مسئلے پر آپ نے مجھے floor دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ

This is one of the gravest human tragedies that has taken place in the shape of the floods that have restricted themselves to no particular province of the federation although their intensity may have very bad from province to province. At this time I would like to on behalf of Combined Opposition and indeed I think I can speak for the Treasury Benches as well and saying that we grieve and we sympathise and we are

more together with those families who have lost their near and dear ones in these floods.

Mr. Chairman! whether it is the tragedy of the bridge breaking in Mardan and, it is the tragedy of the Railway bridge breaking near Hyderabad, the devastation caused by the floods through out the length and breadth of the federation. In terms of loss of human life, in terms of loss of property, in terms of loss of standing crops and indeed in terms of loss of livestock is perhaps immeasurable and particularly at this stage when the floods are still continuing and the peak of the flood is to pass through Gudu in the next couple of days. But it is unfortunate Mr. Chairman, that no plan of compensation in terms of the provinces in helping them out and I totally agree with the two earlier speakers

کہ یہ صرف صوبوں کا کام نہیں ہے۔ اس میں وفاقی حکومت کو بھی ایک کردار ادا کرنا پڑے گا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی ٹھوس اقدامات یا کوئی ٹھوس پالیسی' بالخصوص compensation کے بارے میں سامنے نہیں آئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا' کہ intensity flood کی اتنی ہے کہ وزیر اعظم کو خود اس وقت پشاور میں جا کر چیف منسٹر بلوچستان اور اسی طرح سندھ میں جا کر چیف منسٹر سندھ کے پاس بیٹھ کر معاملات کو طے کرنا چاہیے تھا لیکن وہ صرف اور صرف ہوائی جائزوں تک ہی اپنے آپ کو محدود کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! راولپنڈی کے اندر بھی floods کی وجہ سے تباہی آئی لیکن وہاں پر بھی لوگوں کے لیے early quick relief ابھی تک سامنے نہیں آئی وفاقی حکومت کی جانب سے۔ سندھ کا دارالخلافہ' کراچی کا جو حال ہے وہ جناب چیئرمین آپ کے سامنے ہے۔ آج کراچی کی گلیاں اور کوچے Venice کے شہر کا منظر پیش کر رہے ہیں اور بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پچھلے چار یا پانچ یا چھ دنوں سے لوگ دفتر نہیں جا سکے' کیونکہ ان کے گھروں کے باہر چار چار' پانچ پانچ فٹ پانی ابھی بھی موجود ہے۔ جناب چیئرمین! کراچی شہر کے اندر اس وقت total

چاہے وہ بجلی ہو۔ تیس تیس، چالیس چالیس of all civil amenities ہے break down
گھنٹے گزر گئے ہیں اور لوگوں کو بجلی ابھی تک مہیا نہیں ہوئی۔ آج جناب چیئرمین اخبارات میں یہ
بات شائع ہوئی ہے کہ سائٹ اور دوسرے انڈسٹریل یونٹس کے جو الیکٹرک ادارے ہیں، انہوں
نے ایک پریس کانفرنس کر کے چوبیس گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے پچھلے ہفتے،
دو ہفتے سے ان کی فیکٹریاں مکمل طور پر بند ہیں کیونکہ وہاں پر بجلی فراہم نہیں کی جا رہی ہے،
KESC کی جانب سے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ فیکٹریاں بند ہونے کی وجہ سے وہاں پر لوگ
جو روزگار کما رہے ہیں، وہ affect ہو رہے ہیں اور ان کے جو بیرون ملک orders ہیں export
کے، وہ ان orders کو meet کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنا ایک
I don't want to give wrong figures on the Floor of بھی دیا ہے estimated loss
that runs into millions and milions of rupees. لیکن the House.
صورت حال ہے جناب چیئرمین کہ total break down of civil amenities ہے اور KESC
مکمل طور پر اپنی privatization کے بعد بجلی فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مجھے یہاں پر یہ
بھی کہنے دیجیے جناب چیئرمین! کہ اس میں بھی وفاقی حکومت KESC کو shelter دے رہی
ہے کیونکہ آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین صاحب! کہ پانچ جون کو پچھلے سیشن کے اندر نکتہ
اعتراض پر میں نے یہ مسئلہ KESC کا اور کراچی میں طویل لوڈشیڈنگ کا اٹھایا تھا۔ پانچ جون کو
آپ نے اس مسئلے کو Standing Committee کے پاس refer کیا۔ 16 جون تک اس
Standing Committee نے meeting call نہیں کی اور جب 16 جون کو meeting call نہیں
ہوئی تو ممبران نے 16 جون کو آئین اور rules کے تحت اس meeting کو requisition کیا
اور جناب چیئرمین! اس requisition کی تاریخ 30 جون کو پوری ہو رہی تھی کیونکہ آئین اور
قانون کے مطابق چودہ دن کے اندر ایک requisitioned اجلاس کو بلانا ہے۔ 30 جون کو وہ
تاریخ پوری ہوئی، requisition پھر بھی نہیں ہوئی۔ سینیٹ سیکریٹریٹ نے دو مرتبہ ایک پانچ
جولائی کو اور دوسرا چودہ جولائی کو meetings schedule کیں، وفاقی حکومت کو یہ بات باور
کروائی کہ یہ آئینی تقاضا ہے جس کو پورا کرنا ہے لیکن وفاقی حکومت کے متعلقہ محکمے کے وزیر
اور سیکریٹری کے پاس وقت نہیں تھا کہ وہ اس requisitioned اجلاس میں آئیں اور کراچی

کے لوگوں کے ساتھ کے ای ایس سی جو حشر کر رہی ہے اس کو وہاں پر لا کر accountable کریں۔

جناب چیئرمین ! میں یہاں پر یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ کو استعمال کیا جا رہا ہے

and I want to bring it on record of this House that there is a petition pending against the KESC in the High Court of Sindh and there the statement of mine is being used by the counsel of the KESC. The counsel of the KESC has taken the position and he has filed my verbatim and he has taken the position that since the matter is before a Standing Committee of Parliament which is a much wider and bigger ambit than the High Court, therefore, the High Court should not go into this matter. On the floor of this House, I would like the High Court to be well informed that despite the fact that there is a requisition pending , despite the fact that there is a constitutional obligation on the Federal Government , deliberately, the meeting is being avoided to give shelter to the KESC and I will be prepared to withdraw that motion from the Standing Committee and let the matter be taken up by the High Court of Sindh. So at least, one platform can be used for giving justice because it appears that Parliament has totally failed in doing that .

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات کے اندر یہ مناسب ہوگا کہ جو بالخصوص مردان اور چارسدہ کے اضلاع ہیں اور کراچی اور سندھ کے دیگر علاقوں میں جہاں سیلاب آتا ہے ان علاقوں کی جو متعلقہ صوبائی حکومتوں ہیں وہ ان علاقوں کو فوری طور پر calamity affected areas declare کریں۔ فی الوقت میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سندھ کے اندر کراچی ' مردان اور چارسدہ کی صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ ان کو فوری طور پر calamity affected areas

declare کریں اور وفاقی حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنا ایک جامع پروگرام فوری طور پر وہاں پر launch کرے۔ شکریہ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین، مسٹر نثار احمد میمن۔

Senator Nisar Ahmad Memon: Thank you Mr. Chairman. I am grateful to you for giving me this time to participate in a very important national issue. I believe what we are facing today is not something that can be said that it is a man made catastrophe. It is something that the nature has given us. It is something that one was waiting for a long time because this country needed water, needed the rains but then this is the nature where the floods have been there. Now the question is, was the country prepared for such a major flood, such a major rainfall and whether some actions immediately following the rains and floods were taken by the Government of Pakistan and I think the Government means the Government of federation in the four provinces, were they ready to do it? Did they do it in actual terms or not? I think this is the moot point and this is what we need to look at. I think we all join and I certainly agree with all my colleagues that we must offer condolences to all the families who sufferred the loss of their dear ones. We also believe that the governments must quickly come forward to give them the compensation that is required in this time of catastrophe.

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا کہ حکومتوں نے کیا کیا' یہ بہت ضروری ہے اور یہ جو ہوا ہے وہ قرا قرم سے لے کر کراچی تک ہوا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہوا کہ صرف ایک جگہ ہو گیا اور دوسری جگہ رہ گئی۔ اس کا مقصد کیا ہے؟ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ کہیں پر کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ اس کا

magnitude اتنا تھا کہ وہاں سے جب پانی چلا ہے --- مجھے معلوم ہے کہ شمالی علاقہ جات کے لوگوں نے ہم سے رابطہ کیا ہے' سکردو کے area میں خرمنگ قلعہ میں لوگ کٹ گئے تھے۔ اب سوال یہ ہے جب لوگ وہاں سے پیدل چل کر آئے' communication چلا گیا۔ Roads چلے گئے اور جب یہ پیدل پہنچے تو انہوں نے اطلاع دی تو پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ میں صرف ایک example دے سکتا ہوں کہ جب مجھے علم ہوا تو میں نے KANA کے سیکرٹری کو telephone کیا۔ انہوں نے فوری طور پر امداد پہنچانے کے لیے سکردو کے ڈی سی کو وہاں بھیجا اور وہاں کے لوگوں کو امداد کے لیے پہلے سے ہی FCN کی force وہاں موجود تھی اور وہ بھی کام کر رہے تھے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ کئی علاقوں میں جہاں پر اتنے دور دراز علاقے یعنی شمالی علاقہ جات جن کا شاید ذکر یہاں پر بڑا کم ہوتا ہے کیوں کہ وہ یہاں پر فاٹا کی طرح represented بھی نہیں ہیں۔ لہذا میں نے سوچا کہ وہاں سے چلتا ہوں پھر دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں Frontier کی کافی بات ہو چکی ہے' پنجاب میں بھی نقصان ہوا ہے اور سندھ میں کراچی کا ذکر ہوا۔ ہمارے فاضل دوست نے ابھی یہ کہا تھا اور وہ الفاظ یہ تھے for the long term planning کا فقدان ہے' نہیں ہوئی ہے۔ آیئے میں صرف اس ہاؤس میں record of this House and for the information of those who may be unaware

ان کو میں یہ بتا دوں کہ long term planning حکومت نے کیا کی تھی۔ 2002 میں صدر پاکستان نے کراچی میں جب وہ plan کر رہے تھے تو وہاں پر ایک major mega project جو شروع کیا تھا وہ Liari Express Way کا تھا اور مجھے آج اس سانحے کے وقت یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اس project کی وجہ سے traffic کا نظام' transportation کا نظام تو بہتر ہو ہی گیا مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ planning, vision and thinking یہ تھی کہ جب یہ لیاری ندی بہہ گئی تو لیاری کے دونوں طرف Liari Express Way جو بنا ہے اور یہاں پر جو عوام رہتی تھی' غریب لوگ رہتے تھے' چیئرمین صاحب! آپ بھی جانتے ہیں کہ وہاں پر ہمیشہ اموات واقع ہوتی تھیں' بچے چلے جاتے تھے اور بہت نقصان ہوتا تھا' آج وہاں پر اس project کی وجہ سے جو کہ ان بارشوں سے پہلے complete ہو چکا ہے' چوبیس ہزار خاندانوں کو دوسری جگہوں پر resettle کیا گیا ہے۔ اس وقت وہ لوگ یہ کہتے ہیں اور آپ انہیں کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ

اگر یہ صدر صاحب کا vision نہ ہوتا اور یہ Liari Express Way نہ بنتی تو شاید ایک بہت بڑا سانحہ کراچی کے لیے ہوتا اور کراچی کے رہنے والے کی حیثیت سے میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی ہمیں سمجھ دی تھی کہ ہم نے وہ کر لیا اور ایک بڑی مشکل سے ہم بچ گئے ۔ مگر کیا واقعی کراچی کے حالات اتنے اچھے ہیں؟ نہیں، بالکل نہیں۔ کراچی پورٹس نے جو underpass بنایا تھا اس میں ایک لاش اور موٹرسائیکل بھی ملی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس کی جو بناوٹ تھی اس میں کہیں پر کوئی مسئلہ ہے مگر کیا حکومت نے اس کو چھوڑ دیا؟ نہیں۔ اس کے لیے ایک inquiry ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے سینیٹر بابر صاحب اس ہاؤس میں اس کو پیش کریں گے کہ وہ کیا عوامل تھے جن کی وجہ سے اس underpass سے نقصان ہوا اور دوسرے علاقوں میں بھی یہ ساری صورتحال ہوئی ہے۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ اس وقت صورتحال سنگین ضرور ہے مگر یہ قدرتی مواقع ہوتے ہیں اور ان میں یہ ہوتا ہے۔ اب یہ ہے کہ ہمیں جو response دینا چاہیے، مجھے یقین ہے کہ کراچی سے اگر ہم باہر نکلتے ہیں تو ٹھٹہ میں کے ٹی بندر کا علاقہ ہم سے کٹ چکا ہے اور وہاں سے اگر ساکڑو کے بعد ہم دیکھتے ہیں، میں وہاں سے جا رہا تھا تو مجھے روکا گیا کہ وہاں نہ جائیں مگر میں جاؤں گا، اس لیے کہ وہاں پر لوگوں کو دوائیوں کی ضرورت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ mobile dispensaries جو بھی پاکستان میں ہیں ان کو ان علاقوں میں بھیج دیا جائے۔ اس طرح کی ہمیں سفارشات دینی چاہئیں اس ہاؤس سے تاکہ ان مسائل کا سامنا کیا جا سکے۔

آج میں یہ اخبار دیکھ رہا تھا کہ سبی سے لے کر سکھر، خیرپور، میرپورماتھیلو، گھوٹکی، دادو، سانگھڑ، شکارپور، نواب شاہ، پیر جو گوٹھ، خیرپور، تلہار، کراچی، حیدرآباد، یہ سارے اس زد میں آچکے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ صوبائی حکومت ان حالات میں وہ سارے کام کر رہی ہوگی جن کی ذمہ داری ان پر لاگو ہوتی ہے۔

میری ایک suggestion ہے جناب چیئرمین! کہ پاکستان کے یہاں ہر علاقے کے سینیٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، اگر آپ اور Leader of the House and Leader of the Opposition مل کر ٹیمیں بنائیں، جو ہر صوبے میں جائیں اور پھر یہاں پر آکر رپورٹ کریں کہ وہاں پر کیا نقصانات ہوئے ہیں اور کیا actions حکومت کی طرف سے لیے گئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ ہاؤس کے لیے ایک direct input ہو جائے گا اور اس کے بعد اگر آئندہ کے لیے

کوئی ایسے منصوبے تیار کرنے ہیں تو ہم ان کو support کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہاں پر ہمیں funds جمع کر کے، اگر ہمارے پچھلے جو funds ہیں، جو ہم نے earthquake میں جمع کیے تھے، اگر وہ موجود ہیں تو ان علاقوں میں بھیجنے چاہئیں تاکہ اس وقت ہم یہ نہ کہیں کہ یہ نقصان کس نے کیا۔ نقصانات تو ہوتے ہیں مگر ان کا مقابلہ کرنا بہت ضروری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مقابلے کے لیے ہم سب چاہے کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں، کسی بھی جگہ سے تعلق رکھتے ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مل کر کام کریں گے اور پاکستان کے اس سنگین سانحہ میں اور جو تکالیف پیش آئی ہیں ان کا مقابلہ کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! یہ جو suggestion ہے میمن صاحب کی تو Leader of the House اور Leader of the Opposition سے بات کریں اور جو ان ٹیموں کے ساتھ جانا چاہیں کیونکہ that is a good idea. **مولانا گل نصیب خان۔**

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! اس وقت پورے ملک اور اس ملک میں رہنے والے تمام باشندگان وطن انتہائی کرب و الم اور مشکل سے دوچار ہیں۔ سینیٹ اس ملک کا ایک متفقہ باالائی ادارہ ہے۔ یہی ادارہ اس بات کا مستحق ہے کہ وہ قوم کے دکھ درد میں شریک ہو اور ان تمام مسائل اور مشکلات کی نشاندہی کرے، جن مسائل اور مشکلات کی وجہ سے قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا سہارا مل سکے۔

جناب چیئرمین! اس وقت تقریباً پورا ملک سیلاب کی زد میں ہے۔ ہم بجائے ایک دوسرے کو ملامت کرنے کے اگر اصل مسائل اور مشکلات کی نشاندہی کریں گے تو یہ قوم سے اور ملک سے خیرخواہی ہوگی۔ 27 اور 28 تاریخ کو میں گلگت میں تھا اور گلگت میں اسماعیلیوں کی مسجد اور جماعت خانہ پر پانی کا بہت بڑا ریلہ آیا اور چھ مرد اور ایک عورت اس سیلاب میں بہہ گئے اور شہید ہوگئے۔ جس وقت میں وہاں پر کھڑا تھا اس وقت تک عورت کی لاش نہیں مل سکی تھی۔ اس کے بعد مسلسل پورے ملک میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ملک سے تعلق رکھنے والے سینیٹر حضرات اس بحث میں حصہ لیں گے اور مسائل کو آپ کے سامنے رکھیں گے لیکن صوبہ سرحد میں سب سے پہلے، اس سیلاب سے بھی پہلے 23 تاریخ کو مانسہرہ اور بٹگرام کے علاقے میں بارش ہوئی

اور سیلاب آیا' کافی زیادہ لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ لوگوں کے گھر ویران ہوگئے۔ بہت زیادہ خیمہ بستیاں جو پہلے زلزہ کی وجہ سے وہاں پر آباد تھیں وہ بھی برباد ہوگئیں۔ اس کے بعد تھوڑے دنوں کے بعد سب سے بڑا سیلاب چارسدہ میں آیا۔ چارسدہ سے پانچ چھوٹے اور بڑے دریا گزرتے ہیں۔ ان میں اس وقت جو سیلاب آیا اس سے پورا چارسدہ متاثر ہوا۔ وہاں کے رہنے والے لوگ شدید مشکلات سے دوچار ہوگئے۔ اس وقت بھی سینیٹ میں مختصر ڈیبٹ ہوئی تھی اور مشکلات کا تذکرہ ہوا تھا لیکن جناب چیئرمین! جو اصل مشکل پورے ملک میں ہے کہ قدرتی سیلابوں کے لئے جو قدرتی برتن بنائے گئے ہیں ان پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ وہاں پر گھر آباد کئے ہوئے ہیں۔ زمینیں آباد کی ہوئی ہیں' مارکیٹیں بنائی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب سیلاب اپنی اصل شکل میں آجاتا ہے تو لوگوں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ لوگوں کا سیلاب کے اصل برتن میں مکانات بنانا' زمینیں بنانا' مارکیٹیں بنانا ان کی نادانی ہے لیکن کم از کم ہمارے ملک میں اتنا کنٹرول تو ہونا چاہیئے کہ ہم قوم کو اور لوگوں کو ایسا نہ کرنے دیں۔ اس کے لئے قانون بنائیں' میرا خیال ہے کہ اس پر پہلے سے قانون موجود بھی ہوگا' لیکن صوبائی حکومتیں' ضلعی حکومتیں کو اور مرکزی حکومت اس پر مکمل عملداری کو یقینی بنائے اور کسی کو یہ اجازت نہ دے کہ وہ road side پر اور ایسی جگہوں پر جہاں پر سیلاب آتے ہوں وہ وہاں پر اس قسم کی تعمیرات کریں' اس پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

جناب چیئرمین! ایک صورت یہ تھی اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو ہمارے irrigation dep tments ہیں اور جو ہمارے CNW کے ڈیپارٹمنٹ ہیں' ہمارا جو public health کا محکمہ ہے' موسمیات کا محکمہ ہے کم از کم ان محکموں کو پہلے سے قوم کو آگاہ کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے سیلابوں کا مقابلہ' بارشوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے اور کہاں کہاں پر ایسی کمزوری ہے جس کے حوالے سے وہ بروقت کام نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم قوم کو آگاہ کر سکتے تھے کہ وہ اپنے آپ کو محفوظ مقامات پر لے جائیں۔ جناب چیئرمین! اسی صورت حال میں ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی سیلاب کی سطح بلند ہوئی اور کافی نقصانات ہوئے۔ اسی طریقہ سے لکی مروت میں ہوا اور کرک میں تو ایک ایسا حادثہ ہوا جس کو یقیناً اگر بیان کیاجائے تو انتہائی دردناک واقعہ ہوگا۔ مختلف اطراف سے لوگ کرک میں سیلاب کے منہ پر میلہ لگا لیتے ہیں اور پھر رات بھی وہاں گزاری۔ صبح

نیند کی حالت میں سیلاب آیا اور وہ سب غریب، مزدور اور محنت کش سیلاب کی نذر ہوگئے۔

جناب چیئرمین! اسی طریقے سے اس وقت دیربالا، دیرپائین، سوات، مالاکنڈ ایجنسی، شانگلہ، بونیر بھی متاثر ہیں لیکن سب سے زیادہ متاثر مردان اور چارسدہ ہے۔ صوابی اور نوشہرہ بھی تھوڑا بہت متاثر ہے۔ اس وقت جب سیلاب آیا، میں پشاور میں جمعیت العلمائے اسلام کی صوبائی مجلس عامل کے اجلاس میں تھا۔ ہم نے اجلاس ملتوی کردیا اور ایمرجنسی کے طور پر وزیراعلیٰ سے ملاقات کی۔ ہم نے ایمرجنسی کی تمام صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے اقدامات کئے اور میں خود مردان پہنچا جہاں پر پل سے سینکڑوں لوگ سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ لیکن جناب چیئرمین! اس وقت جب زلزلہ آیا اور مانسہرہ تباہ وبرباد ہوگیا تو ہم خود کھڑے تھے لیکن حکومت کے پاس ایسی کوئی مشینری نہیں تھی کہ ہم بروقت قوم کی مدد کرسکیں۔ یہ ایک کمزوری ہے جس کی میں نشاندہی کرتا ہوں، کسی کو ملامت کرنے کے لئے نہیں۔ مردان میں جب ہم گئے تو جناب چیئرمین! اس حکومت کے آنے سے پہلے جو فوجی حکومت تھی، صوبہ سرحد کی حد تک انہوں نے ایک کام کیا ہے۔ ہر ضلع کے پاس ایمرجنسی کے لئے ایک بلڈوزر ہوتا تھا اور تقریباً ہر محکمے کے پاس مثلاً ارگیشن سروسز و ورکس، زراعت اور پارس کے پاس ہوتا تھا لیکن اس سول حکومت کے آنے سے پہلے جو فوجی حکومت تھی انہوں نے وہ سارے ایمرجنسی کے آلات جمع کرکے ایک کمپنی اباسین کنسٹرکشن کے حوالے کردیئے تھے۔ ان کا مرکزی دفتر پشاور میں ہے۔ تو دیر میں سیلاب آنے کی صورت میں نہ وہاں حکومت کے پاس ٹریکٹر، نہ بلڈوزر اور نہ ایسے آلات موجود تھے جن کو ایمرجنسی کے طور پر استعمال کرسکیں۔ تو یہ دوسری کمزوری ہے جو میں بتا دیتا ہوں۔ وہاں پر ہمیں ایک ایسی مشین کی ضرورت تھی، گرے ہوئے پل کے چاروں جانب لوگ پھنسے ہوئے تھے، ہمیں وہاں سوراخ کرنے کے لئے مشین کی ضرورت تھی وہ نہ مل سکی۔ ہم نے بہت بھاگ دوڑ کی لیکن ہمیں کوئی مشین نہیں ملی۔ روڈ پر جو این ایچ اے کی مشینری کھڑی تھی ان کے ساتھ بھی ہم نے گھنٹوں محنت کی لیکن پھر بھی نہ مل سکی۔ تو کم ازکم ہر ضلع میں اتنی ایمرجنسی مشینری تو ہونی چاہیے جو ایسی صورتحال میں کام آسکے۔ ہم وہاں کرائے پر ایک مشین لائے لیکن وہ بھی وہاں کام نہ کرسکی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں ایمرجنسی واقع ہوتی ہے وہاں پر حکومت کی عملداری ختم

ہو جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ مردان میں جب یہ ایمرجنسی آئی تو پوری قوم چاروں طرف کھڑی ہے کسی کو کام کرنے کی اجازت نہیں دیتے ' ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت کی عمل داری ہو اور پوری قوم کو ایک طرف کر کے حکومت اپنے طور پر وہاں پر کارروائی کرے۔ ایسی ہی صورت حال جب زلزہ آیا تھا تو ان علاقوں میں بھی تھی۔ لوگ چاروں طرف سے کھڑے ہوتے ہیں اور پوری قوم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہاں پر بھی اپنی سیاست آگے کر دیں اور دوسروں کو پیچھے دھکیل دیں تو ان حالات میں حکومت کی مکمل عمل داری ہو اور چاروں اطراف سے حادثہ کی جگہ کو گھیر کے وہاں پر اپنے طور پر کام کو یقینی بنائے اور پھر قوم کو وہ جو لاشیں ہیں یا جو کچھ بھی ہو ان کو حوالے کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! کل برسوں میں خود مردان گیا اور اس جگہ کا معائنہ کیا جو سبزی منڈی کے علاقے ہیں۔ جہاں پر سیلاب سب سے پہلے پھوٹ پڑے۔ تو لاکھوں ٹن کے حساب سے سبزیاں برباد ہوگئیں۔ دکانوں میں دس فٹ تک پانی کھڑا تھا اور جناب چیئرمین! سب کے سب وہ جو جتنا کچھ تھا وہ سب برباد ہو گیا۔ اب نہ گھر ہے نہ بجلی ہے نہ پانی ہے نہ کھانے کے لیے کچھ ہے لہٰذا جو نوجوان ہوتے ہیں وہ جس طرف بھی رخ کرتے ہیں وہاں پر ایک مشکل صورت حال سے لوگ دو چار ہوتے ہیں لہٰذا جناب چیئرمین! اس کے دوسرے دن وزیر اعلیٰ سرحد جناب اکرم خان درانی خود چلے گئے ۔ وزیر داخلہ بھی گیا' کور کمانڈر بھی گیا اور مرکزی وفاقی وزیر امیر مقام بھی گیا۔ انہوں نے لوگوں کے دکھ درد میں شرکت تو کی لیکن وزیر اعلیٰ سرحد نے تمام مرحومین کے لیے ایک ایک لاکھ روپے اعلان کیا۔شدید زخمیوں کے پچاس ہزار روپے کا اعلان کیا اور کم درجے کے زخمیوں کے لیے پچیس ہزار روپے کا اعلان کیا لیکن جناب چیئرمین! اتنے بڑے سانحے میں قوم کی یہ مدد؟ میرے خیال میں اس وقت تو وزیر اعلیٰ نے یہ اعلان کر دیا کہ یہ کل سے release ہوگی لیکن لوگوں کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ پینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ لوگ پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ تمام سسٹم برباد ہو گئے ہیں لہٰذا جناب چیئرمین! اس صورت حال میں اگر مرکزی حکومت ظاہر ہے نہ ہم مرکز میں یہ فرق کر سکتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت نہیں ہے ' نہ ہم صوبوں میں یہ فرق کر سکتے ہیں کہ صوبے میں پاکستان کی حکومت نہیں ہے۔ نہ ضلع کے بارے میں ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ پاکستان کا ضلع نہیں ہے۔

ساری اس وقت مرکزی ، صوبائی اورضلعی حکومتیں ظاہر ہے قوم کی نمائندہ حکومتیں ہیں لیکن اکائیاں بغیر وفاق کے نہیں چل سکتیں اور emergency کے حالات میں اور اس قسم کی صورت حال سے دو چار ہونے کی صورت میں اگر پوری حکومتوں میں اورقوم میں یکجہتی نہیں ہوگی تو ہم مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

اس وقت میں گلہ کے طور پر اگر یہ کہوں کہ مرکزی حکومت نے اس وقت تک جس قسم کے اقدامات کی ضرورت تھی اور اس میں اس کی صلاحیت ہے، قوت بھی ہے وہ اب تک نہیں کر سکی۔ اگر اسی سینیٹ جیسے معزز ادارے کے ذریعے سے ہم مرکزی حکمرانوں کو اور مرکزی حکومت کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اوروہ باقاعدہ صوبائی حکومتوں کی monitoring کرے۔ وہ اگر کسی کام میں کمزوری دکھاتے ہیں تو باقاعدہ ان کے حوالے سے بھی ان کی monitoring ہو جائے۔ اس وقت یہ پوری سینیٹ اور قومی اسمبلی اورتمام صوبائی اسمبلیاں یہ کہیں کہ ہم پوری قوم سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ان مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو لوگ زخمی ہوئے ہیں، جن کے گھر ویران ہوئے ہیں ان کے ساتھ یقیناً اس غم، درد اورمشکل میں ہم شریک ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ اس وقت ہم اپنی قوم کو ان نوجوانوں کو آواز دیں جو فلاحی طور ہمیشہ سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ان NGOs کو جو قوم کو اور ملک کو سدھارنے میں ایک role ادا کرتے ہیں ان سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ اس مشکل گھڑی میں خصوصاً پورے ملک اور صوبہ سرحد کے ان اضلاع چارسدہ اور مردان ہیں اور نزدیک جو اضلاع ہیں ان کی مدد کے لیے کمربستہ ہوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین، شکریہ، بی بی یاسمین شاہ صاحبہ،

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب عالیٰ! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حالیہ بارشوں سے ہمارے پاس جو نقصان ہوا ہے ۔چاروں صوبوں میں لوگ بے گھر ہوئے ہیں کافی لوگوں کی جانیں گئی ہیں۔لوگوں کے پاس کھانے کے لیے راشن نہیں ہے، پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ لوگ ابھی بھی پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ جن کو وہاں سے نکالنے والا کوئی نہیں ہے۔ جناب میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس میں ذمہ داری میرے حساب میں جاتی ہے یہاں پر جو ہمارے کام ہوتے

ہیں، پینے کے پانی کا جو سسٹم ہے، وہ صحیح طریقے سے نہیں ہے ہمارے گٹر لائن کا draining system ٹھیک نہیں ہے اسی وجہ سے جو بارشوں کا پانی ہے وہ over flow ہو جاتا ہے اور پانی باہر آ جاتا ہے ابھی بھی اس وقت چاروں صوبوں کا یہ حال ہے کہ پینے کے پانی میں گٹر کا پانی mix ہو گیا ہے۔ even جو کراچی ہے اس میں بھی یہی حال ہے دو دن پہلے انہوں نے TV پر ایک فلم دکھائی تھی۔ میرے خیال میں جیو والوں نے دکھائی تھی۔ پورے گٹر کا پانی پینے کے پانی میں mix ہو رہا ہے اور لوگ اسی طرح پانی پی رہے ہیں۔ حیدر آباد میں بھی یہی حال ہے۔ اس session میں میں نے یہ بھی آپ کو بتایا تھا میرے خیال میں میں نے یہی point raise کیا تھا کہ پینے کے پانی کا حیدر آباد میں بہت زیادہ مسئلہ ہے۔ وہاں پر گٹر کا پانی جو ہے وہ پینے کے پانی میں mix ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں کے شکار ہو رہے ہیں۔ جناب! تھوڑی دیر پہلے ربانی صاحب نے جو speech دی تھی اس میں انہوں نے کراچی کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا میں ان کی اس بات کی تائید کرتی ہوں اور اس بات سے بالکل agree کرتی ہوں کہ کراچی کا جو نظام ہے وہ بالکل درہم برہم ہے۔ light کا نظام بہت درہم برہم ہے۔ وہاں کافی گھنٹوں سے light نہیں ہے۔ وہاں پر پینے کے پانی کا سسٹم نہیں ہے۔ جہاں پر پانچ منٹ کا راستہ ہے وہاں پر پانچ پانچ گھنٹے پہنچنے میں لگ جاتے ہیں۔ گاڑی جا رہی ہے آگے سے road ٹوٹا ہوا ہے۔ نہیں پتہ چل رہا گاڑیاں اندر چلی جاتی ہیں اور اس طرح کافی نقصان ہوتے ہیں۔ جناب! حیدر آباد، کراچی، ٹھٹھہ، بدین، لاڑکانہ، دادو، سکھر چارسدہ، مردان سانگھڑ، نواب شاہ، سارے اس آفت میں آ رہے ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں ان سب سے زیادہ جو رورل ایریا کے لوگ ہیں اور جو گاؤں کے لوگ ہیں وہ زیادہ suffer کر رہے ہیں۔ وہاں پر light کا نظام کافی درہم برہم ہے۔ light کی تاریں کھمبے سے گری پڑی ہوئی ہیں وہ کچی زمین میں ہیں اسی وجہ سے وہ اکھڑ گئے ہیں اور وہ ساری جو تاریں ہیں وہ اس طرح بالکل ننگی بچھی ہوئی ہیں اور جس سے لوگوں کو کافی نقصان بھی ہو رہا ہے کہ بچے گھوم رہے ہیں، لوگ بھی گھوم رہے ہیں اس سے کافی نقصانات ہو رہے ہیں۔ لوگوں کے جو کچے مکانات ہیں۔ وہ گر گئے ہیں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ لوگوں کے پاس کھانے کا راشن نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ذمہ داری صوبائی حکومتوں کے ساتھ ساتھ ہماری گورنمنٹ کے جو لوکل ناظمین ہیں ان پر زیادہ تر جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں پر ہر ڈسٹرکٹ میں

ناظم ہے۔ ہر علاقے میں ناظم بیٹھا ہوا ہے ہر شہر میں ناظم ہے۔ ان کے اوپر یہ ساری ذمہ داری جاتی ہے۔ کافی ناظمین جو ہیں وہ بھرپور اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں لیکن اس فلور پر آج میں یہ بات بھی کہنا بڑا ضروری سمجھوں گی اور میرے خیال میں بالکل صحیح بات ہے۔ ہمارے کافی ناظمین ایسے ہیں کہ اپنی ذمہ داری سے بالکل بے خبر ہیں وہ ناظم کی کرسی پر بیٹھ تو گئے ہیں۔ لیکن اس کی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے ہیں۔ جناب! پچھلا flood جو ہمارے پاس آیا تھا بدین میں آپ کو یاد ہوگا اس میں پانچ پانچ ہزار روپے دیئے گئے تھے۔ ایک فیملی کو فی گھر کے لیے، ابھی مندوخیل صاحب نے تقریر میں کہا تھا کہ ۲۵ ہزار روپے بھی ایک گھر کے لیے کم پڑتے ہیں۔ اس مہنگائی میں تو پانچ ہزار روپے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جناب پانچ ہزار میں کیا ہوسکتا ہے۔ پانچ ہزار میں وہ کیا گھر بنائیں گے۔ ظاہر ہے پانچ ہزار میں وہ ایسا ہی گھر بنائیں گے کہ دو لکڑیوں کا وہ ایک بنا دیں گے اوپر چھت ڈال دیں گے۔ جو اگلے flood میں اگلے برسات میں وہ پھر گر جائے گا۔ جناب! اس کے لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اس طرح کے funds دیئے جائیں اور system کو بالکل ٹھیک کیا جائے تاکہ جب flood آئے یا اس طرح کی بارشیں ہوں تو جو ہمارا پینے کے پانی کا نظام ہے اس کو ٹھیک ہونا چاہیے ہمارے جو roads ہیں، راستے ہیں اور جو drainage system ہے، خاص طور پر ان چیزوں کو ٹھیک ہونا چاہیے، ہمیں صرف بارش اتنا تنگ نہیں کرے گی، پھر ہمارے لئے بارش زحمت نہیں ہو گی بلکہ رحمت ہو گی۔ ظاہر ہے بارش ہمارے لئے بہت ضروری ہے، بارش نہ ہونے کی وجہ سے بھی بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت بہت سی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، غریب لوگ جن کا کہ دارومدار اور گزر بسر فصلوں پر ہے، ان کے لئے بڑا مشکل مرحلہ آ گیا ہے، وہ لوگ بیچارے بھوک سے مر رہے ہیں اور وہ فاقہ کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور بارشوں کی وجہ سے وہاں پر کوئی اناج نہیں پہنچ پا رہا اور نہ کوئی پہنچا سکتا ہے اور نہ وہ ادھر سے باہر نکل سکتے ہیں، وہاں پر لوگ برے طریقے سے پھنسے ہوئے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے التجا ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر کیونکہ سارے علاقوں میں لوگ نہیں پھنسے ہوئے لیکن کافی ایسے علاقے ہیں جہاں پر لوگ بہت برے طریقے سے پھنسے ہوئے ہیں، جن کے گھر گر گئے ہیں، ان کو وہاں پر funds پہنچائے جائیں اور ان کی خبر گیری کی جائے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں light کا نظام کافی خراب ہے۔ لیاقت جتوئی صاحب کافی کام کر رہے ہیں no doubt کہ وہ کافی کام کر رہے ہیں' وہ جاتے بھی ہیں لیکن میری ان سے یہ گزارش ہے کہ جو officers انہوں نے تعینات کئے ہوئے ہیں وہ وہاں لوگوں کے لئے زیادہ مسائل پیدا کرتے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ مختلف districts میں جائیں اور کھلی کچہری لگائیں اور لوگوں سے ان کی پریشانیاں اور مسائل پوچھیں اور جس آفیسر سے زیادہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں اس کو ہٹا کر وہاں پر نیا آفیسر تعینات کیا جائے۔ اس طرح سے میں سمجھتی ہوں کہ لوگوں کی بہت سے پریشانیاں کم ہوں گی۔

دوسری میری گزارش ہے کہ جیسے رضا ربانی صاحب نے بھی کہا کہ جہاں پر flood آیا ہوا' جہاں پر بارشیں ہوئی ہیں اور جہاں پر زیادہ نقصانات ہوئے ہیں وہاں پرگورنمنٹ visit کر کے ' research کر کے اس کے بعد اس کو calamity hit area declare کیا جائے' ان کے قرضے وغیرہ معاف کئے جائیں اور ان کی پریشانیاں دور کی جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد ساعد۔

Senator Dr. Muhammad Said: Thank you Mr. Chairman. My presentation here will be specific to the our Frontier Provjnce. Mr. Chairman, this year "mon soon" rains have broken all previous records since 1975, and these rains have really played havoc in our province. Out of the 24 districts, 16 districts are very badly affected and among these *Charsada*, *Mardan*, *Mansehra*, *Tank* and *Karak* are at that top of the list. Mr. Chairman, according to the latest report that we have received this morning, in all 144 people have, unfortunately, lost their lives and the numbers of injured really runs into thousands. Mr. Chairman, 16 thousands houses have been completely damaged. there are villages which are completely submerged in water. As mentioned by my friend

Asfandyar Wali, the shopping areas in *Mardan* and in *Charsada*, markets and shops, schools and hospitals, are inundated by flood water. I would also like to mention that *Mardan* and *Charsada* districts, are the most fertile areas of our province. At the time of this flood, we had standing crops, cash crops of Tobbaco and sugarcane these crops have been completely destroyed.

Mr. Chairman! yesterday morning I was travelling from Peshawar to Islamabad and I had a brief stop at Kund. You must have seen the Kund National Park, it was all submerged in water. Where the two rivers the Kabul and the Indus use to meet, the confluence presented a scene of an ocean or a sea rather than a river. Mr. Chairman, this flood, that we have had, this summer had no parallel in the last 30 years. As we are being told, this was a result of a sudden down pour. Cloud brust, the rain was the result of the cloud brust. It came at night and within 6 hours it washed away everything.

Mr. Chairman! it is unfortunate that we have a Flood Relief Commission at the federal and also at provincial level. It is on record sir, that no warning was given to the people and also I would like to put it on the record that there was no emergencey evacuation plan. People did all the evacuation on self help basis. It was later on that the Army *jawans* came in to help. Sir, I would like to mention that what has been passed is now past, let us see what can we do and what should be done in case of a future flood situation. First of all I feel sir, that for each province and if possible for each district, we should have a disaster plan and in case of a

disaster like a flood, we should have an emergency evacuation plan and should have the stand by arrangements for road vehicles, boats and launches. We should have emergency rehabilitation plan and we should have in our stores engough tents. We should have a lot of food. We should have clean water and we should have also a lot of medical facilities and thirdly we should have a reconstruction plan as to how quickly the damaged houses can be reconstructed and how the roads and the bridges can be put in order. Mr. Chairman, I would also like to mention that much of the fault of course lies on the shoulders of the people. The Senator before me has pointed out the construction of houses and the construction of settlements right on the flood plans which in deed is a very high risk area. Mr. Chairman, what we need is a land use regulation or land use code. I quite agree with my friend at the construction of houses in the active flood plans should be completely prohibited and there should be a proper legislation for this. Also there should be building codes for the construction of bridges because the bridges that exist are too narrow, they are too low and they can't accommodate the discharge of all water and likewise all the culverts should be taken into account during the discharge of the river in flood times. Mr. Chairman, there should be also.....

(اس موقع پر مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: You want to finish now.

Senator Dr. Muhammad Said: Impossible sir.

Mr. Chairman: You want to continue after prayer.

Senator Dr. Muhammad Said: Yes, after prayer sir

جناب چیئرمین، کتنا وقت اور لیں گے۔

Senator Dr. Muhammad Said: Just five minutes more after the prayer.

Mr. Chairman: O.k. Then we will adjourn for Maghrib prayers and reconvene at 7.35 sharp.

.....

[The House was then adjourned for Maghrib Prayers]

.....

(The House reassembled after Maghrib Prayers with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro in the Chair)

.....

Mr. Chairman: Please continue.

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman, I was referring to the land use regulations and the land used code and I thought that reconstruction of houses and the reconstruction of the settlements right in the flood areas should be absolutely forbidden and there should be proper legislation for this. I would also like to suggest that we should have a plan for the construction of the dykes and *bunds* particularly in the low-lying area of Charsada because this is the only way by which the rural areas can be protected from floods. I would also like to draw your attention, sir, to the very poor performance of the Meteorology

Department. Meteorology Department should wake up to the occasion call.

Mr. Chairman, you would be surprised to know that in these districts Charsada and Mardan, there is no Meteorological Station. Whatever is reported, in terms of temperature and rainfall, it is all guess work. So, there is a need for a very elaborate network of Meteorological Station and also the Guaging Station for the measurement of the stream discharges. Mr. Chairman, I would also like to mention that our Meteorology Department acquires a satellite photograph from an American Organization called NOVA, the National Oceanographic and Atmospheric Administration. NOVA is a weather satellitte and we get photographs from this satellite every 24 hours. In fact all the interepretation of the weather forecast in Europe and America, is based on the interpretation of the photographs from the NOVA satellite. Unfortunately sir, there is no expertise in the Meteorological Department for the interpretation of these photographs and this is one reason why we are so poor in the forecasting of our weather. I think sir, its time that we should up grade our Meteorology Department, it should have the manpower who can decipher these photographs, we should have the latest gudgets. I would also like to mention sir, that until very recently, Meteorology Department was under the jurisdiction of the Ministry of Science and Technology. Since it has been merged with the Ministry of Defence, its performance has been extremely poor. There is a suggestion that it should be transferred from the Ministry of the Defence and given

again a separate status in the Ministry of Science and Technology. I would also like to mention Mr. Chairman, that there is a radar system weather station, one at Lahore and the other at Sialkot. This is being operated by the Flood Forecasting and Warning System in Lahore it covers the entire catchment area of the Uper Indus River System. Mr. Chairman, this is such an elaborate radar system that it can detect even a minute droplet of water hundred miles away, we would suggest that a similar radar system should be established in the NWFP to forecast the rain and the weather in the catchment area of Swat, Kabul, Gomal and Kuram basins. Lastly sir, I would like to suggest that the study of natural hazard

جس کو ہم قدرتی آفات کہتے ہیں۔

Has now become an independent academic discipline. Its very unfortunate that none of the Universities in our country, has courses in this discipline. Therefore, one of the suggestions, I would like to make is that we should have a National Institute of Natural Hazards. This should concentrate on the study of the earthquakes, on floods, snow avalanche and the land slides. This institute should be equipped with the lastest gudgets and laboratories and also it should have the most qualified staff. Thank you very much Mr. Chairman for giving me the time.

جناب چیئرمین: پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس طریقے سے مون سون

کا موسم ہے اور پورے ملک میں بارشیں ہو رہی ہیں' یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے' ویسے تو ہم یہاں بہت بولتے ہیں مگر اللہ کے سامنے تو بندہ بے بس ہو جاتا ہے' کچھ نہیں بول سکتا۔ مگر اس بات کا دکھ ہے کچھ لوگوں نے کہا کہ سندھ میں سیلاب آیا' بارشیں زیادہ ہوئیں اور کافی لوگ مرے' بہت دکھ ہوا۔ اسی طرح ہم نے فرنٹیئر میں خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھا' وہاں بھی کتنے لوگ مرے۔ بہت زیادہ بارش اور سیلاب تھا۔ اس سے پہلے وہاں زلزلہ آیا اس سے ہمارے کافی پاکستانی لوگ شہید ہوئے۔ اب یہ بارشوں اور سیلاب کا سلسلہ شروع ہوا' اللہ کے سامنے شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ یہ سب کچھ جو ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے مگر دوسرے انسانوں کا چاہیے کہ اپنے لوگوں کا خیال کریں۔ اب جیسا کہ میری بہن یاسمین نے سندھ کے بارے میں کہا کہ وہاں ایک تو سیلاب آیا اور دوسرا load shedding کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ٹھیک ہے کچھ علاقوں میں سیلاب کی وجہ سے کھمبے وغیرہ ٹوٹ گئے اور بجلی بند ہو گئی مگر جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ ہم پاکستانی اس WAPDA سے بہت تنگ ہیں۔ ایک تو اللہ کی طرف سے بندے پر زوال آجاتا ہے' بارش ہوتی ہے یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ہم مان لیتے ہیں لیکن کچھ ایسی چیزیں مثال کے طور پر اگر ایک طرف تو سیلاب آئے اور دوسری طرف پورے شہر میں اندھیرا ہو تو جناب چیئرمین صاحب! اس بارے میں بھی ہمیں کچھ دیکھنا اور سوچنا چاہئے۔ خاص طور پر WAPDA کے بارے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے بلوچستان کے علاقوں میں جس طرح سے ہم اللہ سے دعا کرتے تھے کہ اللہ بلوچستان میں بارش برسائے تاکہ تھوڑی سے آبادی ہو کیونکہ ہم بلوچستان والے تو برباد ہو گئے ہیں۔ میں آپ کے سامنے تین سالوں سے رو اور پیٹ کر یہ بتا رہی ہوں کہ جناب! اس WAPDA کو سنبھالیں آپ وعدہ کرتے مگر منسٹر صاحب آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں' سینیٹ کی بات کوئی سنتا ہی نہیں اور کبھی کبھی مجھے انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ میں کیوں اپنے صوبہ بلوچستان کی seat کو چھوڑ کر سینیٹ میں آئی۔ یہاں کوئی کام ہی نہیں ہوتا' کس کے لیے چیخیں' کس کو کہیں؟

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر آغا پری گل، بلوچستان کے بارے میں ایک بات بتاؤں' میں سیلاب پر بعد میں بات کرونگی' پہلے واپڈا کے بارے میں بات کرتی ہوں۔ میں دو تین دن نہیں آسکی میری امی بیمار تھی اس لیے میں کوئٹہ میں تھی یقین کریں چیئرمین صاحب! وہاں پر اتنا برا حال ہے کہ نو' نو اور بارہ' بارہ گھنٹے یعنی صبح آٹھ بجے بجلی جاتی ہے اور رات کو نو' دس' گیارہ بجے بجلی آتی ہے۔ کوئی سننے والا' بولنے والا نہیں ہے۔ چلیں ہم لوگ generator چلا لیتے ہیں مگر یہ غریب اور زمیندار کیا کریں' وہ کہاں جائیں؟ ہمارے زمیندار میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ بی بی آپ سینیٹ میں ہیں تو قومی level پر واپڈا کے بارے میں ہم زمینداروں کے لیے کیوں بات نہیں کرتیں؟

میں جتوئی صاحب کی برائی نہیں کرتی مگر جب ان کے بارے میں کچھ کہیں تو آنکھیں پھاڑ کر بندے کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ تو میری برائی کر رہے ہیں مگر میں کسی سے ڈرتی نہیں ہوں' میں وہی کہتی ہوں جو عوام کو تکلیف ہوتی ہے۔ بالکل عوام کو جو تکلیف ہے میں یہاں آ کر کیوں نہ کہوں' میں کیوں کسی کا لحاظ کروں' کس لیے لحاظ کروں؟ میرے بلوچستان کے پورے عوام اس وقت تکلیف میں ہیں' میں ان کے لیے یہاں آ کر کچھ بولوں ہی نا کیونکہ منسٹر صاحب ناراض ہونگے۔ ناراض ہوتے ہیں تو ہونے دو۔ مجھے عوام کی پرواہ ہے جنہوں نے مجھے وہاں سے ووٹ دے کر بھیجا ہے۔ میری آواز بے شک سنیں مگر میں صرف اللہ سے ڈرتی ہوں' کسی اور سے نہیں ڈرتی۔ میرے صوبے میں اگر غریب لوگوں کو تکلیف ہے تو میں ان کے بارے میں یہاں کیوں آواز نہ اٹھاؤں؟ کیوں نہ پکاروں کہ میرے لوگوں پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! بلوچستان کو اللہ جانے کس کی نظر لگی ہے' یہ اتنا پیارا اور امن والا صوبہ تھا کہ وہاں کسی کا بال تک ٹیڑھا نہیں ہوتا تھا۔ آپ آجکل دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ اللہ جانے لوگ کہتے ہیں کہ ان کے لوگ کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارے لوگ اپنے لوگوں کو کیسے اور کیوں ماریں گے۔ جن کی ہم نسلیں ہیں' جنہوں نے ہمیں پیدا کیا ہے وہی ہمیں ماریں گے۔ کیسے ماریں گے؟ مسئلہ یہ ہے کہ یہ بہت بڑی بات ہے اگر آپ لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے تو یہ اچھی بات نہیں ہو گی کیونکہ کب تک ہم آپ لوگوں کے سامنے روتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! مجھے کبھی کبھی آپ پر بھی ترس آتا ہے کہ آپ ہماری بات اوپر تک نہیں پہنچاتے۔ کبھی کبھی آپ پر پیار بھی آتا ہے کہ آپ تھوڑا اچھا بولتے ہیں مگر کبھی کبھی دکھ بھی ہوتا ہے کہ آپ ہماری طرف توجہ نہیں دیتے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: نہیں چیئرمین صاحب ہمارے colleague ہیں' ہماری عزت ہیں۔ اس وقت ہماری شان ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میرے بلوچستان کے بڑے مسئلے ہیں۔ میں آپ کو ایک بات اور بتانا چاہتی ہوں کہ جتوئی صاحب نے وہاں زمینداروں کے ساتھ وعدہ کیا کہ اتنی لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی اس کے باوجود اب بھی بلوچستان میں اتنی لوڈشیڈنگ ہے۔ آپ دیکھیں اگر پانچ گھنٹے ہو' آٹھ گھنٹے ہو' اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ پتا نہیں بلوچستان کی بجلی وہ کراچی کو دے رہیں اللہ جانے کس کو دے رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: دیکھیں ان کو کیسا برا لگا۔ آپ سوچیں جب ہمارا حق مارا جاتا ہے تو ہمارا کیا حال ہوتا ہے۔ ان کو کیسا برا لگا جب میں نے کراچی کا نام لیا۔ آپ ہم بلوچستان والوں سے پوچھیں کہ ہم لوگ کس عذاب سے گزر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس وقت بارشوں سے ہمارا وڈھ' بیلہ' مستونگ' قلات' مچھ' ژوب ان علاقوں میں سیلاب کی وجہ سے بہت سارے لوگ مرے ہیں۔ جہاں پر ہمیں پانی کی ضرورت ہے وہاں اللہ تعالیٰ بارش ہی نہیں کر رہا پتا نہیں کیا مسئلہ ہے یا ہماری نیت خراب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے request کرنا چاہتی ہوں۔ ہم آپ کی عزت ہیں اور آپ ہماری عزت ہیں۔ اگر ہم یہاں پر کچھ بولتے ہیں' چیختے ہیں اپنے لوگوں کے لئے تو please خدا کا واسطہ ہے کم از کم آپ ان وزیروں کا لحاظ نہ کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر آغا پری گل: ہماری جتنی بھی مشکلات ہیں آپ ان پر action لیں کیونکہ آپ ہمارے چیئرمین ہیں' ہماری عزت آپ کی ہے اور آپ کی عزت ہماری ہے۔ اگر آپ ہماری عزت کریں گے اور ہماری بات یہاں پر سنی جائے گی اور آپ اس پر action لیں گے تو صوبے

میں ہماری عزت ہوگی۔ صوبے والے خوش ہو جائیں گے کہ ہمارے نمائندے وہاں موجود ہیں اور ہمارے لئے بول رہے ہیں۔ یہاں پر ہم تین سال سے بول بول کر تھک گئے ہیں۔ آپ یقین کریں میں تین سال سے اتنی بیزار ہوگئی ہوں اور مجھے کبھی کبھی اتنا دکھ ہوتا ہے کہ میں نے آج تک بلوچستان کے لئے کیا کیا ہے۔ اب یہ چوتھا سال شروع ہوگیا ہے میں نے آج تک بلوچستان کے لئے کیا کیا ہے۔ میں یہاں اتنا بھی نہیں کرسکتی ہوں کہ لوڈ شیڈنگ ختم کرا دوں۔ کم از کم میرے زمینداروں کو کچھ فائدہ ہو جائے۔ ایک تو اللہ کی طرف سے قہر آتا ہے اور ایک بندوں کی طرف سے قہر آتا ہے۔ خدا کی قسم! فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ میں اب بلوچستان سے آئی ہوں۔ دوسرے صوبے خدا کا شکر ادا کریں کہ ان کے پاس گندم اور پانی ہے۔ ہمارے لئے تو پانی بھی نہیں ہے۔ پانی underground چلا گیا ہے۔ سارے باغات تباہ ہوگئے ہیں۔ ایک زمانے میں جن باغوں سے ہم پچاس لاکھ' اسی لاکھ اور کروڑ روپے کماتے تھے آج ان میں پانچ ہزار کا سیب بھی نہیں ہوتا۔ سارے درخت لوگوں نے توڑ کر جلا دیئے ہیں کیونکہ اتنی تباہی مچی ہوئی ہے۔ میں جناب صدر مملکت اور وزیراعظم صاحب سے بھی درخواست کروں گی کہ ٹھیک ہے آپ لوگ بلوچستان پر توجہ دے رہے ہیں۔ میں مانتی ہوں کہ وہ بلوچستان کے لئے کام کر رہے ہیں۔ پہلے کسی نے بلوچستان پر توجہ ہی نہیں دی۔ اگر شروع ہی سے بلوچستان پر توجہ دی جاتی تو آج ہمارا یہ حشر نہ ہوتا۔

جناب چیئرمین! بلوچستان کا جو وزیراعلیٰ ہے وہ بھی بہت زیادہ محنت کرتا ہے۔ مگر وہ کیا کرے جتنا صوبے کا فنڈ ہوتا ہے وہ وہی خرچ کرسکتا ہے۔ مگر زمینداروں کے لئے تو کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، یہ جام صاحب کا دشمن ہے۔ عبدالمالک کا' مخالف گروپ سے تعلق ہے۔ وہ ایسا انسان ہے میں کہتی ہوں اس کی تعریف کرنی چاہیے۔ میں کبھی کسی کی تعریف اس طرح نہیں کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں وہ اتنا اچھا انسان ہے اور ہمدرد ہے اس کے باپ نے پاکستان کے لئے کام کیا ہے اور پاکستان کے لئے قربانی دی ہے وہ اسی کا بیٹا ہے۔ تو وہ

بھی اسی کا بیٹا ہے۔ وہ بھی پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے قربانی دے گا۔ مالک صاحب! تھوڑا سا بلوچستان کا لحاظ کریں۔

جناب چیئرمین صاحب! آخر میں، میں ایک دفعہ پھر درخواست کرتی ہوں کہ ایک تو ہمارا واپڈا کا مسئلہ حل کرائیں، آپ نے میرے ساتھ promise کیا تھا، وہ مسئلہ آج تک حل نہیں ہوا۔ نہ جتوئی کو میں نے دیکھا، نہ میٹنگ ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ واپڈا کی Standing Committee بنی ہوئی ہے۔ ہم سوچتے تھے کہ اس میں جا کر شور شرابہ کریں گے لیکن جب سے فاٹا والوں نے problem کھڑی کی ہے، ہمارا جو چیئرمین فاٹا کا تھا، اب وہ میٹنگ ہی نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر کچھ لوگ نکل جاتے ہیں تو کم سے کم اتنا تو کریں۔ اب اس کی خاطر پوری، آپ یقین کریں کہ ایک سال سے واپڈا کی ہماری Standing Committee کی میٹنگ نہیں ہوئی۔ کس کے سامنے ہم روئیں؟ ہم یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سامنے جا کر ہم واپڈا کا مسئلہ سنائیں گے لیکن وہ میٹنگ ہی نہیں ہو رہی ہے۔ چیئرمین صاحب نے resign کر دیا ہے۔ اب سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ میں آپ سے درخواست کروں گی، اور میں رضا ربانی صاحب سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ وہ بھی Standing Committee کے چیئرمین وغیرہ کا معاملہ ابھی تک ان کے پاس پڑا ہوا ہے، اپنا چیئرمین بنائیں، تاکہ چھوٹے چھوٹے مسائل تو حل ہوں۔ دو تین سال ایسے گزر گئے، یہ سٹینڈنگ کمیٹیوں میں اپنے مسئلے تو حل کریں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں اپنی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام، خواتین کی طرف سے، جتنے بھی [illegible] بھائی اور بہنیں سیلاب میں فوت ہو گئی ہیں، ان کے لیے میں دلی دکھ محسوس کرتی ہوں اور افسوس کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے اور اللہ سے بھی میں یہ بھی دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان پر رحم کرے، پاکستانیوں پر رحم کرے اور آخر میں پھر ایک بار آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ بلوچستان کے جو ہمارے تھوڑے بہت مسائل ہیں، آپ غور سے سنیں گے اور ایسا ایکشن لیں گے۔ میں تو اکثر آپ کو کہتی ہوں کہ ایسا کوئی order کریں کہ پوری کابینہ کانپ جائے، مگر آپ کرتے ہیں نہیں ہیں۔ میں اکثر آپ کو غصے میں لے آتی ہوں کہ بھئی آپ ایسا ایکشن کریں ناں کہ ایک منسٹر کے لیے آپ ایکشن کریں گے ناں، تو دیکھیں گے کہ سارے منسٹر سیدھے ہو جائیں گے۔ ایسے سیدھے ہوں گے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر آغا پری گل: ایسے سیدھے ہوں گے کہ آپ کے پاس خود آئیں گے۔ اب ایک کامل علی آغا بیٹھے ہیں، باقی منسٹر غائب ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: اب دیکھیں ناں۔ اب ہم کس کو سنائیں گے؟ آپ کو سنائیں گے، کامل علی آغا کو سنائیں گے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب کافی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل: وہ ہمارا پارلیمانی لیڈر ہے۔ وہ بالکل ہمارا ہمدرد ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: دکھ سکھ میں ہمارے ساتھ ہے مگر اس وقت دیکھیں ہم جتنا بھی بول رہے ہیں، کوئی ہے؟

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: اللہ کے سوا، آپ کے سوا، ہمارے سوا، کوئی بھی نہیں ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر آغا پری گل: کم سے کم تھوڑا سا، جس طرح قومی اسمبلی کا سپیکر غصے میں آتا ہے، ایکشن لیتا ہے، اس طرح آپ بھی ایکشن لیں۔ ایسا ایکشن لیں، پھر میں ان کو دیکھتی ہوں، کس طرح یہ ساری سیٹیں خالیں رہتی ہیں۔ مگر یہ کہ وہ بھی میرے ساتھی ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: جناب وہ صوبائی مسئلہ ہے، اسے صوبے میں ہی رہنے دیں۔

جناب چیئرمین: بین الصوبائی مسئلہ ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: اسے کہنا کہ راجہ بشارت بھی صبح سے لے کر شام تک وہ کام کر رہا ہے، شاید اس بیچاری کو پتہ ہی نہ ہو۔ کیونکہ یہ تو یہاں آ کر ہماری طرح مزے سے سینیٹر بن

گنی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو گندم بوتا ہے' اسے صاف کرتا ہے' چکی میں پیستا ہے' روٹی پکاتا ہے پھر کھاتا ہے' اس کا مزہ اور ہے' پکی پکائی روٹی کا مزہ اور ہے۔ وہ بیچارے جو اتنے محنت سے MPA بنتے ہیں ان کو آپ دیکھیں' پنجاب میں بی بی پوچھیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ اس وقت میں اپنے بلوچستان کی بات کر رہی ہوں' آپ میرے ساتھ بلوچستان کی بات کریں۔ دیکھیں یہ حال ہے۔ پھر ہم لوگ کیسے آگے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، انہوں نے تو کچھ نہیں کہا ہے۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ راجہ صاحب اچھا کام کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، اسے نام لینے کی ضرورت کیا ہے۔ اس وقت میں بلوچستان کی بات کر رہی ہوں۔ میں اپنے بلوچستان کے لیے رو رہی ہوں۔ وہ بیچ میں پنجاب کو لا کر ٹپکا دیتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، جو کام راجہ صاحب کرتے ہیں' وہ ان کے اللہ کو پتا ہے اور ان کو پتا ہے۔ وہ اپنے صوبے کے لیے کرتے ہیں' کرنے دیں' وہ کیوں نہ کریں۔ جب صوبے کے لوگوں نے ان کو ووٹ دیے ہیں' الیکشن میں جتوایا ہے' وزیر بنوایا ہے تو وہ صوبے کے لیے نہیں کریں گے تو کیا میرے لیے کریں گے؟ ظاہر ہے میں اپنے بلوچستان کی بات کروں گی۔ آخر میں' میں پھر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ چیئرمین صاحب please آپ خدا کے لیے کوئی ایسا کام کریں کہ سینیٹ میں یادگار رہے۔ ایسا یادگار رہے کہ پوری دنیا یاد کرے کہ واہ سومرو' واہ۔ میری اس بات کی لاج رکھنا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ' جو ہمارے ساتھی یہاں ذکر کرتے ہیں' بالخصوص آپ' اس کو پوری توجہ دیتے ہیں۔ اب جو میرے پاس آئینی اختیارات ہیں میں اسی حد تک جا سکتا ہوں۔ ریفر کر سکتا ہوں کیونکہ exective authority نہیں ہے۔ اور آغا صاحب یہاں بیٹھے ہیں' پارلیمنٹیرین حضرات بیٹھے ہیں' بتائیں جو سخت ترین طریقہ ہے convey کرنے کا میں حاضر ہوں' اسی طرح

convey ہو گا۔ آپ کے جو جذبات ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ وزراء کو censure کر سکتے ہیں۔ آپ نے اب تک کسی ایک وزیر کو censure نہیں کیا۔ آپ نے اب تک کسی وزیر کو کوئی stricture pass نہیں کیا۔

جناب چیئرمین، جو پہلے ہی نہیں آتا اس کو stricture دے کر کیا کروں گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, send the message.

جناب چیئرمین، آغا صاحب سے بات کر لیں گے کہ what way is the best that I can...

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! بہت سے طریقے ہیں----

جناب چیئرمین، میں نے تو بولا ہے پہلے بھی لکھ کر بھیجا ہے if you want I will send copies to Raza Rabbani Sahib of all the correspondence.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! جہاں تک وزراء کی حاضری کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر وزراء کی ہمیشہ موجودگی رہی ہے ---

جناب چیئرمین، بلکہ بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، اکیس وزراء نے آج کے اجلاس میں شرکت کی ہے۔ اس وقت وزیر اعظم ہاؤس کے اندر پارلیمانی پارٹی کی meeting ہے اور ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں یہاں پر موجود رہوں گا اور دوسرے سارے وزراء اس meeting میں شامل ہوں گے۔ ضروری meeting ہے ظاہر ہے پارلیمانی سسٹم کے اندر پارلیمانی میٹنگ ایک ضروری حصہ ہے جس میں شرکت کے لیے وہ تشریف لے گئے ہیں۔ از راہ مزاح تو یہ بات کی جا سکتی ہے لیکن جب بھی آپ نے کسی وزیر کی حاضری کے لیے کہا ہے تو وہ وزیر یہاں پر موجود رہے ہیں۔ جتوئی صاحب کے متعلق یہ ہے کہ ان کی والدہ بیمار تھیں اور پچھلے دنوں وہ وفات پا گئی ہیں تو ان کے علاج کے سلسلے میں وہ مصروف تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر انسان کا حق ہے بلکہ اس بات پر appreciate کرنا چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت، تیمارداری اور علاج کے سلسلے میں گئے ہوئے

تھے یہ ان کی عظمت ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ جناب والا! آج تک آپ کے کسی بھی حکم کو اور ہدایت کو اور آپ کی یہ ہدایت کہ اس اجلاس کے اندر یا قائمہ کمیٹیوں کے معاملے میں بھی آپ نے جس جگہ پر بھی آپ نے instruct کیا اور ہدایت جاری کی، وہاں پر وزراء حاضر ہوئے اور انہوں نے تعاون کیا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ ازراہ مزاح تو کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقت میں یہ بالکل ایسے ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اور آئندہ بھی میں باضابطہ اس بات پر یہ on the floor of the House عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ جس معاملے میں بھی جس وزیر کو آپ طلب کریں گے انشاء اللہ وہ یہاں پر موجود ہوگا۔ Otherwise بھی آپ نے دیکھا آج بھی وہ وزیر جو ایم این اے ہیں، آج اس وقت قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں بھی تھا اور صبح قومی اسمبلی کے اجلاس میں وہ موجود تھے اور یہاں پر وہ متعلقہ بھی نہیں تھے، آج ان کا کوئی matter بھی نہیں تھا لیکن یہاں پر موجود رہے اس لیے ان کو appreciate کرنا چاہیے اور میں بہرحال اپنے ساتھیوں کا جو ذمہ داری سے سینیٹ کے اندر جو ان کی اپنی ایک ذمہ داری ہے وہ نبھاتے ہیں، ان کو appreciate کیا جانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! پچھلے دنوں جتوئی صاحب حالانکہ ان کو بخار تھا، آ کر انہوں نے اجلاس attend کیا تھا۔ اب آغا صاحب نے یہ جو وجہ بتائی ہے بلکہ ابھی reconvene ہونے سے پہلے مغرب بریک میں رضا ربانی صاحب اور آغا صاحب یہی بات کر رہے تھے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ رکھی جائے اور میرا خیال ہے یہ جلد اگلے ہفتے ہوگی اس میں وہ آئیں گے اور electricity اور دوسرے معاملات پر بھی آ کر وہ presentation دیں گے۔ انہوں نے یہ نہیں بولا کہ نہیں آئیں گے یا کوئی ایسی بات ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری Standing Committee کی meeting ہوئی ہے جس میں کہا گیا کہ وزیر صاحب مصروف ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی مصروف ہیں اس لیے postpone کی جائے۔

جناب چیئرمین: جب میں نے ان سے take up کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم سے پہلے coordination کر لی جائے تو کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو گا۔ وہ کہتے ہیں کہ date fix ہو تی

ہے اور پھر ہمیں information آتی ہے۔ بہرحال آئندہ coordination بہتر ہو گی اور اس میں جو مسئلے ہیں' انہوں نے یہاں بھی کہا' میں نے ذاتی طور پر بھی ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میں جو جو چیزیں کر رہا ہوں' وسائل--- جیسے مسئلے چلے آ رہے ہیں اور ہم نے ان کو بالکل حل کرنا ہے لیکن ان کی جو strategy ہے وہ خود آ کر بتائیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، وزیر صاحب نہیں آئے کوئی بات نہیں لیکن وہ order تو کر سکتے ہیں کہ loadshedding بند کی جائے۔

جناب چیئرمین، اگر power ہو گی تو loadshedding بند کی جا سکے گی۔ وہ آ رہے ہیں اور میں ان کو' آپ کو اپنے دفتر میں بٹھا کر تاکہ آپ کے جتنے بھی points ہیں وہ میرے سامنے اور supervision میں باقاعدہ note ہوں یہ ہم کریں گے۔ جی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں بجلی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جتوئی صاحب کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جتوئی صاحب ایک بندہ ہے۔ کیا سارے واپڈا میں ایک جتوئی صاحب ہیں؟ چیئرمین ہے۔ ان کا سٹاف ہے۔ ہر جگہ ان کا محکمہ ہے۔ میں یہ بات مانتا ہوں کہ آغا صاحب اپنے colleagues کی بڑی حمایت کر رہے ہیں لیکن ہم جتوئی صاحب کو ملامت نہیں کرتے ہیں۔ اس کی والدہ بیمار تھی' اس کا حق ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں لیکن اس کے بعد بھی کوئی زندہ آدمی ہے؟ انہوں نے اس گرمی کے اندر پاور کو repair کے لیے بند کیا ہے۔ ڈیڑھ مہینے سے وہ power بند ہے۔ ہم چلاتے رہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کراچی کو دی ہے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ repair کر رہے ہیں۔ لہذا میں یہی گزارش کر سکتا ہوں اور محترمہ کی تائید کرتا ہوں کہ لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ میرے آٹھ ٹیوب ویلز ہیں خدا جانتا ہے کہ میں بازار سے گندم لے کر کھاتا ہوں۔ سارے صوبے میں سارے فصل تباہ ہو گئے ہیں۔ بارہ بارہ گھنٹے اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کے بعد جب بجلی آتی ہے تو اس وقت بھی ٹیوب ویلز چلانے کے قابل نہیں ہوتے لیکن ہم نے in addition generator رکھا ہوا ہے۔ میں نے چیئرمین کو telephone کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بس میں کچھ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارا یہ point آپ note کریں کیوں کہ جب جتوئی صاحب ہاؤس میں ہوتے ہیں تو کچھ کرتے ہیں لیکن

جب وہ چلے جاتے ہیں تو پھر loadshedding بیس گھنٹے تک ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، بالکل میں نے سارے points note کیے ہیں۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! ابھی یہ اطلاع آئی ہے کہ محترمی شیرانی صاحب کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں مولانا صاحب سے درخواست کروں کہ دعائے مغفرت کی جائے۔

(مولانا گل نصیب نے دعائے مغفرت کروائی)

سینیٹر احمد علی، جناب چیئرمین! میں آپ سے پہلے کتنی بار request کر چکا ہوں کہ شام کے وقت sitting نہ رکھیں۔ یہ practice شام کی بن گئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں boycott کر کے چلا جاؤں۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ سب کچھ disturb کر دیا جاتا ہے۔ صبح 10 بجے کا ٹائم ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین، صبح نیشنل اسمبلی کا بھی session ہے۔

We will take it up in the next meeting.

سینیٹر احمد علی، جناب! میں protest کے اندر جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ protest نہ کریں، آپ ویسے چلے جائیں۔

سینیٹر احمد علی، کیوں 9.00 بجے مجھے آج بھوک لگ رہی ہے۔

جناب چیئرمین، تو کھانا منگوا لیتے ہیں۔

Mr. Chairman: We want him to be here and share the happy hour with us.

احمد علی صاحب بیٹھیں۔ آپ کے بغیر کیسے چلیں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، میں تقریر نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک گزارش ہے، جو کامل علی آغا صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے یہاں چھوڑا گیا ہے ہاؤس کو جواب دینے کے لیے تو پھر 81 Federal Ministers and Ministers of State جو کام کے بندے تھے وہ

انہوں نے اپنے پاس رکھ لیے۔ باقی سب کا کام کامل علی آغا صاحب کے کندھوں پر رکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب سب کا کام handle کرلیں گے، آپ فکر نہ کریں۔ وہ ہمارے ساتھی ہیں، ہمیں confidence ہے۔ پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جیسا کہ میرے ساتھیوں نے کہا، یہ ایک قومی المیہ ہے، آزمائش ہے، امتحان ہے ان سب کے لیے۔ جہاں ہم سب کے دل ان افراد کے لیے جو جاں بحق ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں، بے گھر ہوئے ہیں، تکلیف میں ہیں، خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ہم ان سے مکمل یکجہتی کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ جو issues involved ہیں ان پر گفتگو ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں مجھ سے پہلے جناب اسفندیار ولی نے، عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے، میاں رضا ربانی نے اور خاص طور پر ڈاکٹر ساعد نے۔ ڈاکٹر ساعد نے آج جتنے سائینسی انداز میں اس مسئلے کا تجزیہ کیا ہے اور جس نوعیت کی منصوبہ بندی اور اقدامات کی ضرورت ہے اور انہوں نے نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ غیرمعمولی اہمیت کے حامل ہیں اور مجھے توقع ہے کہ حکومت، مرکزی اور صوبائی دونوں، اس سلسلے میں سنجیدگی سے ضروری کارروائی کریں گی۔

میں صرف چند باتوں کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز یہ کہ بلا شبہ یہ ایک آسمانی آفت ہے لیکن آج کی دنیا میں انسان نے اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو استعمال میں رکھا ہے۔ یہ صلاحیت پیدا کی ہے کہ موسمی تبدیلیاں اور ان دنوں میں آنے والے خطرات کا پہلے سے کچھ نہ کچھ اندازہ کر لیا ہے لیکن ہمارے ہاں ایک Flood Warning Commission موجود ہے لیکن مجھے علم نہیں کہ کب اس نے کوئی بروقت کارروائی کی ہو، warning دی ہو، متنبہ کیا ہو، حتیٰ کہ اس وقت جبکہ اخبارات واویلہ کر رہے ہیں اور نظر آ رہا ہے کہ پانی کا ریلا آ رہا ہے لیکن وہ Commission اس کی کارکردگی، اس کی خدمات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔

اسی طرح جناب والا! اکتوبر 2005 میں جو زلزلہ آیا ہے اور جو تباہی اس سے مچی، اس کے بعد ہر طرف سے یہ بات کہی گئی کہ ملک میں Crises Management کا ایک موثر نظام ضروری ہے۔ ایک سال ہونے کو آ رہا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں کی۔ یہاں

میں آپ کو یاد دلاؤں کہ مغربی ممالک میں تو خیر اس کا بہت موثر انتظام ہے لیکن ترکی اور ایران ہمارے دو بھائی ممالک ہیں۔ ترکی میں جب چند سال پہلے زلزلہ آیا ہے اور خوفناک زلزلہ آیا ہے' اس کے بعد سے انہوں نے Crises Management کا ایسا نظام بنایا ہے' ہر وقت ٹی وی تیار ہے۔ جہاں کہیں کوئی واقعہ ہو وہ بروقت وہاں پہنچتے ہیں اور وہی ٹیم تھی جس نے پاکستان میں آکر غیرمعمولی خدمات انجام دیں۔ بعینہٖ یہی کام ایران نے کیا۔ آخر ہم میں کیا خرابی ہے کہ یہ ساری مثالیں یہاں موجود ہیں۔ بڑے بڑے ہم بروشر بنا لیتے ہیں' بڑے بڑے فوجی افسر بلا کر بٹھا دیتے ہیں لیکن زمینی حقائق بدل نہیں سکتے۔ یہ پالیسی بدلنے کی ضرورت ہے۔

تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ فوری مسئلہ National Emergency ان علاقوں میں declare کرکے civil اور فوجی' دونوں وسائل کو immediate relief کے لیے استعمال کرنا ہے۔ Immediate relief سب سے پہلی ضرورت ہے۔ دوسری ضرورت compensation ہے۔ تیسرا معاملہ rehabilitation کا ہے۔ یہ تینوں چیزیں فوری توجہ کی مستحق ہیں اور اس معاملے میں حقیقت یہ ہے کہ ہماری صوبائی حکومتیں یا local Governments نہ ان کے پاس وسائل ہیں' نہ capacity ہے' نہ افراد کار ہیں' نہ infrastructure ہے۔ مرکز کی مدد کے بغیر اور متعدد resources کو divert کیے بغیر ان کے لیے حالات سے مقابلہ کرنا ممکن نہیں۔ کراچی میں آپ کو معلوم ہے کہ ایک دن میں 19 افراد ہلاک ہوگئے۔ ان چار' پانچ دنوں میں سرحد میں 144 افراد کی موت کی خبر ہے۔ ہزاروں زخمی ہوگئے ہیں۔ بیس پچیس ہزار مکان منہدم ہو چکے ہیں۔ کئی لاکھ افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ یہ ایک national calamity ہے اس کے لئے اگر آپ اپنے وسائل استعمال نہیں کریں گے' مجھے دکھ ہوتا ہے کہ ہماری priority آج بھی' آپ دیکھیے کہ ایک طرف کراچی کا یہ حال ہے دوسری طرف کراچی میں کئی ارب روپے خرچ کر کے ایک ایسا فوارہ بنایا گیا ہے جو جنیوا کے فوارے کا جواب تھا لیکن وہ آج تک چل نہیں سکا۔ اس پر کئی ارب روپے خرچ کئے گئے۔ پنڈی کا لئی نالہ' ساٹھ سال سے ہر سال اس کا نوحہ ہم سنتے ہیں' اس کے لئے پلان بھی بنتا ہے' روپیہ بھی دیا جاتا ہے لیکن ہر سال پھر وہی تباہی مچتی ہے بلکہ aggravate ہو رہا ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے جس کی طرف ڈاکٹر صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ آپ کے ہاں کوئی proper planning نہیں ہے۔ سیلاب کے راستے ہیں' نالے ہیں' تعمیرات

کے ذریعے سے کچرا ڈال کر' خاص طور پر پلاسٹک کی وجہ سے اور زیادہ blockage ہوگیا ہے جو اب سیلاب آرہے ہیں وہ زیادہ تباہ کن ہیں۔ اس کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے کہ ہم نے ان قدرتی ذرائع کو بند کر دیا ہے۔ کوئی پلاننگ نہیں کی ہے اس چیز پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی کہوں گا کہ medium and long term plan بنانا بہت ضروری ہیں۔ اس کا آغاز سکولوں میں تعلیم سے ہونا چاہیئے۔ جس میں self-defence بھی ہے۔ جسے emergency میں کیا جائے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے بچپن میں سکاؤٹس کے ذریعے سے ہمیں یہ ساری باتیں سکھائی جاتی تھیں۔ آگ لگ جائے تو کیا کریں' طوفان آجائے تو کیا کریں' چھت گر جائے تو کیا کریں۔ آج ہمارے سکولوں میں اس کی کوئی فکر نہیں کی جاتی۔

ہمارا میڈیا۔ ٹیلی ویژن کو استعمال کیجیئے۔ یہ awareness پیدا کرنے کے لئے' لوگوں میں احساس پیدا کرنے کے لئے تاکہ ہم تماشائی نہ بنیں۔ مجھے مندوخیل صاحب نے بتایا کہ جو پل مردان میں گرا ہے۔ اس میں مرنے والوں میں بہت زیادہ وہ تھے جو تماش بین تھے۔ سیلاب آرہا ہے اور وہ کھڑے ہو کر تماشا دیکھ رہے ہیں۔ جناب والا! اس پر تعلیم کی ضرورت ہے۔ informantion کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد Civil Defence, Volunteer Corp زلزلے کے بعد صدر صاحب کے حکم سے ایک National Volunteer Corp بنی تھی۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کہاں پر ہے۔ Crises کے وقت' تباہی کے وقت' کیا وہ صرف صدر صاحب کا استقبال کرنے کے لئے ہے۔ اخبارات میں خبریں چھپوانے کے لئے ہے۔ جناب والا! اس معاملے میں serious planning کی ضرورت ہے۔ ایک چیز monitoring جو سب سے پہلی ضرورت ہے پھر crises management اور تیسرا وہ جذبہ build کرنا ہے جس کے ذریعے سے جہاں کہیں بھی emergency پیدا ہو آپ فوری طور پر پہنچ سکیں۔

پچھلے دنوں میں اٹلی گیا ہوا تھا۔ موٹر وے کے اوپر ایک serious ایکسیڈنٹ ہوا۔ مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ اس کے دو منٹ کے اندر وہاں ہیلی کاپٹر پہنچ گئے۔ تین منٹ کے اندر فائربریگیڈ پہنچ گئے پولیس پہنچ گئی۔ انہوں نے دس منٹ میں سب کچھ کر دیا۔ ہمارے ہاں عالم یہ ہے کہ چھ چھ گھنٹے اگر کراچی کے اندر کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ سڑکیں بن رہی ہیں' لوگ چیخ رہے ہیں۔ کوئی راستہ نکلنے کا نہیں ہے۔ جناب والا! ان تمام چیزوں کی منصوبہ بندی کی ضرورت

ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کو ہم anticipate نہیں کر سکتے۔ یہ حقائق ہیں۔ صرف اس کے لئے صحیح پلاننگ کی ضرورت ہے۔ Priorities درست ہونی چاہئیں۔ یہ گالف کپ کلب بنانا ' یہ بڑے بڑے پارک بنانا' یہ G.H.Q. shift کرنا جس کے اوپر بلین روپے خرچ ہونگے یہ ہماری priorities نہیں ہونی چاہئیں۔ وسائل ہمارے پاس ہیں لیکن ہماری priorities درست نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہم ان وسائل کو وہاں پر استعمال نہیں کر رہے جہاں مسائل ہیں۔ جہاں پر ضرورت ہے۔ جہاں تباہی ہے۔ جہاں نقصانات ہو رہے ہیں اس کے لئے priorities تبدیل کئے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔

جناب والا! یہ چند معروضات میں پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بات کہتا ہوں کہ ڈاکٹر ساعد نے اور دوسرے ساتھیوں نے جو مشورے دیئے ہیں ان کو محض ہوا میں تحلیل نہ ہونے دیا جائے بلکہ ان تمام کو مرتب کر کے پلاننگ کمیشن، نیشنل کرائیسز کمیشن' یہ ایرا جو آپ نے بنایا ہے' وہ محض کاغذی کارروائی نہ کرے بلکہ عملی اقدام کرکے فوری مدد اور فوری مدد کے بعد آئندہ کے لئے مناسب اقدام اور پیش بندی یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، ثمین صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر ثمین یوسف صدیقی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! بارش اور سیلاب پر بہت ساری باتیں ہوئی ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ میں بھی تھوڑا سا اپنا share ڈال دوں۔ چونکہ میرا تعلق کراچی سے ہے۔ میں کراچی کی صورتحال پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔ وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ کچھ علاقے کنٹونمنٹ کے ہیں اور کچھ شہری حکومت کے ہیں۔ جب بھی کوئی کام ہوتا ہے میں اس دن ٹی وی پر سٹی ناظم کا انٹرویو دیکھ رہی تھی جو underpass پر جہاں پانی جمع ہو گیا تھا۔ اس کے بارے میں ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ کنٹونمنٹ بورڈ کے تحت آتا ہے یہ سٹی گورنمنٹ کے تحت نہیں آتا۔ جھگڑے اس قسم کے بھی ہیں کہ jurisdiction کس کی ہے ' اس کا ہے یا سٹی گورنمنٹ کا ہے۔ دونوں کو یا تو ضم کردیا جائے یا civic amenities جتنی ہیں وہ معاملہ کسی ایک ادارے کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہی اس کا جوابدہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ کراچی میں شہریوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے چونکہ وہاں بہت

development کا کام ہو رہا ہے۔ وہاں underpass & bypass بن رہے ہیں' کھدائیاں ہو رہی ہیں' سڑکیں بن رہی ہیں اور ایک ایسے موسم میں جب بارش ویسے تو کراچی میں بارش ہوتی ہی نہیں ہے لیکن اس دفعہ کچھ معمول سے زیادہ ہوگئیں جس کی وجہ سے لوگوں کو دقت پیش آئی۔ ہم تو ہر چیز adhoc basis پر کرتے ہیں۔ ہم کسی چیز کی planning نہیں کرتے۔ جب ہم یہ development کا کام شروع کر رہے تھے تو پتا تھا کہ یہ کھدائیاں ہوں گی' اس پر کتنا وقت لگے گا تو ہمیں چاہیے کہ ایسے کام یا تو مون سون ختم ہونے کے فوراً بعد شروع کئے جائیں یا پھر مون سون سے بہت پہلے شروع کر دیئے جائیں تاکہ جب مون سون کا موسم آئے تو اس میں کوئی ایسی صورتحال پیدا نہ ہو اور ایک خاص level پر اس کا کام complete ہو چکا ہو۔

بارش تو ویسے اللہ تعالیٰ کی بہت رحمت ہے میں سمجھتی ہوں لیکن جہاں infrastructure نہ ہو یا اس پر اتنی توجہ نہ دی گئی ہو تو وہاں پر زحمت بھی بن جاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کر رہی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ وہاں پر اگر بارش کی بوند بھی پڑ جاتی ہے تو بجلی کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ تو بہت برسا تھا۔ تو لہذا وہاں پر سب سے بڑا مسئلہ بجلی کا پیدا ہوا اور بھی مسائل نے جنم لیا۔ جیسے کہ پانی کا مسئلہ ہو گیا دیگر سارے مسائل ہوگئے۔

وہاں کے جو نالے ہیں اس کے ساتھ بہت سارے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کو وہاں سے ہٹایا جائے جیسے گجر نالہ وغیرہ ہے تو اس کے banks پر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یا پھر دیواریں کھڑی کی جائیں protective walls بنائی جائیں تاکہ نالوں کا پانی جب بارش کے موسم میں overflow ہو تو وہ آبادیوں میں داخل نہ ہو۔ وہ lower lines areas میں ندی چڑھتی ہے تو پانی وہاں پر چار چار فٹ کھڑا ہو جاتا ہے لوگ electrocute ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا جہاں کی گندگی بھی اس کے ساتھ آتی ہے ۔ اس سے بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ اول تو ان نالوں کو cover کر دیا جائے یا پھر protective walls بنا دی جائیں۔

تیسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہاں کی آبادیوں کو صحیح طرح سے plan کیا جائے۔ ان کو House Building سے loan دلوائیں' کسی طریقے سے مدد دیں اور ان کو proper planning کے ساتھ ان کو demolish کرکے دوبارہ تعمیر کریں یا پھر کراچی میں

فیصل ٹاؤن بنایا۔ کراچی کے اطراف میں ابھی کافی علاقہ خالی پڑا ہوا ہے۔ گداب ٹاؤن ہے، ملیر کی طرف علاقہ ہے ان کو آپ چھوٹے چھوٹے پلاٹس دے کر incentives دیں۔ اسی گز کے پلاٹ دیں اور وہاں بنیادی ساری سہولیات مثلاً بجلی، گیس، پانی وغیرہ دے کر motivate کرکے وہاں آباد کریں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ کراچی میں ، میں جب بھی دیکھتی ہوں تو construction companies اپنا پیسہ بنانے کے لئے یا جو کچھ بھی ہے وہ flats کی طرف جاتی ہیں۔ they go for vertical expansion. I think we should go for horizontal expansion that is کراچی میں اتنی جگہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے گھر، چھوٹی چھوٹی کالونیز جو اپنے اندر سکول، مساجد، کھیل کا میدان اور پوری ضروریات ان کی اس کے ساتھ ہوں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ کراچی میں پانی کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں جب آپ ڈیفنس دیکھیں، آپ نے سنا بھی ہوگا کلفٹن، ڈیفنس اور دیگر پوش ایریاز میں پانی کھڑا ہوا تھا جب ان علاقوں میں اتنا پانی کھڑا ہوا ہے جہاں گاڑیاں آدھی آدھی ڈوبی ہوئی ہوں تو آپ یہ سوچیں کہ عام سڑکوں کا کیا حال ہوگا جیسے فیڈرل بی ایریا کا علاقہ ہو گیا، لیاقت آباد کا علاقہ ہے اور بھی غریب علاقے ہیں، مڈل کلاس علاقے ہیں ان کا کیا حشر ہوا ہوگا۔

میں سنگاپور گئی اور میں نے وہاں دیکھا کہ بہت بارش ہوتی ہے لیکن اچھی بات یہ ہے کہ وہاں پر بارش کا پانی نہیں ٹھہرتا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انہوں نے روڈ کے سائڈ میں drain بنائے ہوئے ہیں اور جیسے ہی بارش ہوتی ہے تو پانی کا drain ہو جاتا ہے۔ ہمارے ہاں جو drain بنے ہوئے ہیں وہ کچرے سے بھرے ہوئے ہیں۔ بنا تو ہم دیتے ہیں لیکن ہم ان کی دیکھ بھال نہیں کرتے۔ پیسہ ہم خرچ کر دیتے ہیں لیکن ہم follow up نہیں کرتے کہ آیا وہ کس حال میں ہیں یا پانی وہاں سے گزر بھی سکتا ہے کہ نہیں گزر سکتا۔ اتنا پیسہ خرچ کر کے سڑکیں بنتی ہیں دوبارہ اکھاڑ دی جاتی ہیں کیونکہ آج بجلی والوں کا کام ہے کل ٹیلی فون والوں کو اکھاڑنا ہے تو لہٰذا سڑک جو بھی بنے اس کے ساتھ drain بنائے جائیں تاکہ جب بھی بارش ہو، آج بارش ہے دو سال نہیں ہوگی تیسرے سال پھر ہو جائے گی۔ ہمیں کل کے بارے میں آج ہی سوچ کے کام کرنا چاہیے اور ہر سڑک اور اس کے ساتھ ہمیں بڑے بڑے drains بنانے

چاہئیں۔

اب میں آپ سے آخر میں کہوں گی کہ ہمیں چاہیے کہ ہم فلڈ ریلیف فنڈ قائم کریں for a short term تاکہ اس میں پیسہ تھوڑا سا آنے لوگوں کی طرف سے اور جو لوگ displace ہوئے ہیں ان کو ہم rehabilitate کریں چاہے وہ مردان میں ہوں چاہے وہ کسی بھی جگہ ہوں ہم ان کی آباد کاری میں ان کی مدد کریں اور اس فنڈ کو قائم کیا جائے اور آخر میں میں آپ سے request کروں گی کہ جو لوگ فلڈ کی وجہ سے بہہ گئے، شہید ہو گئے تو ہم ان کے لیے فاتحہ کر لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مولانا صاحب۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں سیلاب میں شہید ہونے والے لوگوں کے لیے فاتحہ کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر محمد ابراہیم خان۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ کل تک ہونے والے نقصانات کا جائزہ یہاں پیش ہوتا رہا۔ صوبہ سرحد کے حوالے سے تفصیل بھی آئی۔ میں مختصراً عرض کروں گا کہ چوبیس اضلاع میں سے سرحد کے انیس اضلاع متاثر ہیں اور ان میں فوت شدگان کی تعداد 152 زخمی 89 اور تباہ شدہ مکانات کی تعداد پانچ ہزار نو سو چھہتر بتائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! کل کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور گزشتہ کل اور آج کا دن صوبہ بلوچستان کے ضلع سبی کے لیے دونوں دن بہت بھاری رہے اور اس میں بہت سارے گاؤں پانی میں بہہ گئے ہیں اور بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ آج ہی کے دن سوات میں ضلع شانگلہ میں بارش ہی کی وجہ سے ایک وین کھائی میں گر گئی ہے اور اس میں 13 افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔ اسی طرح آج ہی کے دن گوجرانوالہ میں دو معصوم بچیاں بارش کا پانی جہاں جمع تھا وہاں پر ڈوب کر جاں بحق ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ مالی اور جانی نقصانات کے اندازے یہاں پیش ہوتے رہے ہیں اور اس کے لیے تجاویز بھی سامنے آئی ہیں۔ مجھے ان تمام تجاویز سے اتفاق ہے۔ میں عرض کروں گا

کہ اس میں صوبائی حکومتوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وفاقی حکومت پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دو اگست کو ہم جب یہاں صوبہ سرحد کے حوالے سے بات کرنے لگے تو میرے فاضل دوست جناب کامل علی آغا صاحب کو شاید ہماری بات ناگوار گزری۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم مرکزی حکومت پر تنقید نہیں کرنا چاہتے لیکن مرکزی حکومت کی حیثیت ہمارے لیے ماں کی سی ہے اور اپنا دکھ درد اس کے سامنے بیان کرنا ہم اپنا حق بھی سمجھتے ہیں اور فرض بھی سمجھتے ہیں۔

ہم تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مرکزی حکومت ہمیں اپنے حقوق دے۔ ہمیں یہ شکایت ہے کہ ہمیں اپنے حقوق بھی پورے نہیں مل رہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے حقوق بھی ملیں اور اپنے حق سے بڑھ کر ہمیں عطا کرے تاکہ ہم اپنی مشکلات پر قابو پا سکیں۔ اس لیے میری یہ درخواست ہوگی کہ ہم اپنی بات شاید صحیح طریقے سے نہیں رکھ سکے، ہماری بات ناگوار نہ گزرے بلکہ ہماری بات پر سوچا جائے اور اس کو کسی حکومت کی ناکامی اور دوسری حکومت کی کامیابی قرار نہ دیا جائے بلکہ دونوں حکومتیں اپنی جگہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے آمادہ اور تیار ہوں اور ہم بھی انشاء اللہ ان کے ساتھ تیار رہیں گے اور ہم بھی اپنا فرض پورا کرتے رہیں گے۔ جناب چیئرمین! گزشتہ سال 2005ء میں فروری کے مہینے میں برفباری کے نتیجے میں ایک آفت اس ملک کے اندر ہمارے سامنے آئی۔ اس کے بعد اکتوبر 2005ء میں زلزلے کی صورت میں ایک دوسرا امتحان اس قوم کے اوپر آیا اور اس وقت مون سون کی بارشیں ہیں اور ساون کا مہینہ ہے اور اس کی وجہ سے ہم ایک اور امتحان میں پڑے ہیں۔ جناب چیئرمین! امتحانات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہی رہتے ہیں اور ان امتحانات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ یہ امتحان اس لیے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم لوگوں کو پکڑ لیتے ہیں تاکہ ان کے دل نرم پڑ جائیں اور وہ اللہ کے سامنے عاجزی کرنے لگیں اس میں بعض لوگ تو وہ ہوتے ہیں جو راہ راست پر آجاتے ہیں لیکن بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب امتحان گزر جاتا ہے تو اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ (عربی)

وہ کہتے ہیں کہ یہ گرم اور سرد ہمارے باپ دادا نے بھی دیکھے تھے اور یہ تو ویسے ہی ہیں اور اس میں کوئی اخلاقی چیز شامل نہیں ہے۔ بلکہ آندھی کی طاقت ہے اور وہ گزر گئی اور بس بات ختم ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (عربی) کہ اگر بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور

وہ اللہ کے ساتھ' اللہ کا خوف اپنے دل میں بٹھاتے اور پرہیز گاری کا رویہ اختیار کر لیتے' اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پر آسمان سے بھی برکتیں نازل کرتے ہیں اور زمین سے بھی۔ لیکن انہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کے بعد پھر ہم نے ان کو ان کے کیے کے بدلے میں پکڑ لیا۔ جناب چیئرمین! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارک ہے۔ فرماتے ہیں (عربی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ آزمائش اور امتحان جب مومن پر آتا ہے اور آزمائش کی بھٹی سے جب وہ نکلتا ہے تو وہ کندن بن جاتا ہے' پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے لیکن منافق کی مثال گندگی کی سی ہوتی ہے کہ اس کو نہیں معلوم اور وہ نہیں جانتا کہ اس کے مالک نے اس کو باندھا کس لیے تھا اور اس کے مالک نے اس کو چھوڑا کیوں اور یہ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح معنوں میں مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں نفاق اور منافق کی روش سے بچا کر رکھے۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے اوپر ایک امتحان ہے' ایک امتحان نہیں' امتحانات کا ایک سلسلہ ہے اور ان امتحانات سے کامیابی سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بنیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ (عربی) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو' اللہ کے سامنے صحیح توبہ' خیرخواہی کی توبہ اور خالص توبہ اختیار کرو اور میری یہ گزارش ہوگی کہ پوری قوم اور حکومت اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے ہم توبہ تائب ہوں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (عربی) اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت خود بدلنے کے لیے تیار نہ ہو۔ جناب چیئرمین! اس میں دونوں باتیں شامل ہیں اگر کوئی قوم انعام کی مستحق ہے تو اللہ تعالیٰ انعام کو کسی صورت میں واپس نہیں لیتا جب تک وہ قوم اپنے آپ کو آزار کا مستحق نہ قرار دے اور جب ایک قوم اپنے آپ کو آزار کا مستحق قرار دے دیتی ہے---- جب تک کہ وہ اپنے آپ کو اس بات کا مستحق قرار نہ دے کہ اب عذاب ان پر سے ٹال دیا جائے اور ان پر انعامات کی بارش ہو۔

جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے اور جب نافرمانی بہت عام ہو جاتی ہے تو پھر عذاب کی لپیٹ میں عام و خاص آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (عربی) اس آزمائش سے اور اس امتحان سے ڈرو جس کا وبال صرف ظالم پر ہی نہیں

آئے گا بلکہ عام و خاص اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ (عربی) اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت اس ملک میں آئین اور دستور تو موجود ہے' اس میں principle of policies کا حوالہ کل بھی دیا گیا تھا اور اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ اور اسلام کے مطابق لوگوں کی زندگی کا رہائے ریاست کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ جناب چیئرمین! یہ Article 37, Clause (g) ہے کہ

"The State shall prevent prostitution, gambling and taking of injurious drugs, printing, publication, circulation and display of obscene literature and advertisements."

جناب چیئرمین! اس وقت یہ صورتحال ہے کہ کئی ایک mobile companies نے اپنے اشتہارات کے ذریعے سے ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے' بالخصوص Telenor نے ایک مرد اور عورت کو جس طرح ناچتے ہوئے دکھایا ہے' مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ اشتہارات میں بے حیائی اور عریانی کا سلسلہ ہے۔ اس وقت اسلامی قوانین کے خلاف اس ملک میں ایک مہم برپا ہے۔ اس دستور میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ اس ملک میں کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا اور جو قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا لیکن اس وقت یہ صورتحال ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کو اسلام کا راستہ روکنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری دردمندانہ اپیل ہے کہ اس سلسلے کو بند کیا جائے' ہم اللہ کے حضور گڑگڑائیں' اللہ سے توبہ کریں' عاجزی اختیار کریں اور اللہ سے یہ درخواست کریں کہ ان امتحانات کا یہ سلسلہ تھم جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان امتحانات سے کامیابی سے نکال لے جائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: فوزیہ فخر الزمان صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔

جہاں قطرے قطرے کو ترسایا گیا ہوں

وہیں ڈوبا ہوا پایا گیا ہوں

جون کے مہینے کے اخبارات اٹھائیں' سب نل سیلیاں بجا رہے تھے اور containers کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اور گندہ پانی پی پی کر گیسٹرو سے کتنے ہی مریض ہسپتالوں میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ گزرا اب بارش شروع ہوئی تو اب سب بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو رحمت سمجھتے تھے یہ آفت ہو گئی۔ یہ لمحہ فکریہ ہے' یہ سب تقریریں نہیں ہیں' یہ ہم سب کے دکھی دلوں کی آواز ہے اور اس پر غور کرنا ہے۔ صرف کراچی کے حالات ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے' آپ پنجاب کو دیکھیں' کہیں بھی دیکھ لیں' floods تو ہر جگہ آ رہے ہیں۔ پروفیسر ابراہیم صاحب بات کر رہے تھے' مجھے ان کی باتیں بہت اچھی لگی ہیں کیونکہ ہم سب کچھ ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں۔ ہم اپنا احتساب کریں اور اپنے آپ کو سیدھے راستے پر لگائیں تو پھر شاید خدا کو رحم آ جائے۔

شروع میں برف پڑی تو میں سمجھی کہ ہم لوگ بہت گناہ گار ہیں' پھر زلزلے آئے تو میں سمجھی کہ ہم بہت گناہ گار ہیں اور اب سارا پاکستان بہہ رہا ہے تو گناہ کی کوئی حدود مقرر ہوئی ہیں کہ نہیں' مجھے تو نہیں معلوم۔ میں تو یہی کہوں گی کہ سارے بڑے کام چھوڑ کر سب سے پہلے پینے کے صاف پانی اور بجلی کا بندوبست ہو اور پھر نکاسی آب کے جو بھی طریقے کر سکتے ہیں وہ کریں۔ میں کسی صوبائی یا مرکزی حکومت سے بات نہیں کر رہی ہوں' میں اس وقت ہر اس انسان سے بات کر رہی ہوں کہ جو کچھ بھی اس غریب وطن کے لیے کر سکتا ہے۔ یہاں زندگی کے سوا سب کچھ مہنگا ہو چکا ہے۔ ہمیں جانوں کو بچانا ہے۔ میں تو یہ سمجھتی تھی کہ غریب بستے ہیں' ہر چیز میں غریبوں کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس دفعہ کراچی میں تو بڑی posh colomes سات سات دن پانی میں ڈوبی رہی ہیں اور ان کے گھروں کے اندر پانی کھڑا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ہم تقریریں ہی کرتے رہیں گے' عمل نہیں کریں گے تو ہم کس طرح نجات پائیں گے' میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کرتی' کافی دیر ہو گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ ہم سب مل کر کچھ کریں' صرف باتوں پر اکتفا نہ کریں۔ Thank you خدا حافظ۔

جناب چیئرمین: صاحبزادہ خالد جان' اس کے بعد تین اور speakers ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: کل پر رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ agree کرلیں' مجھے اعتراض نہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: کل پر رکھ لیں۔

سینیٹر احمد علی: جناب! کل پر رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ jointly agree کرلیں' مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: خالد صاحب! آپ بولیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: خالد صاحب! آپ بول لیں' جب تک---

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ یقیناً چاروں صوبوں میں بارش کی وجہ سے مکمل تباہی مچی ہے۔ صوبہ سرحد میں ضلع مردان اور چارسدہ میں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ مالاکنڈ ایجنسی میں بھی دس بارہ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں۔ باغات بالکل ختم ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی بجلی کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے جیسا کہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں نے واپڈا کے بارے میں شکایت کی ہے۔ مالاکنڈ میں 27 تاریخ کو ایک یونین کونسل جس کا نام ورسیر ہے' ہم وہاں گئے' وہاں چار پانچ poultry farms اور بیس تا ایک سو کے قریب گھر تباہ ہوئے تھے۔ بد قسمتی سے وہاں واپڈا کا آفیسر ایک Brigadier ہے' وہاں پر بجلی کا نظام بھی خراب ہوا تھا اس لیے وہ بھی آیا تھا اور جب ہم وہاں جا رہے تھے تو وہ ہم سے چند قدم آگے جا رہا تھا' XEN نے اس کو بتایا کہ سینیٹر صاحب پیچھے آ رہے ہیں لیکن اس نے مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔ وہ آگے جا رہے تھے' ان کے ساتھ دس بارہ آفیسر تھے اور میرے ساتھ بھی 30, 35 آدمی تھے' سینکڑوں لوگ وہاں دیہاتوں میں انتظار کر رہے تھے۔ ان کو بتایا گیا کہ سینیٹر صاحب آپ کے

پیچھے آ رہے ہیں لیکن وہ رکے نہیں۔ پھر جب ایک جگہ پر وہ رکے تو میں نے ان کو کہا کہ یہ ہمارا علاقہ ہے' کم از کم کچھ خیال کریں۔ ہمارے Brigadier کا یہ حال ہے اور وہ اس وجہ سے نہیں رکے کیونکہ وہاں ایک بھی pole سیمنٹ سے نہیں لگایا تھا۔ لوگ خود کھدائی کر کے pole لگاتے ہیں۔ ایک pole سے دوسرے pole کا فاصلہ دو سو فٹ ہوتا ہے لیکن یہاں چار سے پانچ سو فٹ کے فاصلے پر لگائے گئے تھے اس لیے انہوں نے سوچا ہوگا کہ میں اس بارے میں ضرور دریافت کرونگا اس لیے بھی وہ نہیں رکے۔ دس بارہ transformers پانی بہا لے گیا ہے' ہم ان Brigadier کے بارے میں آپ کو ایک درخواست بھی دیں گے۔ کم از کم ان فوجیوں کو اس ملک سے' ان محکموں سے ہٹایا جائے۔ کیا پاکستان میں کوئی ایسا technical آدمی نہیں ہے کہ اس Brigadier کی جگہ پر لگایا جائے؟

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، یہ ہماری حالت ہے' گھنٹوں ایک بھی AC, XEN اور یہ Brigadier صاحب ہمیں فون پر نہیں ملتے۔ جتوئی صاحب بہت اچھے آدمی ہیں' انہوں نے بھی ایک دو نمبر دیئے تھے لیکن وہ نمبر بھی نہیں ملتے اور جب ملتے ہیں تو کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔ ہم کیا کریں؟ جیسا کہ ہماری بہن نے کہا کہ ایک طرف قدرتی آفات ہیں اور دوسری طرف بجلی نہیں ہے تو ہم رات کے وقت کیا کر سکتے ہیں۔

ہماری چند تجاویز ہیں' آپ انہیں note فرما لیں۔ چارسدہ میں بارش کا اور دریائے سوات یا کابل کا پانی کم از کم بارہ گھنٹے میں پہنچتا ہے۔ کیا مرکزی یا صوبائی سطح پر کوئی انتظام نہیں ہے کہ وہاں لوگوں کو اطلاع دے دیں؟ کیا ساری حکومت سوئی ہوئی ہے؟ صبح چار پانچ بجے سیلاب آیا' کسی کو اطلاع نہیں تھی۔ مردان کا جو واقعہ ہوا ہے' وہاں مالاکنڈ سے پہاڑوں کا پانی آیا تھا۔ مردان سے پچیس تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام جلالہ ہے جہاں یہ سارا پانی اکٹھا ہوتا ہے۔ یہاں سے مردان تک پانی کو پہنچنے میں دو تین گھنٹے لگتے ہیں لیکن کوئی اطلاع نہیں دیتا۔ دو سے چار ہزار کے قریب دکانیں مردان سبزی منڈی میں تباہ ہوگئی ہیں۔ ہماری صوبائی حکومت نے جو جانیں ضائع ہوئی ہیں ایک لاکھ روپے' جو زخمی ہوئے پچاس ہزار روپے' گھر والوں کو پچیس

ہزار روپے معاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے لیکن اس سے کچھ نہیں بنتا۔ ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کم ازکم ان لوگوں کی کوئی امداد ضرور کی جائے۔ یہ چند باتیں تھیں جو میں نے جناب کے گوش گزار کرنی تھیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب ہاؤس میں feeling ہے کہ اس پر کچھ دوست بولنا چاہتے ہیں اور wind-up بھی ہوگا تو کل پر اس کو continue کریں۔ میرے پاس جو list ہے اس میں کوئی توسیع نہیں ہوگی۔ مشہدی صاحب بولنا چاہ رہے تھے وہ شاید کل نہیں ہوں گے۔ ان کا نام list میں ہے۔ مشہدی صاحب آپ کل بولیں گے۔ چلیں کل ہی بول لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ اس میں توسیع نہ ہو۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ mutually agreed دو motions ہیں ان کو move کردوں تاکہ پھر آپ order کریں۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب آپ بھی کل ہی بات کرلیں۔ جی رضا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988. The requirments of the Rules 22, 23, 26 and 27 of the said Rules be dispensed with in order to discuss the motions under Rule 194 on any day during the current session.

(The motion was carried)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1998. The requirments of Sub-Rule 2 of Rule 59 of the said Rules be dispensed with and the Chairman may be in power to select more than two Call Attention Notices for the statement of the Minister during the current session.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین، اچھی بات ہے ۔ اتفاق میں اتفاق اور بڑھنا چاہیے انشاء اللہ۔

Then I think we will adjourn to reconvene tomorrow at 4.00 p.m and then we will continue discussion on the motion that had been moved. Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علیٰ المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again at 4.00 p.m on Wednesday, the 9th August, 2006]
